Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 47

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

23 صفر 1438 ہجری قمری 24 نبوت 1395 ہجری شمسی 24 نومبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 18 نومبر 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

عبداللہ آتھم کی نسبت اور نیز احمد بیگ اور اُس کے داماد کی نسبت صدہا مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ دونوں پیشگوئیاں شرطی تھیں

اے نادان کیا تو یونس کے قصہ سے بھی بے خبر ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے یونسؑ کی پیشگوئی میں کوئی شرط بھی نہیں تھی تب بھی توبہ و استغفار سے اُس کی قوم بچ گئی حالانکہ اس کی قوم کی نسبت خدا تعالیٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وہ ضرور چالیس دن کے اندر ہلاک ہو جائے گی مگر کیا وہ اِس پیشگوئی کے مطابق چالیس دن کے اندر ہلاک ہوگئی؟ حد سے زیادہ کیوں شرارت دکھلاتے ہو

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اور منجملہ امور قابلِ تذکرہ کے ایک یہ ہے کہ عبدالحکیم خان نے اپنے رسالہ المسیح الدجّال میں دوسرے مخالفوں کی طرح عوام کو یہ دھوکہ دینا چاہا ہے کہ گویا میری پیشگوئیاں غلط نکلتی رہی ہیں۔ چنانچہ جو پیشگوئی عبداللہ آتھم کی نسبت تھی اور جو پیشگوئی احمد بیگ کے داماد کی نسبت تھی اور جو ایک پیشگوئی مولوی محمد حسین بٹالوی اور اُن کے بعض رفیقوں کی نسبت تھی ان سب کو بیان کرکے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مگر میں ان پیشگوئیوں کی نسبت بارہا لکھ چکا ہوں کہ وہ سنت اللہ کے موافق پوری ہو چکی ہیں۔ عبداللہ آتھم کی نسبت اور نیز احمد بیگ اور اُس کے داماد کی نسبت صدہا مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ دونوں پیشگوئیاں شرطی تھیں۔ عبداللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی کے یہ لفظ تھے کہ وہ پندرہ مہینے میں ہلاک ہوگا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ یہ لفظ نہیں تھے کہ بشرطیکہ ظاہری طور پر مسلمان بھی ہو جائے۔ رجوع ایک ایسا لفظ ہے جو دل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔[1] سو اُس نے اُسی مجلس میں جس میں ساٹھ یا ستر یا کچھ کم و بیش آدمی موجود تھے پیشگوئی سُننے کے بعد آثار رجوع ظاہر کئے یعنی جب میں نے پیشگوئی سُنا کر اُس کو یہ کہا کہ تم نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کتاب میں دجّال کہا ہے اُس کی سزا میں یہ پیشگوئی ہے کہ پندرہ مہینے کے اندر تمہاری زندگی کا خاتمہ ہوگا تب اُس کا رنگ زرد ہو گیا اور اُس نے اپنی زبان باہر نکالی اور دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے اور بلند آواز سے کہا کہ میں نے ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دجّال نہیں رکھا۔ اِس مجلس میں مسلمانوں میں سے ایک رئیس امرتسر کے بھی موجود تھے جن کا نام شاید یوسف شاہ تھا اور بہت سے عیسائی اور مسلمان تھے بالخصوص عیسائیوں میں سے ڈاکٹر مارٹن کلارک بھی تھا جس نے بعد میں میرے پر خون کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ ان سب کو حلف کے ساتھ پوچھنا چاہئے کہ کیا یہ امر وقوع میں آیا تھا یا نہیں۔ اور اگر درحقیقت یہ الفاظ عبداللہ آتھم کے منہ سے نکلے تھے تو اب خود سوچنا چاہئے کہ کیا یہ شوخی اور شرارت کے الفاظ تھے یا عجز و نیاز اور رجوع کے الفاظ تھے میں نے تو اس قسم کے عجز و نیاز کے الفاظ اپنی تمام عمر میں کسی عیسائی کے منہ سے نہیں سنے بلکہ اکثر اُن کی کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت گالیوں سے بھری ہوئی دیکھی ہیں پھر جبکہ ایک مخالف شخص نے عین مباحثہ کے وقت میں اس قدر تذلّل اور انکسار کے ساتھ دجّال کہنے سے انکار کیا اور بعد میں وہ پندرہ مہینہ تک خاموش رہا بلکہ روتا رہا تو پھر کیا وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس بات کا حق نہ رکھتا تھا کہ خدا تعالیٰ شرف کے موافق اُس کو فائدہ پہنچاتا۔[2] پھر بہت مدت تک بھی اُس کی زندگی نہیں ہوئی بلکہ چند ماہ کے بعد فوت ہو گیا۔ اُس نے بعد اس کے کوئی شوخی نہیں دکھلائی اور جو کچھ اُس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ عیسائیوں کا اپنا کرتب ہے غرض نفس پیشگوئی تو اُس کی موت تھی اس کے موافق وہ میری زندگی میں ہی مر گیا خدا نے میری عمر بڑھا دی اور اُس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ اب اِسی بات پر زور دینا کہ وہ میعاد کے اندر نہیں مرا کس قدر ظلم اور تعصب ہے۔ اے نادان کیا تو یونس کے قصہ سے بھی بے خبر ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے یونسؑ کی پیشگوئی میں کوئی شرط بھی نہیں تھی تب بھی توبہ و استغفار سے اُس کی قوم بچ گئی حالانکہ اس کی قوم کی نسبت خدا تعالیٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وہ ضرور چالیس دن کے اندر ہلاک ہو جائے گی مگر کیا وہ اِس پیشگوئی کے مطابق چالیس دن کے اندر ہلاک ہوگئی۔ اگر چاہو تو دُرِّ منثور میں اُن کا قصہ دیکھ لو یا یونہ نبی کی کتاب بھی ملاحظہ کرو۔ حد سے زیادہ کیوں شرارت دکھلاتے ہو کیا ایک دن مرنا نہیں۔ شوخی اور بد دیانتی ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔

---

[1] اگر کسی کی نسبت یہ پیشگوئی ہو کہ وہ پندرہ مہینہ تک مجذوم ہو جائیگا پس اگر وہ بجائے پندرہ کے بیسویں مہینہ میں مجذوم ہو جائے اور ناک اور تمام اعضا گر جائیں تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی نفس واقعہ پر نظر چاہئے۔ منہ

[2] حاشیہ یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ عبداللہ آتھم کی نسبت بھی موت کی پیشگوئی تھی اور لیکھرام کی نسبت بھی موت کی پیشگوئی تھی مگر عبداللہ آتھم نے عجز و نیاز دکھلا دیا اس لئے اس کی موت میں اصل میعاد سے چند ماہ کی تاخیر واقع ہوئی اور لیکھرام نے پیشگوئی سُننے کے بعد شوخی ظاہر کی اور بازاروں اور مجمعوں میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا رہا اس لئے قبل اس کے کہ اس کی اصل میعاد بھی پوری ہوتی وہ پکڑا گیا اور ابھی ایک سال باقی رہتا تھا کہ وہ مارا گیا۔ عبداللہ آتھم سے خدا تعالیٰ نے اپنی جمالی صفت کو ظاہر کیا اور لیکھرام سے جلالی صفت کو وہ قادر ہے کم بھی کر سکتا ہے اور زیادہ بھی۔ منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 192 تا 194)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان اور احبابِ جماعت بھارت کی خدمت میں دردمندانہ اپیل

پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 11 نومبر 2016ء میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ 31/اکتوبر 2016 کو تحریک جدید کے 82 ویں سال کا اختتام ہوگیا اور 1 نومبر 2016 سے 83 ویں سال کا آغاز ہوا۔ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں مالی قربانی کی اہمیت، فضیلت اور برکات کا ذکر کیا۔ مختلف ممالک سے احباب جماعت کی مالی قربانیوں کے چند ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور آخر پر تحریک جدید میں دُنیا بھر کے ملکوں کی طرف سے کی جانے والی مالی قربانیوں کی رپورٹ پیش فرمائی۔ حضور انور نے جو رپورٹ پیش فرمائی اس کے مطابق :

گذشتہ سال عالمگیر جماعت احمدیہ کو ایک کروڑ نو لاکھ تینتیس ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ کی قربانی کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ یہ وصولی گذشتہ سال سے سترہ لاکھ سترہ ہزار پاؤنڈ زائد ہے۔

ملکوں کی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان حسب سابق اوّل پوزیشن پر ہے۔ اس کے بعد جرمنی دوسرے نمبر پر، برطانیہ تیسرے، امریکہ چوتھے، کینیڈا پانچویں، بھارت چھٹے، آسٹریلیا ساتویں، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت آٹھویں، انڈونیشیا نویں، مڈل ایسٹ کی ایک اَور جماعت دسویں، غانا گیارہویں اور سوئٹزرلینڈ کی جماعت بارہویں نمبر پر ہے۔

تحریک جدید میں شامل ہونے والے مجاہدین کی مجموعی تعداد اللہ کے فضل سے چودہ لاکھ چار ہزار سے زائد ہے۔ اس سال اس میں نوے ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا نئے لوگوں کو شامل کرنے میں جن ممالک نے زیادہ کوشش کی ہے وہ بینن، نائیجر، مالی، برکینا فاسو، غانا، لائبیریا، سینیگال اور کیمرون ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پوری دُنیا میں ہر جگہ اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

انڈیا کی پہلی دس جماعتیں اس طرح سے ہیں: (1) کرولائی (کیرالہ) (2) کالیکٹ (کیرالہ) (3) حیدرآباد (تلنگانہ) (4) پتھاپریم (کیرالہ) (5) قادیان (6) کینانور ٹاؤن (کیرالہ) (7) پینگاڈی (کیرالہ) (8) دہلی (9) کلکتہ (بنگال) (10) سلور (تامل ناڈو)

انڈیا کے پہلے دس صوبہ جات اس طرح سے ہیں: (1) کیرالہ (2) کرناٹک (3) آندھراپردیش (4) تامل ناڈو (5) جموں کشمیر (6) اڈیشہ (7) پنجاب (8) بنگال (9) دہلی (10) مہاراشٹرا۔

حضور انور نے فرمایا: انڈیا میں گذشتہ چند سالوں سے بڑی ترقی ہے پہلے یہ بہت پیچھے تھے۔

ملکوں کی پوزیشن کے لحاظ سے بھارت چھٹے نمبر پر ہے۔ یقیناً یہ امر احبابِ جماعت بھارت کے لئے خوشی کا باعث ہوگا اور تحریک جدید کے کارکنان اور افسران بھی خوش ہوں گے کہ اُن کی محنت رنگ لائی اور بھارت اپنی گذشتہ پوزیشن کو حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔

قارئین کے علم کے لئے عرض ہے کہ سال 2010 میں بھارت نے، جو کہ پہلے ساتویں پوزیشن پر آتا تھا ایک درجہ ترقی کر کے چھٹی پوزیشن حاصل کی تھی اور پھر مسلسل اپنی اِس پوزیشن پر قائم رہا۔ لیکن سال 2015 میں یہ اپنی چھٹی پوزیشن کو برقرار نہیں رکھ سکا اور ایک درجہ پھسل کر ساتویں نمبر پر آ گیا۔ اس سال آسٹریلیا نے بھارت کو پیچھے چھوڑتے ہوئے چھٹے نمبر پر قبضہ کیا تھا۔ اب اللہ کے فضل سے سال 2016 میں اس نے اپنی کھوئی ہوئی پوزیشن حاصل کرلی ہے۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ اس کے لئے تحریک جدید کے انسپکٹران، کارکنان اور افسران یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے خوب محنت کر کے اور رات دِن ایک کر کے اپنی کھوئی ہوئی پوزیشن حاصل کی۔ اور بہت بہت مبارک باد کے مستحق وہ احبابِ جماعت بھارت ہیں جنہوں نے اپنے چندوں میں معقول اضافہ کیا اور وہ جنہوں نے خوب بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیا، جن کی بدولت بھارت نے دُنیا کے تمام ممالک میں اپنا چھٹا مقام پھر سے حاصل کیا۔

ہم احبابِ جماعت بھارت کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ اِس رُوحانی دنگل میں مقابلہ بہت سخت ہے۔ اگر ہم نے اپنی پوری استطاعت کے مطابق اس راہ میں قربانی کا مظاہرہ نہیں کیا تو رُوحانیت کے اس دنگل میں کوئی اور ملک ہم سے آگے نکل جائے گا، پھر ہمیں بہت ہی افسوس اور ندامت ہوگی۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم جو سالہا سال سے چھٹی پوزیشن پر کھڑے ہیں ہمیں پانچویں پوزیشن کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے اپنے چندوں میں نمایاں اضافہ کرنا چاہئے۔ یہ ایک سچی اور پکی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والا ضائع نہیں ہوتا، نہ اس کی راہ میں قربانی سے مال کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رکھتا نہیں ہے بلکہ بڑھا کر واپس کرتا ہے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صوبوں کی پوزیشن بھی بتاتے ہیں اور پھر جماعتوں کی پوزیشن بھی بتاتے ہیں اور اس کا مقصد یہ ہے کہ نیکی کے اس میدان میں صوبے بھی آپس میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے لئے مقابلہ کریں۔ اور جماعتیں بھی ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کا مقابلہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اُمّت کو فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ کے تحت نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس کرناٹک کو چاہئے کہ وہ کیرلہ کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کرے اور تامل ناڈو کو چاہئے کہ وہ آندھرا کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کرے۔ اور اسی طرح جماعتوں میں کالیکٹ کو چاہئے کہ وہ کرولائی کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کرے اور پتھاپریم کو چاہئے کہ وہ حیدرآباد کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کرے اور قادیان کو چاہئے کہ وہ مسیح موعود کی بستی ہونے کے ناتے سب سے آگے نکل جانے کی کوشش کرے۔

یہ بات یقینی ہے کہ رُوحانیت کے اس اکھاڑے میں مقابلہ بے حد سخت ہے۔ اگر ہم اپنی پوری طاقت کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کریں گے تو ہمیں اپنی چھٹی پوزیشن کو بچانا بھی مشکل ہوجائے گا۔ پس احباب جماعت بھارت کی خدمت میں ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تحریک جدید کے وعدوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اس کی ادائیگی کے لئے اللہ کے حضور دُعائیں بھی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اِسی خطبہ میں فرماتے ہیں :

"دنیا سمجھتی ہے کہ مال کو جمع کرنا اور اسے صِرف اپنے آرام وآسائش کے لئے خرچ کرنا ہی اُن کے لئے خوشی اور سکون کا باعث بن سکتا ہے لیکن ایک مؤمن، جس کو دین کا حقیقی ادراک اور شعور ہو، سمجھتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی نعمتیں اور سہولتیں انسان کے لئے پیدا فرمائی ہیں لیکن زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، تقویٰ پر چلنا ہے، اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اُس کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے...... اصل سکون تو نیکیاں کرنے سے ملتا ہے مال جمع کرنے سے نہیں ملتا۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"اس زمانے میں جماعت احمدیہ ہی مؤمنین کی وہ جماعت ہے جو ایک نظام کے تحت خرچ کرتی ہے، جو اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرتی ہے، جس میں مختلف ذرائع سے تبلیغ کے کام ہیں اور مخلوق سے ہمدردی کی وجہ سے ان کے حق ادا کرتے ہوئے ان پر خرچ کیا جاتا ہے اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو تکلیف اٹھا کر یہ خرچ کرتے ہیں اور اس یقین سے خرچ کرتے ہیں کہ جہاں یہ خرچ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا وہاں یہ بھی تسلی ہے کہ صحیح طریق سے خرچ ہوگا۔" (خطبہ جمعہ 11/نومبر 2016)

حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ کے آخر پر قربانی کرنے والوں کو ان الفاظ میں دُعا دی فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ان سب شامل ہونے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق دے اور خلافت سے ہمیشہ ان کا مضبوط تعلق قائم کرتا رہے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی اِن دُعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

الحمد للہ جماعت احمدیہ رِجائنا (Regina) کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ماشاء اللہ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ اس وقت جو جماعت کی تعداد ہے اس کے لحاظ سے یہ مسجد موجودہ ضرورت سے تین گنا بڑی ہے۔ اسکے اخراجات بھی مقامی جماعت نے ہی ادا کئے ہیں یا ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے بلکہ نقد رقم کے لحاظ سے جو کُل خرچ ہوا ہے اس کا بھی تقریباً تیسرا حصہ دو افراد نے ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے جن میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر شمس الحق شہید کی بیوہ ہیں

ٹھیکیداروں کے کم سے کم ٹینڈر کے مقابلے میں نصف سے بھی کم رقم میں مسجد کی تکمیل ہوگئی اس مسجد کی تعمیر میں جماعت کے اموال کی جو نصف سے زائد رقم بچائی گئی وہ مجھے بتایا گیا کہ سسکاٹون کے تین بھائیوں نے جو تعمیر کے کام میں ہیں رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں اور اس طرح یہ رقم بچائی اسی طرح دیگر رضا کار بھی کام میں شامل ہوئے۔ ان بھائیوں کی جو کنٹریکٹر ہیں ان کی مدد ایک چوتھے کنٹریکٹر کی طرف سے بھی ہوئی

ایک طرف بعض مسلمان دنیا میں بدامنی پھیلانے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف دنیا کے ایسے حصہ میں رہنے والے احمدی مسلمان جو ترقی یافتہ اور دنیاوی ترجیحات میں بڑھا ہوا ملک ہے اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے کے لئے اپنا مال اور وقت پیش کر رہے ہیں

اس مسجد کی تعمیر سے کینیڈا کی جماعت کو یہ اعزاز بھی پہلی دفعہ حاصل ہوا کہ احمدی رضا کاروں نے اکثر کام کر کے جماعت کی رقم بچائی۔ دنیا میں اور جگہ تو اس طرح کام ہوتا ہے لیکن یہاں اس طرح پہلی دفعہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والے، چاہے وہ مالی قربانی کرنے والے ہیں، وقت کی قربانی کرنے والے ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں جنہوں نے بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں یا وعدے کئے ہیں ان سب کو جزا دے اور ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکتیں ڈالے

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسجد ہماری تربیت کیلئے بھی اور تبلیغ کیلئے بھی انتہائی اہم ہے اس لئے میں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ وہ چھوٹی مسجدیں بنائیں لیکن ہر جماعت میں مسجد بنانے کی کوشش کریں

باوجود اس کے کہ چھوٹی مسجدیں بنانے کا پروگرام ہم نے بنایا ہے، ہمارے وسائل ایسے نہیں کہ ہر جگہ جلد سے جلد مسجد بنا سکیں اس لئے مسجد بنانے میں تعمیر کرنے میں یہ جو رضا کارانہ کام، والنٹیئرز کا کام شروع کیا ہے یہ ایک اچھی روایت قائم کی ہے اسے اب جاری بھی رکھنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے رقم بچانے کی کوشش کرنی چاہئے

افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی لوگ ہیں جو بڑی بڑی مساجد بنا کر دیتے ہیں۔ افریقن لوگوں کے متعلق ہم عموماً سمجھتے ہیں کہ شاید غربت کی وجہ سے ان میں لالچ ہو لیکن جب ان کے پاس پیسے آتے ہیں تو جو قربانی کے معیار وہ قائم کرتے ہیں وہ بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں ہر جگہ یہ مزاج ہے کہ خدا تعالیٰ کا گھر تعمیر کیا جائے اور اس کے لئے قربانی کی جائے

زکوۃ میں سب عورتیں اور مرد شامل ہیں اور اس کا ایک مقررہ نصاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آپ نے مقرر فرمایا

پھر زکوۃ میں، تزکیۂ اموال میں اپنے مال کو پاک کرنے میں، ہر وہ چندہ بھی شامل ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور اس سے متعلقہ کاموں پر خرچ ہوتا ہے

مسجدوں کی حقیقی آبادی انہی لوگوں سے ہے جو ایمانی اور اعتقادی لحاظ سے بھی مضبوط اور عملی لحاظ سے بھی بڑھتے چلے جانے والے ہیں۔ سب سے پہلے یہ فرض جماعت کے عہدیداروں اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا ہے کہ مسجدوں کی آبادی کو اپنی حاضری سے لازمی بنائیں۔ جماعت نے جو مال اور وقت کی قربانی دی ہے اس کا مستقل ثواب حاصل کرنے کیلئے عہدیداروں کو بھی اور ہر احمدی کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ اس وقت جو مسجد آپ کی تعداد سے تین گنا بڑی ہے اس کو چھوٹا کر دیں۔ اور مسجدیں چھوٹی اس وقت ہوتی ہیں جب نمازیوں کی تعداد بڑھتی ہے اور جماعت کی تعداد بڑھتی ہے۔ جماعت کی تعداد بڑھانے کیلئے تبلیغ بہت ضروری ہے بلکہ انتہائی ضروری ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 رنومبر 2016ء بمطابق 04 رنبوت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد محمود، رِجائنا، کینیڈا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى أُولٰٓئِكَ أَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (التوبۃ:18) الحمد للہ جماعت احمدیہ رِجائنا (Regina) کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ماشاء اللہ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ اس وقت جو یہاں جماعت کی تعداد ہے وہ ارد گرد کے قریبی علاقوں سمیت تقریباً 160 لوگ ہیں اور مسجد کی گنجائش جو بتائی گئی ہے اس کے مطابق مسجد کے ہالوں سمیت اس میں چار سو افراد نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو کامن ایریا (common area) میں بھی مزید سو (100) افراد کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ گویا کہ اس وقت جو جماعت کی تعداد ہے اس کے لحاظ سے یہ مسجد موجودہ ضرورت سے تین گنا بڑی ہے۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے اخراجات بھی مقامی جماعت نے ہی ادا کئے ہیں یا ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے بلکہ نقد رقم کے لحاظ سے جو کُل خرچ ہوا ہے اس کا بھی تقریباً تیسرا حصہ دو افراد نے ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے جن میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر شمس الحق شہید کی بیوہ ہیں۔ یہ جو میں نے کہا کہ 'نقد رقم کے لحاظ سے' یہ اس لئے کہ جب مسجد کی تعمیر کا کام شروع کرنے کا مرحلہ آیا اور کنٹریکٹرز سے رابطے کئے گئے تو کم سے کم ٹینڈر بھی یہ کہتے ہیں کہ 2.8 ملین کا تھا جس میں باقی اخراجات ملا کر 3.5 ملین ڈالر تک بات پہنچتی ہے۔ لیکن جو کُل خرچ ہوا ہے مسجد کی تعمیر میں اور اس کو مکمل کرنے میں وہ 1.6 ملین ڈالر کا ہوا ہے۔ اب ایک دنیا دار اس بات کو سن کر حیران ہوگا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ٹھیکیداروں کے کم سے کم ٹینڈر کے مقابلے میں نصف سے بھی کم رقم میں مسجد کی تکمیل ہوگئی۔ یقیناً ایک دنیا دار اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا کیونکہ اسے نہیں پتا کہ قربانی کیا ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے قربانیوں کے کیا معیار قائم کئے ہیں۔

جان، مال، وقت کو قربان کرنے کی جو مثالیں ملتی ہیں وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ملتی ہیں۔ یہ مزاج جماعت احمدیہ کا ہر جگہ ہے چاہے وہ پاکستان کے احمدی ہوں، جانی و مالی قربانی پیش کرنے

والے ہیں۔ چاہے وہ افریقہ کے رہنے والے احمدی ہیں جن کے پاس اگر مال نہیں ہے تو وقت کی قربانی کر کے اور جو کچھ بھی ہے اس کو دے کر مساجد اور جماعتی کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ چاہے انڈونیشیا کے رہنے والے احمدی ہیں یا یورپ کے رہنے والے احمدی ہیں یا یہاں کینیڈا کے رہنے والے احمدی ہیں یا دنیا کے کسی بھی خطے کے رہنے والے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ قربانی کی توفیق دیتا ہے اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کو اپنا مقصود بنایا ہے۔

اس مسجد کی تعمیر میں جماعت کے اموال کی جو نصف سے زائد رقم بچائی گئی وہ مجھے بتایا گیا کہ سسکاٹون کے تین بھائیوں نے جو تعمیر کے کام میں ہیں رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں اور اس طرح یہ رقم بچائی۔ اسی طرح دیگر رضا کار بھی کام میں شامل ہوئے۔ ان بھائیوں کی جو کنٹریکٹر ہیں ان کی مدد ایک چوتھے کنٹریکٹر کی طرف سے بھی ہوئی جس کو اللہ تعالیٰ نے شاید اسی کام کے لئے ٹورانٹو سے یہاں بھیجا تھا جہاں ان کا کام ختم ہو گیا اور یہاں آئے۔ تو بہر حال ان سب نے مل کر یہ کام کیا اور پھر باقی رضا کار بھی جن میں سے جو یہاں رجائنا (Regina) کے مقامی لوگ بھی ہیں، سسکاٹون سے بھی آئے، کیلگری سے بھی آئے، ایڈمنٹن سے بھی آئے اور پھر ٹورانٹو سے بھی آئے جن میں خدام بھی شامل ہیں، انصار بھی شامل ہیں اور سوائے اس کام کے جس کے لئے جماعت میں پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والے نہ تھے سب کام ان کنٹریکٹرز اور رضا کاروں نے کئے۔ اب دنیا دار کنٹریکٹر تو یہ سوچ نہیں سکتے لیکن ان لوگوں نے اپنے روپے اور وقت کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اسی طرح لجنہ نے بھی علاوہ مالی قربانی کے ان رضا کاروں کے کھانے کا انتظام کر کے اس خدمت کی وجہ سے اس تعمیر میں حصہ لیا اور وہ بھی حصہ دار بن گئیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تقریباً ساڑھے اکتالیس ہزار گھنٹے اس مسجد پر رضا کاروں نے رضا کارانہ کام کیا۔ بعض نے تو یہاں یہ بھی نہیں دیکھا ہو گا کہ کام کا وقت آٹھ گھنٹے ہے اور پانچ دن کام کرنا ہے۔ میرے خیال میں بعضوں نے کئی کئی گھنٹے دن رات ایک کر کے کام کیا ہو گا۔ اور سات دن تک کام کیا ہو گا۔ کوئی وقت کی پابندی نہیں ہو گی۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ احمدیوں میں نظر آتا ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ ایک طرف بعض مسلمان دنیا میں بدامنی پھیلانے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف دنیا کے ایسے حصہ میں رہنے والے احمدی مسلمان جو ترقی یافتہ اور دنیاوی ترجیحات میں بڑھا ہوا ملک ہے اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے کے لئے اپنا مال اور وقت پیش کر رہے ہیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرتا ہے وہ جنت میں اپنے لئے گھر تعمیر کرتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الصلاۃ باب من بنی مسجداً حدیث 450)

اسلئے کہ اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے اپنے ماننے والوں کو فرمایا کہ تم اسلام کے خوبصورت پیغام کو دنیا میں پھیلانے کیلئے، اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تصویر پیش کرنے کیلئے مسجد بناؤ۔

پس ان مسجدوں کی تعمیر میں یہ قربانی اسلئے ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں وہاں اسلام کے بارے میں غلط تصور کو، غلط فہمیوں کو دنیا کے ذہنوں سے نکالیں اور دنیا کو بتائیں کہ مسلمانوں کی مساجد اور اسلام کی تعلیم دنیا میں فساد اور تباہی کا ذریعہ نہیں بلکہ دنیا و آخرت کی بھلائی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں قائم کرنے اور اس کا حق ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت اور اس کا حق ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

اس مسجد کی تعمیر سے کینیڈا کی جماعت کو یہ اعزاز بھی پہلی دفعہ حاصل ہوا کہ احمدی رضا کاروں نے اکثر کام کر کے جماعت کی رقم بچائی۔ دنیا میں اور جگہ تو اس طرح کام ہوتا ہے لیکن یہاں اس طرح پہلی دفعہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والے، چاہے وہ مالی قربانی کرنے والے ہیں، وقت کی قربانی کرنے والے ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں جنہوں نے بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں یا وعدے کئے ہیں ان سب کو جزا دے اور ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکتیں ڈالے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسجد ہماری تربیت کے لئے بھی اور تبلیغ کے لئے بھی انتہائی اہم ہے۔ اس لئے میں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ وہ چھوٹی مسجدیں بنائیں لیکن ہر جماعت میں مسجد بنانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اب ہم نے یہی پروگرام بنایا ہے اور ہماری یہی کوشش ہے کہ چھوٹی مسجدیں بنائی جائیں اور زیادہ سے زیادہ بنائی جائیں۔ لیکن مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ چھوٹی مسجدیں بنانے کا پروگرام ہم نے بنایا ہے، ہمارے وسائل ایسے نہیں کہ ہر جگہ جلد سے جلد مسجد بنا سکیں اس لئے مسجد بنانے میں، تعمیر کرنے میں یہ جو رضا کارانہ کام، والنٹیئرز کا کام شروع کیا ہے یہ ایک اچھی روایت قائم کی ہے اسے اب جاری بھی رکھنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے رقم بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ایک جگہ مسجد کی تعمیر کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے‘‘ جو شرط آپ نے بیان فرمائی اس کو سامنے رکھنا ہو گا۔ فرمایا کہ شرط یہ ہے ’’کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔‘‘ مسجد بنانے میں نیک نیتی ہو ’’محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔‘‘
(ملفوظات جلد 7 صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی اس شرط کو بھی مدّنظر رکھنا ضروری ہو گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے کہ اخلاص ہو۔ صرف وقتی جذبہ اور جوش نہ ہو کہ صرف اچھی مسجد کی تعمیر ہی مدّنظر ہو بلکہ اس کے مقاصد کو پورا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ صرف نام و نمود کے لئے مسجد نہ بنائی جائے۔ صرف اس لئے نہیں کہ اتنی مالی قربانی کی ہے یا اتنے گھنٹے اپنا وقت دیا ہے یا کسی مقابلے کی وجہ سے نہیں ہونا چاہئے۔ خالصۃً لِلّٰہ مسجد کی تعمیر ہو۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ان تینوں بھائیوں اور جو چوتھے کنٹریکٹر بھی شامل ہو گئے جنہوں نے تعمیر میں زیادہ حصہ لیا مجھ سے کل ملاقات بھی کی اور اس بات پر خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ اس ثواب میں حصہ لیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے انہیں بعض بڑے ٹھیکے بھی دلوا دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ کبھی جلدی عطا فرماتا ہے، کبھی دیر سے۔ بلکہ ان بھائیوں میں سے ایک منصور صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ ایک لڑکے نے جسے یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا تھا، پہلے وہ کام بھی کر رہا تھا، کام سے انکار کیا پھر اس کو خواب آئی کہ مسجد تعمیر کرنے کے لئے ٹھیکیداروں کو تمہاری ضرورت ہے چنانچہ انہوں نے رابطہ کیا اور یہاں کام کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران میں مالی حالات بھی ان کے خراب ہوتے گئے۔ ایک دن بیوی نے کہا کہ گھر کا خرچ چلانے کے لئے کوئی پیسے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح نوازا کہ اسی دن یا اگلے دن غالباً ٹیکس کریڈٹ والوں نے کچھ رقم دے دی کہ تمہاری زائد رقم تھی۔ وہ رقم واپس آئی۔ پھر child benefit کی طرف سے رقم آ گئی اور اس طرح ان کو تیرہ چودہ ہزار ڈالر مل گئے۔ پس نیت کی نیکی شرط ہے اللہ تعالیٰ پھر نوازتا بھی ہے۔

افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی لوگ ہیں جو بڑی بڑی مساجد بنا کر دیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب مَیں غانا میں تھا تو ایک شہر جس میں کچھ عرصہ مَیں رہا ہوں اس کا نام ٹمالے (Tamale) ہے۔ اس میں ہماری ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ کچے بلاکس کی بنی ہوئی مسجد تھی جس پر اندر باہر پلستر کر کے اس کو مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ جب میں خلافت کے بعد پہلے دورے پر غانا گیا ہوں تو ٹمالے بھی گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں ایک بہت بڑی دو منزلہ مسجد ہے، جو یہ آپ کی مسجد ہے اس سے قریباً تین گنا بڑی ہو گی۔ ساتھ اس کے دفاتر وغیرہ بھی ہیں۔ اور مجھے بتایا گیا کہ ہمارے ایک احمدی نے اس کا سارا خرچ برداشت کیا۔ اور یہ بھی مجھے پتا ہے کہ ان کے لئے اتنا آسان نہیں تھا۔ تین چار سال میں انہوں نے اس کی payment کی۔ لیکن بہر حال انہوں نے کہا کہ سب کچھ مَیں کروں گا اور کیا۔ تو یہ مزاج جیسا کہ میں نے کہا احمدیوں کا ہر جگہ ہے۔ افریقن لوگوں کے متعلق ہم عموماً سمجھتے ہیں کہ شاید غربت کی وجہ سے ان میں لالچ ہو لیکن جب ان کے پاس پیسے آتے ہیں تو جو قربانی کے معیار وہ قائم کرتے ہیں وہ بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ ہر جگہ یہ مزاج ہے کہ خدا تعالیٰ کا گھر تعمیر کیا جائے اور اس کے لئے قربانی کی جائے۔

پاکستان میں ہم مساجد تعمیر نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ مجھے لوگ بڑی بے چینی سے لکھتے ہیں کہ دعا کریں ہم مسجد بنا لیں۔ قانون کی وجہ سے مسجد تو بنا نہیں سکتے، کم از کم ایک ہال میسر آ جائے جہاں اکٹھے ہو کر نمازیں پڑھ سکیں۔ منارہ اور گنبد تو دُور کی بات ہے، مسجد بنانے کے لئے سادہ محراب بھی نہیں بنا سکتے کہ کمرے کی شکل میں آگے محراب نکال دیں۔ بلکہ بعض جگہ تو ایسی سختی ہے کہ قبلہ رخ کوئی عمارت بھی ہم نہیں بنا سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں باہر دنیا کے ممالک میں ایسا نواز رہا ہے کہ ہمارے تصور اور کوشش سے بھی بڑھ کر یہ اللہ تعالیٰ کی نوازشات ہیں اور مساجد بنانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ پس ہم اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو دیکھ کر شکر کے جذبات سے پُر ہیں اور آج یہاں کے رہنے والوں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شکر میں بڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک مسجد عطا فرمائی ہے۔ ایک ایسا گھر عطا فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور خدائے واحد کی عبادت کے لئے ہے۔ بیشک یہ گھر ہے تو خدا تعالیٰ کا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فائدے کے لئے یہ گھر نہیں بنایا۔ اس کا فائدہ بھی ان لوگوں کو ہو رہا ہے اور ہوتا ہے جو اس میں آتے ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جس کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے اور مسجدوں کی تعمیر پر شکر ادا کرنے کا طریق جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے وہ اس آیت میں بیان ہوا ہے جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ’اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں‘۔

پس اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان جو ایک مومن ہونے کی اور مسلمان ہونے کی بنیادی شرط ہے یہ تو ضروری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیام نماز بھی ضروری ہے۔ اور قیام نماز کیا ہے؟ یہ پانچ وقت مقررہ وقت پر نماز باجماعت کے لئے آنا ہے۔ قیام نماز کا مطلب ہی یا نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔ پھر زکوٰۃ دینا ہے۔ زکوٰۃ کیا ہے؟ یہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے پاک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی اس قربانی میں بڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن نمازوں میں آنا اور باجماعت ادا کرنا اس میں سستی ہر جگہ پائی جاتی ہے جبکہ یہ بنیادی چیز ہے۔ اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

زکوٰۃ کے بارے میں مَیں یہ بھی بتا دوں ایک تو اس میں عمومی زکوٰۃ شامل ہے جو ہر اس شخص پر فرض ہے جو دولتمند ہے جس کا روپیہ بینکوں میں موجود ہے یا اس کے پاس موجود ہے۔ بڑی رقم ہے، سارا سال پڑی رہتی ہے۔ جس کے پاس سونا ہے، جس کے پاس چاندی ہے۔ بعض زمینداروں کے اوپر زکوٰۃ فرض ہے۔ پھر جن کے بڑے بڑے ڈیری فارم (Dairy Farm) ہیں ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس زکوٰۃ میں سب عورتیں اور مرد شامل ہیں اور اس کا ایک مقررہ نصاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آپ نے مقرر فرمایا۔ اسی طرح خاص طور پر زکوٰۃ کے معاملے میں یہ بھی بتا دوں کہ اس طرف عورتوں کو توجہ کرنی چاہئے۔ یہاں آ کر بہتر حالات ہو کر ان کے پاس کافی سونے کے زیور ہوتے ہیں۔ بڑی عمر کی بھی، چھوٹی عمر کی عورتوں کو اکثر میں نے دیکھا ہے کہ کافی بھاری بھاری سونے کے کڑے اور چوڑیاں پہنی ہوتی ہیں۔ بیشک پہنیں۔ زینت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے۔ لیکن اس

کلامُ الامام

’’تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

پر زکوٰۃ دینا بھی فرض ہے۔

پھر زکوٰۃ میں، تزکیۂ اموال میں، اپنے مال کو پاک کرنے میں، ہر وہ چندہ بھی شامل ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور اس سے متعلقہ کاموں پر خرچ ہوتا ہے۔ حقوق العباد ادا کرنے کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ اِس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی ہے جو اشاعت دین کے کاموں میں خرچ کرتی ہے۔ مساجد کی تعمیر ہے، مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے، مبلغین کا نظام ہے، سکول ہیں، ہسپتال ہیں۔

پھر اس زکوٰۃ کے بعد اگلا جو حکم ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے کسی سے خوف نہ کھاؤ۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف رہے تو پھر ہی انسان بہت سی برائیوں سے بچ سکتا ہے۔ ان ملکوں میں جو آزادی کے نام پر بہت سی برائیاں ہیں ان سے بچ سکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہونا بڑا ضروری ہے اور خدا تعالیٰ کا خوف ہی تقویٰ ہے۔ اور تقویٰ کے بارے میں قرآن کریم میں بیشمار آیات ہیں جن میں مختلف احکامات ہمیں دیئے گئے ہیں۔ پس اگر ان باتوں پر عمل ہے تو سمجھیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ شمار ہو سکتے ہیں اور مسجد کی آبادی کے مقصد کو پورا کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ اور یہی عمل ہیں اور یہی ایمان پر قائم ہونا اور پختہ ہونا ہے جو مسجد کی تعمیر کا مقصد پورا کرتا ہے اور یہی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کا شکر گزار بناتی ہے ورنہ صرف اس بات پر خوش ہو جانا کہ ہم نے مسجد بنا دی اور نمازوں پر کبھی کبھار آ گئے، خدا تعالیٰ سے زیادہ بندوں کا خوف ہونے لگے۔ دنیا کے لالچ اور ترجیحات ہوں، دین اور اس کے فرائض کو بھلا دیں تو پھر ایک عارضی ثواب تو شاید ایسے شخص نے کما لیا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے مستقل فضلوں سے دُور چلے جانے والے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسجدوں کی حقیقی آبادی انہی لوگوں سے ہے جو ایمانی اور اعتقادی لحاظ سے بھی مضبوط اور عملی لحاظ سے بھی بڑھتے چلے جانے والے ہیں۔ سب سے پہلے یہ فرض جماعت کے عہدیداروں اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا ہے کہ مسجدوں کی آبادی کو اپنی حاضری سے لازمی بنائیں۔ جماعت نے جو مال اور وقت کی قربانی دی ہے اس کا مستقل ثواب حاصل کرنے کے لئے عہدیداروں کو بھی اور ہر احمدی کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ اس وقت جو مسجد آپ کی تعداد سے تین گنا بڑی ہے اس کو چھوٹا کر دیں۔ اور مسجدیں چھوٹی اس وقت ہوتی ہیں جب نمازیوں کی تعداد بڑھتی ہے اور جماعت کی تعداد بڑھتی ہے۔ جماعت کی تعداد بڑھانے کے لئے تبلیغ بہت ضروری ہے بلکہ انتہائی ضروری ہے۔

مسجد کی تعمیر پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری اس رنگ میں کریں کہ حقیقی اسلام اور احمدیت کا پیغام یہاں کے رہنے والے ہر شخص تک پہنچائیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے ساتھ لوگوں کا حق ادا کرنا بھی ہے۔ یہ ان لوگوں کا حق ہے کہ ہم ان تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچائیں۔ انہیں گند اور غلاظتوں سے باہر لائیں۔ دنیا کو اس کے خالق حقیقی کا پتا دینا ہمارا کام ہے۔ اس وقت دنیا کی اکثریت دنیاوی ترقی اور اس کی چمک دمک اور اس میں گم ہو جانے کو سب کچھ سمجھتی ہے لیکن ان کو یہ نہیں پتا کہ ان عارضی روشنیوں کے آخر پر ایک گھپ اندھیرا ہے جس میں یہ ڈوبنے والے ہیں۔ ایسے وقت میں یہ افراد جماعت کا کام ہے کہ دنیا کو روشن انجام کے راستے دکھائیں۔ ان کو یہ بتائیں کہ یہ عارضی روشنی ہے۔ اصل روشنی وہ ہے جس کا آخر روشن ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے سے ملتا ہے، اس کی عبادت کرنے سے ہوتا ہے اور بےنفس ہو کر عبادت کرنے سے ہوتا ہے اور یہ اُس وقت ہو گا جب ہمیں خود دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر ہو گی۔ دنیا کو ہم اسی وقت بتا سکتے ہیں جب ہم خود اپنے آپ کو بھی دیکھ رہے ہوں۔ اپنی آخرت کی بھی ہمیں فکر ہو تبھی ہم آگے روشنی دکھا سکتے ہیں۔ پھر ہم محبت اور پیار کے صرف نعرے لگانے والے نہیں ہوں گے بلکہ آپس میں ایک دوسرے کے حق بھی ادا کر رہے ہوں گے۔ اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے بلکہ ہمارے ہر قول و فعل سے جہاں اللہ تعالیٰ کے لئے پیار اور محبت کے چشمے ابل رہے ہوں گے وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے بھی پیار اور محبت کے چشمے ابل رہے ہوں گے۔ جو لوگ ہمیں دُور سے دیکھ کر اور ہمارے نعرے کو سن کر ہمارے قریب آتے ہیں، جو اسلام کی خوبصورت تعلیم ہمارے سے سن کے متاثر ہوتے ہیں وہ قریب آ کر کبھی یہ نہ کہیں کہ تم جو دُور سے نظر آتے تھے اس طرح قریب سے دیکھنے پر نہیں ہو۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اُخروی جنت کو حاصل کرنے کے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنائیں۔ اپنی عبادتوں سے بھی اور اپنے عمل سے بھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو وہاں کچھ کھا اور پی لیا کرو۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مجلس میں بیٹھے تھے اور اکثر انہی سے روایات ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس پر پوچھا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے باغ کیا ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مساجد جنت کے باغ ہیں۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ تسبیح، تحمید۔ سُبْحَانَ اللہ کہنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، یہ سب کہنا اور پڑھنا جنت کے کھانے ہیں اور پینے ہیں۔ (سنن الترمذی ابواب الدعوات باب منہ حدیث 3509)

پس نمازوں کے ساتھ مساجد میں بیٹھ کر تسبیح اور تحمید کرنا، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا، اس دنیا میں جنت کے پھل کھانا ہے اور جو اس طرح اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کی طرف توجہ دینے والا ہو وہ صرف اخروی جنت کو نہیں دیکھ رہا ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی کوشش کرتا ہے۔ اپنے عملوں کو اس طرح ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس دنیا میں بھی جنت کے پھل کھاتے ہیں اور کھلاتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔ ان لوگوں میں شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے‘‘ یعنی مضبوط قلعہ ہے جس میں انسان شیطان سے بچتا ہے اگر تقویٰ پر چلے۔ فرمایا کہ ’’ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔‘‘ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

ہر ایک کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ جو قربانیوں کے نمونے آپ نے دکھائے ہیں ان کو تقویٰ سے قائم رکھنا ضروری ہے۔ نہیں تو یہ عارضی قربانیاں ہوں گی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شکرگزاری تبلیغ کا حق ادا کرنا بھی ہے لیکن مسجد کے بننے سے بہت سے ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کی خود بخود مسجد کی طرف نظر اٹھے گی اور مسجد دیکھ کر آپ کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ یہاں کے رہنے والے احمدیوں کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ اور اس وقت ہر احمدی کا عمل اور تقویٰ ہے جو دوسروں کی ہدایت کا باعث بنے گا۔ پس یہ مسجد یہاں رہنے والے ہر احمدی پر ذمہ داری ڈال رہی ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے ہر احمدی کو نمونہ دکھانے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔‘‘ فرمایا کہ ’’...... جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اَوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔‘‘

آج بھی بہت سے لوگ مجھے لکھتے بھی ہیں اور بعض لوگ ملنے پر کہتے بھی ہیں کہ جماعت کے لوگوں کو دیکھ کر پتا چلتا ہے کہ آپ کی تعلیم امن اور سلامتی اور پیار اور محبت کی تعلیم ہے۔ پس اس کردار کو جاری رکھنا، اس تعلیم کو مزید پھیلانا، اس کو مستقلاً اپنے عملوں میں ڈھالنا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’...... خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے‘‘۔ روزانہ کی ایک ڈائری بن رہی ہوتی ہے جس پہ اعمال لکھے جاتے ہیں ’’پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے۔‘‘ اللہ تعالیٰ تو بناتا ہی ہے لیکن خود ہر شخص کو بھی چاہئے، ایک مومن کو بھی چاہئے کہ اپنے حالات کا ایک جائزہ لے۔ روزانہ اپنی ڈائری لکھے۔ دیکھے کیا میں نے اچھے کام کئے۔ کیا میں نے برے کام کئے۔ فرمایا کہ انسان کو بھی حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے ’’اور اس میں غور کرنا چاہئے۔‘‘ صرف لکھ نہیں لینا بلکہ اس پہ غور کرنا چاہئے ’’کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔‘‘ انسان کا غور کرنا یہ ہے کہ ہم نیکی میں کس حد تک بڑھے ہیں۔ کل جہاں تھے اس سے آگے قدم رکھا ہے کہ نہیں رکھا۔ فرمایا کہ ’’انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔‘‘ اسی بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہماری نیکی جو کل تھی وہ آج بھی قائم ہے بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ تمہارا قدم کل کی نسبت آج نیکی میں بڑھے۔ اگر نہیں تو سمجھو تم فائدہ نہیں اٹھا رہے، نقصان اٹھا رہے ہو، گھاٹے میں جا رہے ہو۔ فرمایا کہ ’’انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 138-137۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آج دنیا کو ہلاکت سے بچانا احمدیوں کا کام ہے لیکن اس کے لئے شرط وہی ہے کہ ہمارے قدم آگے بڑھیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی خاطر بھی لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔ پس ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو بچائے۔ جو دنیا خدا کو بھول رہی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کو بچائیں۔ بعض اخلاقی لحاظ سے اگر بہتر لوگ بھی ہیں، بعض کہہ دیتے ہیں مذہب کو ہم نے کیا ماننا ہے ہمارے اخلاق بہتر ہیں۔ بعض بنیادی اخلاق تو بہتر ہیں، روزمرہ کے اخلاق ہیں، ملنا جلنا تو بہتر ہے، کسی کا حق بھی بعض نہیں مارتے لیکن بعض لحاظ سے آزادی کے نام پر اخلاقی طور پر یہ لوگ دیوالیہ ہو چکے ہیں اور پھر قانون بھی ان کو تحفظ دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو دنیا بالکل بھول چکی ہے۔ ایسے میں ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئے ہیں ہم بھی اگر اپنی قدروں کو بھول کر، خدا تعالیٰ کو بھول کر، اسلامی اخلاق کو بھول کر دنیا کے پیچھے چل پڑے تو دنیا کی اصلاح کون کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیشک اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں اور وہ تو پورے ہوں گے اور لوگ مل جائیں گے لیکن یہ نہ ہو کہ ہم اس سے محروم رہ جائیں۔ پس آج بھی ہر احمدی کا فرض ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اپنا جائزہ ہر احمدی کو لینے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں ادا کر سکیں۔ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ مسجد بنا دی۔ ہمارا ٹارگٹ تو یہ ہونا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آنے والوں کی تعداد کو بڑھانا ہے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہمارا ہر قدم آگے بڑھنے والا نہ ہو۔ ہم میں سے ہر ایک اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی نمونہ نہ بن جائے۔ ہم میں سے کوئی کسی کو دکھ دینے والا نہ ہو بلکہ اپنوں، غیروں کا حق ادا کرنے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد، بیوی بچوں، خویش و اقارب اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جاؤ۔ مخالفوں کے واسطے اعتراض کا موقع ہرگز ہرگز نہ دینا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 138۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس درد کو محسوس کرنا چاہئے اور اپنے وہ نمونے قائم کرنے چاہئیں جو جماعت کی نیک نامی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیک نامی کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارا کل، ہمارے آج سے بہتر ہو۔ ہمارے بچے اور ہماری نسلیں اس بات کو سمجھنے والی ہوں کہ ان کے ماں باپ نے جو قربانیاں دیں، جو مسجدیں بنائیں، جو تبلیغ کے کام کئے اور بچوں کو دین کو دنیا پر قائم رہنے کی جو تلقین کی وہی حقیقی دولت ہے جو اُن کے لئے چھوڑی ہے۔ اور پھر آئندہ نسلیں اپنی نسلوں کے دلوں میں یہ سوچ پیدا کرتی چلی جانے والی ہوں اور اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہماری آئندہ نسلیں بھی سمیٹتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

......☆......☆......☆......

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ(2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ آف فلسطین کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا تھا اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کا مزید کچھ حصہ بیان کیا جائے گا۔

اعتماد بحال ہوگیا

مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں: جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ’’فلسفة تعاليم الإسلام‘‘ ، ’’سر الخلافة‘‘ ،اور’’مسیح ہندوستان میں‘‘ کا مطالعہ کیا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمانیت و رحیمیت اور اس کی صفتِ مہیمن او رقوی کے بارہ میں عارفانہ کلام پڑھنے کو ملا اور اس خدا کی عظمتوں اور مخلوق سے اس کی محبت کا ادراک ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان اور عظمتِ مقام کا بھی پتہ چلا۔ میں سچ سچ کہتی ہوں کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے میرے دل میں اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورخود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت جاگزیں ہوگئی۔

جبکہ اس کے بالمقابل اگر میں اپنی درسی کتب اور بعض مولوی حضرات کی کتب کی بات کروں توان کے بارہ میں اتنا کہنا چاہوں گی کہ انکے مطالعہ نے میرے شخصیت پر بہت منفی اثر چھوڑا، انکے پڑھنے سے میرے اندر ایک جنگ سی شروع ہوگئی اور اپنی دینی حالت کے بارہ میں خوداعتادی میں نمایاں کمی واقع ہوگئی۔ خدا کا شکر ہے کہ مسیح الزمانؑ کی کتابیں پڑھنے سے میرا کھویا ہوا اعتماد بحال ہوگیا، اور یوں محسوس ہوا جیسے ایک مردہ جسم میں زندگی کی لہر دوڑ گئی ہو۔

میں نے ہر طرح سے اطمینان کرنے کے بعد 2008 میں بیعت کر لی لیکن اپنی بیعت کو مخفی رکھا۔ بیعت کے بعد میری اپنے ضمیر سے جنگ شروع ہوگئی۔ میرا دل کہتا تھا کہ میرا قبول احمدیت کا اعلان میری والدہ کے لئے کسی دھچکے سے کم نہ ہوگا،، نیز یہ کہ میرا خاوند بھی اس اعلان پر ردّ عمل دکھاتے ہوئے ضرور مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ دوسری طرف میرا ضمیر یہ کہتا تھا کہ اگر احمدیت حق ہے تو قبولِ حق کے بعداس کو چھپانا بزدلی ہے۔

احمدی ہونے کا اعلان

شاید میری بزدلی کی وجہ یہ تھی کہ میں نے ابھی تک خلیفہ وقت کے ساتھ خط وکتابت کے ذریعہ تعلق نہ جوڑا تھا اور مجھے خلافت کے مقام ومرتبہ اوراس کی اہمیت کا اندازہ نہ تھا۔ لیکن جب 2014ء میں میں نے خلیفہ وقت سے خط وکتابت شروع کی تو مجھے روحانی قوت اور شجاعت عطا ہوئی اور میں نے اپنی احمدیت کا اعلان کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اور پھر میں نے نہ صرف اپنی والدہ صاحبہ کو اپنے احمدی ہونے کے بارہ میں بتایا بلکہ اپنے خاونداور مدرسہ کی اپنی تمام کولیگز کو بھی بتایا دیا کہ میں احمدی ہوں۔

والدہ اور خاوند کا موقف

میری والدہ صاحبہ میرے اعلان کو سنتے ہی دکھی ہوکر تشویش اور حزن کا اظہار کرنے لگ گئیں۔ میرے والد صاحب کو پتہ چلا تو انہوں نے مجھے فون کیا اور خوب برا بھلا کہا۔ جبکہ میرے خاوند نے یہ خبر سن کر مجھے قتل کی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ تمہارے قتل کے بعد مجھے جیل ہوجائے گی اور بچے دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھریں گے۔ میں نے ایمان ویقین سے معمور ہوکر پُروقار لہجے میں اسے جوابًا کہا کہ تم ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اس کے بعد میری بڑی بہن سماح کے خاوند نے میرے خاوند سے بات کی اوراسے سمجھایا تو وہ سمجھ گیا اور اس کا رویّہ کافی حد تک تبدیل ہوگیا۔ جب میں اپنے احمدی ہونے کے اعلان کے بعد پہلی بار اپنی والدہ صاحبہ کے گھر گئی توان کے ساتھ میری یہ گفتگو ہوئی:

والدہ صاحبہ: تم نے ایسے شخص کو کیسے سچا مان لیا ہے جس کا کہنا ہے کہ اسے حمل ہوا اور پھراس میں سے عیسیٰ بن مریم کی ولادت ہوئی؟

امل: جیسے آپ نے پرندوں کی طرح اڑنے والے نبی کو مان لیا ہے۔ (میری مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھی کیونکہ تمام مسلمان ان کے اڑکر آسمان پر جابیٹھنے کے قائل ہیں)

والدہ صاحبہ: احمدیوں نے تمہاری عقل پر پردہ ڈال دیا ہے۔ خدا کرے کہ تمہیں اور تمہاری بہن سماح کو کینسر ہوجائے۔ (دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔)

پھر کہنے لگیں کہ: تم اپنے مرزا کو نیک اور صالح مان لو لیکن نبی نہ مانو۔

امل: ٹھیک ہے لیکن آپ مجھے بتادیں کہ جب آپ کا امام مہدی آئے گا تو اسے کیسے پتہ چلے گا کہ وہ امام مہدی ہے؟

میری والدہ صاحبہ اس سوال کا جواب دینے سے قاصر رہیں کیونکہ وہ انقطاع وحی کے عقیدہ کی قائل تھیں۔

میرے بار بار یہی سوال دُہرانے پر وہ زچ ہوکر کہنے لگیں کہ یہ جماعت جھوٹی ہے اور یہ سب مال ہتھیانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور جماعت کو صرف تمہارے مال سے غرض ہے۔

امل: کیا آپ مجھے اتنا سادہ اور بےوقوف سمجھتی ہیں کہ کوئی جماعت مجھے کہے گی کہ ہمیں تمہارے اموال چاہئیں اور میں آنکھیں بند کرکے اس کو سچا سمجھتے ہوئے اس میں شامل ہوجاؤں گی اوراس کے لئے اپنے قریبی اور عزیز رشتوں کی ناراضگی کی بھی پرواہ نہیں کروں گی۔ کیا کسی جماعت کے محض اموال مانگنے سے ایسا قدم اٹھایا جاسکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ میرے اس جماعت میں شمولیت کے فیصلہ کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب کیلئے خیر کی خواہاں ہے اور ہر جگہ عدل وانصاف کو قائم کرنے کیلئے کوشاں ہے۔

والدہ صاحبہ: کہاں ہے وہ عدل جو تمہاری جماعت نے پھیلایا ہے؟

امل: کیا قتلِ مرتد کے مروّجہ عقیدہ کے خلاف ہر ایک کی مذہبی آزادی کا اعلان عدل نہیں ہے؟

کیا محدود انسانی عمر کے دوران کئے جانے والے گناہوں کی پاداش میں ابد الآباد تک جہنم میں رہنے کی مروجہ سوچ کا دلائل کے ساتھ بطلان عدل نہیں ہے؟

کیا گزشتہ زمانوں کی طرح اب بھی خدا تعالیٰ کے اپنے بندوں سے کلام کرنے کا اعلان کرنا عدل نہیں ہے؟

کیا یہ اعلان کرنا عدل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تائید ہرگز نہیں چھوڑی اور آج بھی وہ سچے مسلمانوں کے لئے اپنی قدرت کے جلوے دکھاتا ہے؟

یہ باتیں سن کر میرے خاوند کا غصہ آسمان سے باتیں کرنے لگا اوراس نے میرے بارہ میں کہا کہ اس سے بحث کرنا فضول اوراس کو واپس لانے کی کوشش کرنا عبث ہے کیونکہ احمدیوں نے اس پر جادو کردیا ہے۔ پھر ایسی غصّہ کی حالت میں اس نے مجھے طلاق کی دھمکی دیدی۔

کولیگز کا موقف

اگلے روز میں سکول گئی تو سب ٹیچرز کو بتادیا کہ میں احمدی ہوں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ تمہیں تمہاری بہن سماح نے اپنے پیچھے لگالیا ہے اوراس راہ پر چلنے کا ایک ہی نتیجہ ہوگا کہ تمہیں بھی اس کی طرح مطلقہ کا لقب مل جائے گا۔ سکول کی ہیڈ مسٹریس نے مجھے بلایا اور روتے ہوئے نصیحت کے انداز میں کہا کہ احمدیت کو چھوڑ دو کیونکہ جماعت تم سے فائدہ اٹھا کے تمہیں ردّی کے کاغذ کی طرح پھینک دے گی۔

گھر بدری

میرے خاوند کو میرے احمدی ہونے کا تو دکھ تھا ہی، لیکن شاید اس سے زیادہ یہ غم کھائے جارہا تھا کہ مجھ پراس کی دھمکیوں اور گالیوں کا کوئی اثر نہیں ہورہا تھا۔ چنانچہ غصہ میں آکر اس نے اگلے روز مجھے گھر سے نکال دیا۔ اور میں چیخ وپکار کرتے ہوئے آنسوؤں کی مالائیں پروتی ہوئی اس گھر کو چھوڑ کر چل دی۔ اس گھر میں میرے بچے تھے ،میرا ساز وسامان تھا، یہ وہی گھر تھا جس میں مَیں نے اپنی عمر کے اہم ترین ایام گزارے تھے۔ مجھے اس لحاظ سے تو تسکین حاصل تھی کہ میں یہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کررہی تھی، ہاں اگر کوئی دکھ تھا تو چھوٹے بیٹے کا، کہ وہ ابھی میرے بغیر رہ نہیں سکتا تھا اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے میرے لئے بھی اس کا فراق المناک تھا اس لئے میں نے دعا کی کہ خدایا تو میرے دکھ سے واقف ہے، تو خود مجھے میرا بیٹا دلوا دینا۔ میں اپنے بچے کی جدائی برداشت نہ کرسکی اور دوروز کے بعد اس کے نرسری سکول سے اسے اپنے ساتھ لے آئی۔ لگتا ہے کہ اس نے بھی دودن گھر میں چین سے نہیں گزارے تھے اس لئے میرے خاوند نے بچے کو واپس کرنے کا مطالبہ نہ کیا۔

پکی احمدی

اس کے بعد میرے ایک بہنوئی اور ایک خالہ زاد نے صلح کی کوشش کی اوراس کے لئے مجھے میری بہن سماح کے گھر سے میری والدہ صاحبہ کے گھر لے گئے۔ والدہ صاحبہ مجھے دیکھتے ہی گالی گلوچ پر اتر آئیں اور کہنے لگیں کہ تمہارے سکول کے اردگرد بسنے والے لوگ ایک درخواست پر دستخط کررہے ہیں جس میں تمہاری سکول سے چھٹی کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ میں خاموشی سے ان کی باتیں سنتی رہی۔ اور جب انہوں نے دیکھا کہ مجھے ان باتوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہے تو وہ بولیں: یہ پکی احمدی ہوگئی ہے کیونکہ احمدی ایسی باتوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

میرے خالہ زاد نے کہا کہ تم بیمار ہو اور تمہیں فلاں بستی کے مولوی کے پاس جا کر دم درود کروانا چاہئے کیونکہ یہ تم نہیں بول رہی بلکہ تمہارے اندر کوئی اور بول رہا ہے۔

ایسی باتیں سن سن کر جب میری برداشت جواب دینے لگی تو میں نے انہیں کہا کہ میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ تم اپنے گھر واپس نہیں جاسکتی کیونکہ تمہارے خاوند نے گھر واپس آنے کے لئے احمدیت کو چھوڑنے کی شرط لگائی ہے۔ اگر یہ قبول ہے تو ہم ابھی تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ احمدیت کے بارہ میں تمہیں میرے موقف کا قبل ازیں ہی اندازہ تھا، اگر میں نے احمدیت چھوڑنی ہوتی تو گھر سے کیوں نکالی جاتی؟ اور ایسی حالت میں تمہاری ثالثی کی بھی کیا ضرورت تھی؟

بہرحال اب اگر آپ کچھ نہیں کرسکتے تو مجھے میری بہن کے گھر واپس چھوڑ دو۔ میری والدہ صاحبہ نے کہا کہ تم اکیلی چلی جاؤ یا خود اپنا انتظام کرلو۔ یہ سنتے ہی میں نے چیختے ہوئے کہا کہ: کیا یہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی تم پیروی کا دعویٰ کرتے ہو؟ کیا نبی کریمؐ نے تمہیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے کہ ایک بے سہارا عورت کو بے سروسامانی کی حالت میں گھر بدر کردو؟ میں سارے زمانے کو بتاؤں گی کہ تم نے میرے ساتھ اسلام کے نام پر کیا سلوک کیا ہے۔ اس پر میرے بہنوئی اور میرے خالہ زاد کو کچھ شرم آئی اور وہ مجھے میری بہن کے گھر واپس چھوڑ آئے۔

سکول بدری کی کوشش

اگلے دن میں سکول گئی تو ہیڈ مسٹریس نے میرے ساتھ میٹنگ کی اور کہا کہ آج کے بعد سکول میں آپ کسی کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات نہ کرنے کا عہد نامہ لکھ کردیں۔ ابھی ہم میٹنگ میں ہی تھے کہ وزارت تعلیم کی طرف سے ایک وفد بھی آن پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ اہلِ علاقہ نے آپ کے اس مدرسہ سے اخراج کی درخواست دی ہے، جبتک اس بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں ہوتا تم پر طالبات کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات کرنے پر مکمل پابندی لگائی جاتی ہے۔

میں نے کہا کہ اگر طالبات نے سکول سے باہر مجھ سے کوئی سوال کیا تو میں انہیں ضرور جواب دوں گی۔ اس لئے مجھ پر پابندی لگانے کی بجائے آپ طالبات کو کہہ دیں کہ وہ مجھ سے کوئی سوال نہ کریں۔ پھر میں نے کہا کہ آخر آپ ڈرتے کس بات سے ہیں؟ تم میرے ساتھ بات کرنے سے قبل ہی خود کو بےوقوف کیوں ثابت کرنا چاہتے ہو؟ خدارا اپنی خداداد عقلوں کا کچھ احترام کریں۔ تمہیں یہ خوف کیوں لاحق ہوگیا ہے کہ مجھ سے بات کرنے سے تم ضرور بہ ضرور میرے خیالات سے متاثر ہوجاؤ گے؟

ہیڈ مسٹریس نے کہا کہ تم نہایت معیوب بات کررہی ہو۔ میں نے کہا کہ کیا میں کسی کو گالی دے رہی ہوں؟ علاقے میں میرے خلاف پروپیگنڈے کی وجہ سے میں بچیوں کی آنکھوں میں بےشمار سوال دیکھتی ہوں۔ انہیں ان سوالوں کے جواب چاہئیں۔ کہاں ہے تمہارا مذہبی آزادی کا دعویٰ؟ اور کہاں ہے مذہبی آزادی کے وہ درس جو سارا سال ہم طالبات کو پڑھاتی رہتی ہیں؟ آپ نے اگر اس پر عمل نہیں کرنا تو اس حصہ کو نصابی کتب سے حذف کیوں نہیں کروا دیتے؟ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار مسلمانوں کے درمیان اپنے موقف کی وضاحت کا حق استعمال کرلوں گی یا اپنے دفاع میں کچھ کہہ لوں گی تو کونسے ظلم کی مرتکب ہوجاؤں گی؟ خدا کے لئے میری تبدیلی کسی عیسائی یا یہودی سکول میں کردیں شاید وہ تم سے زیادہ مذہبی آزادی کے قائل ہوں گے۔ میں نے انہیں کہا کہ میری طرف سے مطمئن رہیں کہ میں آپ کی اولاد پر کسی قسم کے خطرہ کا موجب نہیں ہوں۔ کیونکہ میں گزشتہ چار سال سے احمدی ہوں اور اسی حالت میں تمہارے بچوں کو پڑھاتی رہی ہوں۔

............(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 28راکتوبر 2016)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ہمیں اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اور وہ اعلیٰ اخلاق اپنانے چاہئیں جو ایک حقیقی مومن کا معیار ہیں کمزوریاں دور کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اس بات کی کوشش ہونی چاہئے کہ ہم اپنے ماحول کو پرامن بنانے کی کوشش کریں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23 ستمبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حقیقی مومن کی کیا نشانی بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حقیقی مومن کی نشانی بتاتے ہوئے فرمایا کہ حقیقی مومن وہی ہے جو جو چیز اپنے لئے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے، دوسرے کے لئے چاہتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الورع والتقویٰ حدیث 4217)

سوال جرمنی میں جب حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں عورتوں سے ہاتھ نہ ملانے کے متعلق اعتراضات کے جواب دیئے تو ایک شخص نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، مَیں نے جرمنی کے سفر کے دوران وہاں جو آخری جمعہ پڑھایا اس میں ذکر کیا تھا کہ جب جرمنی میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر اس علاقے کے ڈسٹرکٹ کمشنر نے یہ اعتراض کیا کہ تم لوگ عورتوں سے ہاتھ نہ ملا کر ان کے ساتھ غلط رویّہ دکھاتے ہو۔ تو جب میں نے اس کا کچھ تفصیلی جواب دیا تو ایک شخص نے بعد میں اپنے تأثرات دیتے وقت یہ بھی کہا تھا کہ بالکل ٹھیک بات ہے ہر ایک کو آزادی ہے اور جو اس کا مذہب کہتا ہے اس پر عمل کرنا اس کا حق ہے جبکہ ملک کا یا عوام کا اس سے نقصان بھی نہ ہو رہا ہو۔ کہنے لگا لیکن یہ بات تو تمہارے خلیفہ نے کہی ہے۔ اس کی حقیقت تو تب پتا چلے گی جب ہم دیکھیں گے کہ احمدی نوجوان بھی اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں، یا ان کی اکثریت اس پر عمل کرتی ہے یا نہیں۔

سوال معاشرے کے روزمرہ کے آپس کے معاملات کے متعلق حضور انور نے کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہم جس طرح اپنے حقوق لینے کے لئے بے چین ہوتے ہیں دوسرے کو حقوق دینے کے لئے بھی وہی معیار قائم کرنے چاہئیں۔ ہم سے کوئی غلطی ہو جائے تو ہم جب اپنے لئے یہ چاہتے ہیں کہ ہماری غلطی معاف ہو اور ہم سے کوئی مؤاخذہ نہ ہو، ہمیں سزا نہ ملے تو پھر جب کوئی دوسرا کوئی غلطی کرتا ہے جس سے ہم متأثر ہو رہے ہوں تو اس کے لئے پھر ہمیں بھی اگر وہ کوئی عادی مجرم نہیں ہے، وہ بار بار غلطیاں نہیں دہرا رہا، یہی رویّہ اپنانا چاہئے کہ معاف کر دیں۔ معاشرے کے روزمرہ کے آپس کے معاملات میں جو حق ہم اپنے لئے سمجھتے ہیں وہ حق دوسرے کو بھی دیتے ہیں یا نہیں یا دینے کی ہماری سوچ ہے یا نہیں۔ اور اس میں بنیادی اِکائی گھر ہے، دوست احباب ہیں، بہن بھائی ہیں، دوسرے رشتہ دار ہیں۔ جب چھوٹے پیمانے پر، اپنے چھوٹے سے حلقے میں یہ سوچ ہوگی تو پھر معاشرے میں وسیع طور پر بھی یہی سوچ پھیلے گی۔

سوال حضور انور نے آیت کریمہ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (آل عمران: 135) کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یعنی وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصّہ دبا جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کے حق کی ادائیگی کے لئے خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے جو ضرورت مند ہیں۔ محسن تو ہے ہی وہ جو دوسروں کے کام آنے والا ہو، نیکیوں پر قائم رہنے والا ہو، ۔ پس جو نیکیوں پر قائم رہنے والا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر اور تقویٰ پر چلتے ہوئے فائدہ پہنچانے والا ہو یقینا وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں بے نفس ہوتا ہے اور جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے تو پھر وہ خود غرضیاں نہیں دکھاتا۔ اپنے بھائی کیلئے برائی نہیں چاہتا اور ایسے لوگ روحانی طور پر بھی ترقی کرتے ہیں اور ایسے لوگ پھر ان لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محسنین کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ اپنے جذبات پر بھی کنٹرول رکھنے والے ہیں، قابو رکھنے والے ہیں۔ اور ایسا کنٹرول جو نہ صرف ایسی حالت میں جبکہ غصّہ آنا قدرتی بات ہے غصّہ کو دبانے والے ہیں بلکہ اس طرح جذبات میں قابو رکھتے ہیں اور اس کا امتحان اس وقت ہوگا جب غصہ دبانے کے بعد دوسروں کو معاف کرنے کی بھی حالت پیدا ہو۔

سوال حضور انور نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے عفوو درگزر کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، روایات میں حضرت حسنؓ کا ایک واقعہ آتا ہے کہ آپ کے ایک غلام نے کوئی غلطی کی۔ اس پر آپ کو اس پر بڑا غصہ آیا اور سزا دینا ہی چاہتے تھے کہ اس پر اس غلام نے آیت کا یہ حصہ پڑھا کہ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ۔ اور وہ جو غصہ دباتے ہیں۔ اس پر حضرت حسن نے سزا دینے کے لئے جو ہاتھ اُٹھایا تھا اسے نیچے گرا لیا یا ہاتھ ہی نہیں اٹھایا۔ اس پر غلام کو اور جرأت پیدا ہوئی تو اس نے کہا۔ وَالْعَافِيْنَ۔ یعنی ایسے لوگ لوگوں کو معاف کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اس پر حضرت حسن نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کہا کہ جاؤ مَیں نے تمہیں معاف کیا۔ اس بات پر غلام کو مزید جرأت پیدا ہوئی تو اس نے کہا کہ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اس پر انہوں نے اس غلام کو کہا کہ جاؤ مَیں نے تمہیں آزاد کیا۔ جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت کریمہ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ ...... الخ کے حوالے سے کیا نصائح فرمائی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔ یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے‘‘

سوال چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو لڑائیاں ہوتی ہیں اُن سے بچنے کا حضور انور نے کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، واضح ہو کہ سزا دینے کا اختیار ہر ایک کو نہیں ہے۔ معاف تو انسان بے شک اپنے قصوروار کو خود کر سکتا ہے لیکن سزا دینے کے لئے قانون یا متعلقہ ادارے کی مدد چاہئے۔ اس بات کو انسان اگر ہر وقت سامنے رکھے تو آپس میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو لڑائیاں ہو رہی ہوتی ہیں وہ نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غصہ دبانے کے بعد جو معاف کرنے کا کہا ہے تو بغیر کسی حکمت کے نہیں کہا کہ معاف کرتے چلے جاؤ۔ بلکہ معافی اور سزا کی حکمت بتا کر فیصلہ کرنے کا کہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عفو و درگزر کے کیا اعلیٰ معیار قائم فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، معاف کرنے کی معراج تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتی ہے کہ جن لوگوں کی سزا کے فیصلے بھی ہو گئے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی معاف فرما دیا۔ کسی دوسرے کے قصوروار کو معاف نہیں کیا بلکہ اپنے قصورواروں کو، اپنی اولاد کے قاتلوں کو معاف کر دیا کیونکہ ان کی اصلاح ہو گئی تھی۔ ھبار بن اسود جس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی پر قاتلانہ حملہ کیا تھا جس کے نتیجہ میں ان کی وفات ہو گئی تھی، اپنی زیادتیوں کے اعتراف اور معافی کے خواستگار ہونے پر معاف کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا کبھی انتقام نہیں لیا۔ کھانے میں زہر ملا کر کھانا کھلانے والی یہودیہ کو بھی معاف فرما دیا تھا۔ پھر ہند جس نے جنگ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کا مُثلہ کیا تھا۔ ان کے جسم کے اعضاء کاٹے تھے۔ کان ناک وغیرہ کاٹے تھے اور کلیجہ نکال کر چبایا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر عورتوں کے ساتھ مل کر اس نے بیعت کر لی۔ اس کو بھی معاف کر دیا۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کی تمام تر گستاخیوں کے باوجود اس کو معاف فرمایا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا دیا۔ کعب بن زہیر ایک مشہور شاعر تھا بعض باتوں کی وجہ سے اس کے لئے بھی سزا کا حکم ہو چکا تھا۔ اسے بھی معافی طلب کرنے پر معاف کر دیا۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو عفو و درگزر کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ایک دفعہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا ایک غلام ہے جو غلط کام کرتا ہے کیا میں اسے بدنی سزا دے سکتا ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم اس سے ہر روز ستّر مرتبہ درگزر کر لیا کرو۔

سوال حضور مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو تیار کرنے کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّہ کا نقص اب تک موجود ہے تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے بُری باتوں سے بچنے اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ہمیں اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اور وہ اعلیٰ اخلاق اپنانے چاہئیں جو ایک حقیقی مومن کا معیار ہیں۔ کمزوریاں دور کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اس بات کی کوشش ہونی چاہئے کہ ہم اپنے ماحول کو پرامن بنانے کی کوشش کریں۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

اگر حقیقی امن قائم کرنا ہے تو انتہائی اعلیٰ معیار کے انصاف پر قائم ہو جاؤ

● اسلامی تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو اور اس سے محبت کرو اور اس کے بندوں کے حق ادا کرو اور ان سے شفقت کا سلوک کرو اور ہر مذہب نے یہی تعلیم دی ہے، اسلام کی تعلیم اس معاملے میں سب سے بڑھی ہوئی اور اعلیٰ ہے۔● اسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی وجہ سے دُنیا کی اس وقت فساد کی حالت ہے جس کا حقیقت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے، ہاں ہم کہہ سکتے ہیں کہ بعض مسلمانوں کے عمل کی وجہ سے بعض جگہ یہ حالت ہے۔ ● اگر حقیقی امن قائم کرنا ہے تو پھر اسلام کی تعلیم کہتی ہے کہ انتہائی اعلیٰ معیار کے انصاف پر قائم ہو جاؤ، صرف اپنے مفادات نہ دیکھو بلکہ حق بات کے لئے اگر اپنوں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے تو پرواہ نہ کرو، یہ ایک اصولی بات ہے، انسانیت کے وسیع تر مفادات کیلئے یہ اصول ہے اور اس کا پھیلاؤ ہونا چاہئے، ملکوں اور حکومتوں تک بھی اس کا پھیلاؤ ہونا چاہئے ● میں اکثر ان لوگوں کو کہتا ہوں کہ اگر تم انصاف کرو تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے، اسلام تو انصاف اور عدل کی اتنی تلقین کرتا ہے کہ اس جیسے معیار تو کہیں دیکھے ہی نہیں جا سکتے ●مسلمان باوجود اسلام کا دعویٰ کرنے کے خواہشات کی پیروی کے لئے عدل سے دُور ہٹ رہے ہیں اور غیر مسلم طاقتیں بھی اپنے مفادات اور خواہشات کی تسکین کے لئے عدل سے، انصاف سے دُور جا رہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ دُنیا میں فساد کی حالت ہے۔● اصولی طور پر یہ ہدایت تمام قوموں کے لئے رہنما ہے کہ صلح کرواتے وقت اپنے فوائد اور مفادات کو سامنے نہ رکھا کرو بلکہ اصل مسئلہ کا فیصلہ کرواؤ ● میں عرصے سے اس بات کی طرف توجہ بھی دلا رہا ہوں کہ عالمی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے اور اس کے نتیجہ میں دنیا تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے اور اگر وہ جنگ ہوئی جس کا غالب امکان ہے کہ ایٹمی جنگ ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ پناہ دے۔ ہم اپاہج بچوں کی المناک نسل پیچھے چھوڑ کر جائیں گے۔ مذہب اور خاص طور پر اسلام تو یہ بتا کر ہوشیار کر رہا ہے کہ ہوش میں آؤ ورنہ یہ فتنہ و فساد تمہیں تباہ کر دیں گے● آج اگر دنیا کے بچاؤ کے لئے کوئی حل ہے تو اسلام کے پاس ہے۔ آج اگر دنیا امن چاہتی ہے، اپنی بقا چاہتی ہے اپنے بچوں کو اپاہج ہونے سے بچانا چاہتی ہے اور معذور پیدا ہونے سے بچانا چاہتی ہے تو اسلام احمدیت ہی اس کا حل ہے اور اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق جوڑنے میں ہی دنیا کی بقاء ہے ٭

(جلسہ سالانہ کینیڈا کے تیسرے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب)

خلیفہ تمام دُنیا کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہیں ٭ ان کی باتیں تو انسان کو تبدیل کر دیتی ہیں

۞ خلیفۃ المسیح کی تقریر سے میں بہت متاثر ہوا ہوں، خلیفہ نے وہی تعلیمات بیان کیں جو قرآن نے فرمایا ہے اور جو اسلام بتاتا ہے ۞ خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اس امن کے پیغام کو پھیلانا نہایت ضروری ہے اور آج اس طرح کے راہنما کی دُنیا کو اس وقت خاص ضرورت ہے ۞ خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت دلچسپ تھا، انہوں نے ہمیں بہت پُر حکمت نصیحت فرمائی ہے کہ اگر ہم محتاط نہ ہوئے تو تیسری جنگ عظیم کا خطرہ ہے، جو ایک ایٹمی جنگ ہوگی ۞ آج تک میں نے جتنی بھی تقاریر سنی ہیں، ان میں سے یہ سب سے بہترین تقریر ہے ۞ خلیفہ کا خطاب نہایت پر زور تھا، مجھ پر اس خطاب نے گہرا اثر کیا ہے، خلیفۃ المسیح نہ صرف احمدیوں کیلئے ہدایت کا باعث ہیں بلکہ تمام دنیا کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہیں ۞ خلیفۃ المسیح کی تقریر نہایت اعلیٰ تھی، صرف ان کو دیکھ کر ہی دل کو بشاشت محسوس ہوتی ہے، ان کی باتیں تو انسان کو تبدیل کر دیتی ہیں ۞ میں نے آج تک اسلامی تعلیمات کے متعلق ایسا جامع خطاب نہیں سنا، کاش کہ دنیا کا میڈیا جتنا وقت عراق کے بغدادی اور isis کے پراپیگنڈہ کو دیتا ہے اگر امن کے اِس سفیر کو دے تو دنیا میں حقیقی امن اور سلامتی قائم ہو سکتی ہے، خلیفہ کے ہر فقرہ میں سچائی جھلک رہی تھی ایسے عظیم وجود سے مجھے پہلی مرتبہ ملنے کا شرف حاصل ہوا ہے ۞ ایک ایسا شخص آپ کا امام ہے جو نہایت باوقار، باحکمت اور نفیس انسان ہے ۞ خلیفہ صاحب کے وجود میں ایک خاص کشش ہے جو کہ ہر کوئی محسوس کرتا ہے۔ جو کچھ بھی انہوں نے فرمایا ہے وہ کینیڈین ویلیوز کے مطابق ہے ۞ یہ بہترین پیغام ہے تمام دنیا کے امن کے لئے ٭

(جلسہ سالانہ کینیڈا کے تیسرے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب سُن کر مہمانوں کے تأثرات)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 9/اکتوبر 2016 کی مصروفیات

9/اکتوبر 2016 (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے گیارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ بارہ سے پندرہ موٹر سائیکلز پر مشتمل پولیس اسکواڈ پہلے سے ہی حضور انور کی رہائش گاہ کے باہر موجود تھا۔ پولیس کے Escort میں قافلہ روانہ ہوا اور گیارہ بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔

جوں ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں داخل ہوئے ہر طرف سے پُر جوش اور بھرپور انداز میں نعرے بلند ہوئے اور جلسہ گاہ کچھ دیر تک نعروں سے گونجتی رہی۔ حضور انور کی آمد پر مہمان مقررین کی تقاریر کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور انور کی موجودگی میں درج ذیل چار مقررین نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

☆ سب سے پہلے محمد فیاض صاحب، ممبر قانون ساز اسمبلی صوبہ سسکاچوان نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: سسکاچوان صوبہ کو خدا تعالیٰ نے بہت سے وسائل سے نوازا ہے۔ اس کے باوجود کوئی مسجد یہاں تعمیر نہیں ہوئی تھی۔ اب اللہ کے فضل سے دو مساجد بنائی جا رہی ہیں۔ محمود مسجد رجائنا میں اور بیت الرحمن سسکاچوان میں۔ سسکاچوان کی جماعت خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے اس کی یہ خوش قسمتی ہوگی کہ حضور انور اُن کی جماعت میں جمعہ پڑھائیں گے۔

☆اس کے بعد سر اینڈ رولیز لی، وفاقی حکومت کے وھپ (whip) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: آپ سب کا شکریہ، آپ کینیڈا تشریف لائے۔ مجھے فخر ہے کہ میں نے 35 سال کینیڈین آرمی کی وردی پہنی۔ اس دوران مَیں دنیا کے بہت سے خطرناک علاقوں میں گیا۔ جہاں پر بھی گیا وہاں جماعت احمدیہ کے لوگوں نے بڑی محبت، لگن اور خدمت کا سلوک برتا۔ اس بات کو میں ہمیشہ بہت عزیز رکھتا ہوں۔ میں اپنے دل کی گہرائیوں سے آپ کا ممنون ہوں۔ نہ صرف آپ کینیڈا کے بہترین شہری ہیں بلکہ آپ تمام دنیا کے بہترین شہری ہیں۔ آپ سب پر خاص فضل ہے کہ ایسا شخص آپ کا امام ہے جو کہ نہایت باوقار، حکمت رکھنے والا اور نفیس انسان ہے۔

☆بعد ازاں نودیپ بینز، منسٹر سائنس اور اقتصادیات نے اپنا ایڈریس پیش کیا: آج مجھے خلیفہ کے قریب ہونے کا بہت اعزاز حاصل ہوا ہے۔ آج یہاں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور سیاستدان موجود ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی کس قدر اہمیت ہے نہ صرف ان سب لوگوں کی نظر میں بلکہ کینیڈا کے ملک میں بھی آپ کی قدر ہے۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ میں آپ کو کینیڈا کے وزیرِ اعظم جسٹن ٹروڈو کا سلام پہنچانے کا شرف پا رہا ہوں۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ وہ پیارے حضور کی اوٹاوا میں آمد اور اُن کے ساتھ ملاقات کے منتظر ہیں۔ میرے نانا کی پیدائش پاکستان میں ہوئی تھی اور مجھے اُن مشکلات اور تکالیف کا علم ہے جن کا سامنا آپ کو پاکستان میں کرنا پڑتا ہے۔ لیکن آپ نے پاکستان سے آکر نہایت محنت سے کام کیا۔ اور 50 سال بعد آپ نے بڑی ترقی کی ہے۔ آپ بہت ساری مساجد کینیڈا بھر میں تعمیر کر رہے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کا مستقبل بہت روشن نظر آ رہا ہے۔ پچھلے سال جب نئی

حکومت کا انتخاب کیا گیا تھا تو حکومت نے 25000 شامی پناہ گزین کینیڈا میں لانے کا وعدہ کیا تھا۔ اب تک کینیڈا میں 30 000 سے زائد پناہ گزین آچکے ہیں۔ اس ضمن میں جماعت احمدیہ نے بہت مدد کی۔ بہت سارے شام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھروں میں لائے اور دوسروں کے رہنے کا انتظام کیا۔ اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے کینیڈا کا ساتھ دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اچھے اور ذمہ دار شہری ہیں۔

☆اس کے بعد جان ٹوری میئر آف ٹورانٹو نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: حضور کی آمد جو کہ ایک خاص موقع ہے کہ ہم اپنی روحانیت میں ترقی کریں اور جماعت احمدیہ کی کینیڈا میں تاریخی ترقیات کو منائیں۔ میں نے 50 سالہ جشن جو نیتھن فلپ سکوئیر میں منایا تھا کے موقع پر آپ کو مبارکباد دی تھی اور آج کے موقعہ پر میں خلیفہ صاحب کو جماعت کے کینیڈا میں اتنی مدّت سے قائم ہونے کی مبارک پیش کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں خلیفہ صاحب کو نیشنل پیس سمپوزیم شروع کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خلیفہ صاحب دنیا بھر میں امن اور سلامتی کے پیغام کا پرچار کرتے ہیں، اس کا بھی میں نہایت ممنون ہوں۔ ہمیں چاہئے ان سب باتوں کو اپنے دلوں میں خاص جگہ دیں، خاص طور پر جو آپ نے کل فرمایا تھا کہ سب انسانوں سے حسن سلوک کریں اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب کیا ہے۔ آپ نے ہمیں سکھایا ہے کہ امن کو دنیا میں قائم کرنے میں ہم سب کا ایک کردار اور ذمہ داری ہے۔ ان سب باتوں کو تمام کینیڈین پسند کرتے ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت ٹورانٹو میں 1990ء سے خوب مستحکم ہے۔ پیارے خلیفہ صاحب کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو میں 30 سال سے جانتا ہوں۔ اور انہوں نے میری ہر مشکل وقت میں امداد کی ہے۔ 30 سال قبل انہوں نے مجھے ایک مسجد کا ماڈل دکھایا تھا جو وہ میپل میں بنانا چاہتے تھے۔ تب وہ صرف ایک خواب تھا جو کہ پورا ہو گیا۔ ایک اور بات جس کا میں خلیفہ صاحب کے سامنے تذکرہ کرنا چاہتا ہوں وہ جماعت کے نوجوانوں کو تعلیم دینا اور صحیح راستے پر رکھنا ہے۔ جماعت اسکول اور تعلیمی اداروں کے ساتھ خوب محنت کرتی ہے تاکہ نوجوان کسی قسم کی مشکل میں نہ پڑیں۔ مجھے نہایت فخر ہے کہ آپ کا جلسہ یہاں ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ ایک ایسی جماعت ہیں جس کی پہچان انسانیت کی ہمدردی اور حقوق ادا کرنا ہے۔ مجھے پتا ہے کہ آپ کو مذہب کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں مشکلات کا سامنا ہے۔ لیکن میں تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا میں آپ کو محبت بھری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا کی اختتامی تقریب

بعد ازاں جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مازن خبّاز صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم اسحاق فانسیکا صاحب (مبلغ کینیڈا) نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم توفیق احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام

ہے شُکرِ ربّ عزّ وجلّ خارج از بیاں
جس کی کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

خوش الحانی سے پیش کیا۔

علم انعامی اور سندات کی تقسیم

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، مجلس اطفال الاحمدیہ کینیڈا اور مجلس انصار اللہ کینیڈا کی بہترین مجالس کو سندات خوشنودی اور علم انعامی عطا فرمائے۔

۞ خدام الاحمدیہ میں ''مجلس مسی ساگا ایسٹ'' نے بہترین مجلس ہونے کی حیثیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے علَم انعامی حاصل کیا۔ جب کہ مجلس ایڈمنٹن اور مجلس میپل نے دوم اور سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

۞ خدام الاحمدیہ کے بہترین ریجن کے مقابلہ میں جی ٹی اے سینٹر ریجن نے اوّل، پریری ریجن نے دوم اور یورک ریجن نے سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

۞ اطفال الاحمدیہ میں مجلس میپل نے بہترین مجلس قرار پانے پر حضور انور کے دست مبارک سے علَم انعامی حاصل کیا۔ جب کہ مجالس ویسٹرن ساؤتھ اور سسکا چوان نے دوم اور سوم آنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

۞ اطفال میں بہترین ریجن کے مقابلہ میں ریجن پریری اوّل، ریجن جی ٹی اے سینٹر دوم اور یورک ریجن سوم قرار پائے۔ ان سب نے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

۞ مجلس انصار اللہ کینیڈا میں کیلگری نارتھ ایسٹ مجلس علَمِ انعامی کی حقدار قرار پائی تھی۔ اس مجلس نے حضور انور کے دست مبارک سے علَم انعامی حاصل کیا۔ جب کہ مجالس پیس وِلیج ایسٹ اور پیس وِلیج سینٹر نے دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے پر سندات خوشنودی حاصل کیں۔

۞ بہترین ریجن کے مقابلہ میں ریجن پیس وِلیج اوّل، ریجن کیلگری دوم اور ریجن پریری سوم قرار پائے۔ ان سب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

تعلیمی ایوارڈز

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو اسناد عطا فرمائیں اور ان کو میڈلز پہنائے۔ درج ذیل خوش نصیب طلباء نے یہ اسناد اور میڈلز حاصل کئے۔

ہائی اسکول کے طلباء

(1) عاطر خان گریڈ 12، 97 فیصد نمبر (2) عبداللہ ملک گریڈ 12، 97 فیصد نمبر (3) معیز احمد گریڈ 12، 96 فیصد نمبر (4) وحید احمد گریڈ 12، 93 فیصد نمبر (5) ساجد احمد گریڈ 12، 93 فیصد نمبر (6) مظہر اقبال گریڈ 12، 92 فیصد نمبر (7) فیضان بیگ گریڈ 12، 91 فیصد (8) مرزا شاہزیب احمد گریڈ 12۔ 90 فیصد

انڈر گریجوئیٹ

(1) شمائل رضوان، بی ایس سی میکینکل انجینئر نگ، 84 فیصد نمبر (2) غلام احمد، بی اے اونرس کنیولوجی اینڈ ہیلتھ سائینس، 83 فیصد نمبر (3) عاصم چوہدری، بیچلر آف کامرس، 80 فیصد نمبر (4) سلیمان داؤد، بی اے اکنامکس 80 فیصد نمبر

پوسٹ گریجوئیٹ

(1) عثمان احمد سید، سی جی اے (2) ڈاکٹر سید ناصر طاہر، ایم ایس سی ریڈئیشن سائنس میڈیکل فزکس، 89 فیصد نمبر (3) ملک فراز احمد، ماسٹر آف مینجمنٹ سائنسز، 88 فیصد نمبر (4) رضوان احمد، ماسٹر آف آرٹس چائلڈ سٹڈی اینڈ ایجوکیشن، 86 نمبر (5) اعزاز اللہ، ماسٹر آف انجینئر نگ میکینکل، 86 فیصد نمبر (6) فراض راجپوت، ماسٹر آف انجینئر نگ کیمیکل، 85 فیصد نمبر (7) یحییٰ خان، ماسٹر انجینئر نگ الیکٹریکل، 85 فیصد نمبر (8) محمد رضوان قمر، ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن، 80 فیصد نمبر (9) طاہر ملک، ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن اِن ایچ آر اینڈ گلوبل لیڈرشپ، 80 فیصد نمبر

نظارت تعلیم

۞ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے تحت پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے درج ذیل طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے اسناد اور گولڈ میڈلز حاصل کئے۔

(1) ولید مخدوم قیصر، او لیول، فروم ایڈیکسل، 4 اے سٹار پلس 6 اے (2) سعد احمد وڑائچ، اے لیول، فروم کیمبرج یونیورسٹی، 3 اے سٹار پلس 1 اے (3) ساجدہ نسیم، ایف اے جنرل گروپ گرلز، فروم بہاولپور بورڈ، سیکنڈ (4) ہلال حسنات مرزا، بی ایس کمپیوٹر انجینئر نگ، فروم کومساٹس، فرسٹ (5) اعجاز ظفر اللہ، ایم ایس سی میتھ میٹکس، فروم قائد اعظم یونیورسٹی، فرسٹ (6) احتشام نجیب چوہدری، گریڈ 12، 97 فیصد نمبر (7) عیسیٰ عبداللہ، ایم ایس سی پٹرولیم انجینئر نگ، فرام نیو میکسیکو انسٹی ٹیوٹ آف مائننگ اینڈ ٹیکنالوجی یو ایس اے، جی پی اے 87.3 نمبر

۞ مکرم عبد الباسط قمر بقاپوری صاحب، جماعت کینیڈا، عالمی مقابلہ مقالہ نویسی بسلسلہ صد سالہ جوبلی تقریبات روزنامہ الفضل 2013 میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر ایوارڈ کے حقدار قرار پائے۔ موصوف کو حضور انور نے اپنے دست مبارک سے سند خوشنودی عطا کی۔

۞ جماعت احمدیہ کینیڈا کے تحت یہاں ''حفظ القرآن اسکول'' بھی جاری ہے۔ اس اسکول سے سال 2016ء میں جن بچوں نے قرآن کریم کا حفظ مکمل کیا ہے ان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔ ان 9 طلباء کو شمار کر کے حفظ القرآن اسکول کینیڈا سے حفاظ کی کل تعداد 23 ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔

ان خوش نصیب بچوں کے نام درج ذیل ہیں:

(1) عزیزم حافظ راغب کھوکھر دورانیہ تین سال دو ماہ
(2) عزیزم حافظ ابصار احمد دورانیہ دو سال چار ماہ
(3) عزیزم حافظ جری اللہ خان دورانیہ دو سال پانچ ماہ
(4) عزیزم حافظ فراس احمد چوہدری دورانیہ دو سال پانچ ماہ
(5) عزیزم حافظ تفرید احمد ڈوگر دورانیہ دو سال چھ ماہ
(6) عزیزم حافظ ماہر احمد دورانیہ تین سال چھ ماہ
(7) عزیزم حافظ حزیم احمد دورانیہ تین سال چھ ماہ
(8) عزیزم حافظ طلحہ احمد دورانیہ تین سال چھ ماہ
(9) عزیزم حافظ فاران ہنجرا دورانیہ دو سال سات ماہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بج کر پینتالیس منٹ پر اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کی دنیا کا خیال ہے کہ مذہب کی حیثیت ثانوی حیثیت ہے اور اگر ہم نے ترقی کرنی ہے تو اس کے لئے مذہب سے ہٹ کر سوچنے کی ضرورت ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں اکثریت کا یہ خیال ہے کہ دنیا میں جو فساد برپا ہے اس کی وجہ مذہب ہے جبکہ خود یہ بھی تسلیم کرتے ہیں اور اسکولوں میں پڑھایا بھی جاتا ہے کہ انسان نے بنیادی اخلاق مذہب سے سیکھے۔ انسان کو متمدن اور با اخلاق بنانے میں مذہب کا ہاتھ ہے کسی فلسفہ دان کا نہیں۔ گویا کہ خود بھی یہ لوگ جو ایسے خیالات رکھتے ہیں ایک مخمصہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ایک طرف تو مذہب کے خلاف ہیں دوسری طرف یہ بھی تسلیم ہے کہ انسان کو با اخلاق بنانے میں ان لوگوں کا ہاتھ ہے جنہوں نے کہا کہ ہمیں اس تعلیم اور ان اخلاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے یعنی انبیاء۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا کو اخلاقی اقدار دینے میں مذہب کا بہت بڑا ہاتھ ہے یا انبیاء کا ہاتھ ہے۔ گو کچھ عرصہ بعد ان انبیاء کی تعلیم بھلائی جاتی رہی۔ کچھ اخلاق اور قواعد کو لوگوں نے یا ان کے سرداروں نے اختیار کر لیا کچھ کو چھوڑ دیا لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں انبیاء بھیجے جنہوں نے ان کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ ساتھ تمدنی ترقی میں بھی کردار ادا کیا اور انہی بنیادوں پر پھر عقل رکھنے والوں نے، سرداروں نے، لیڈروں نے بعض اخلاق اور اصولوں کو تو اپنا لیا لیکن روحانیت کو چھوڑ دیا۔ نتیجۃً مذہبی اور روحانی حالت میں ترقی کے بجائے تنزل ہوتا چلا گیا اور یہ تنزل ہر قوم میں مذہب کی تعلیم میں مذہبی علماء اور قوم کے سرداروں کے اپنے مفادات کی ترجیح کی وجہ سے آیا۔ انہوں نے مذہب کی تعلیمات کو ایک طرف کر دیا۔ اپنی ترجیحات اوپر لے آئے۔ نتیجۃً مذہبی تعلیم میں گراوٹ آ گئی ورنہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم تو ہر قوم کے لئے مختلف نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ میں نے ہر قوم میں نبی بھیجے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے انبیاء تو ایک ہی تعلیم لے کر آئے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اور آپس کے تعلقات کی بہتری۔ اکثر لوگ صحافی یا غیر مسلم سوال کرتے ہیں اسلام کے بارے میں تو انہیں میں یہی کہا کرتا ہوں کہ اسلامی تعلیم کا خلاصہ بھی یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلاصۃً ہمیں بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو اور اس سے محبت کرو اور اس کے بندوں کے حق ادا کرو اور ان سے شفقت کا سلوک کرو اور ہر مذہب نے یہی تعلیم دی ہے اور اسلام کی تعلیم اس معاملے میں سب سے بڑھی ہوئی اور اعلیٰ ہے۔ پس جب مذہب یہ ہے اور اسلام سب سے زیادہ اس تعلیم کا علمبردار ہے تو پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے فسادوں کی وجہ مذہب ہے اور خاص طور پر اس زمانے میں اسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی وجہ سے دنیا کی اس وقت فساد کی حالت ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم کی وجہ سے یہ حالت نہیں ہے ہاں ہم کہہ سکتے ہیں بعض مسلمانوں کے عمل کی وجہ سے بعض جگہ یہ حالت ہوئی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ صدی میں دنیا نے دو بڑی عالمی جنگیں دیکھیں۔ کیا ان کی وجہ مذہب تھا یا لیڈروں کی خواہشات اور سیاسی اور جغرافیائی حالات اور لالچیں تھیں؟ اس موجودہ زمانے میں بھی کونسا مسلمان ملک ہے جو انتہائی اعلیٰ قسم کے ہتھیار اور اسلحہ تیار کرتا ہو۔ یہ ترقی یافتہ ملک اور بڑی طاقتیں ہی ہیں جو انتہائی اعلیٰ پائے کے اعلیٰ معیار کے ہتھیار تیار کرتی ہیں اور پھر تیسری دنیا کے ملکوں کو اور مسلمان ممالک کو بیچے جاتے ہیں۔ حکومتوں کو بھی یہ سامان بیچا جاتا ہے اور حکومت مخالف گروہوں کو بھی یہ سامان بیچا جاتا ہے۔ میں نے تو جب بھی سیاستدانوں سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے یہی جواب دیا کہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن پھر وہ خاموش ہیں۔ اس کی کوئی justification نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر مسلمان ممالک لڑائیوں اور فساد کی جگہ بنے بھی ہوئے ہیں تو اس میں بڑی طاقتوں کا بھی ہاتھ ہے کیونکہ اسلحہ یا تو ان سے خریدا جاتا ہے یا مشرقی یورپ کے ممالک سے خریدا جاتا ہے اور سب کو پتا ہے لیکن نہیں روکتے۔ روک بھی کس طرح سکتے ہیں کیونکہ خود ہی بیچتے ہیں۔ اور جب کہو کہ فلاں حکومت کو تم اسلحہ بیچ رہے ہو اور وہ اسلحہ ایک چھوٹے سے ملک کے خلاف استعمال ہو رہا ہے اور ظلم کی وجہ بن رہا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔ ہمارا جو کاروبار ہے یہ قانونی ہے۔ چھپ کے نہیں بیچ رہے۔ اگر اسلام کہتا ہے کہ یہ جواب غلط ہے۔ الزام تو اسلام پر لگایا جاتا ہے لیکن اسلام کا معیار کیا ہے؟ اسلام یہ کہتا ہے کہ کوئی بھی کام چاہے وہ جائز ہو اگر غلط موقع پر ہو رہا ہے تو وہ ناجائز ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عمل صالح پر بہت زور دیا کہ حقیقی مؤمن وہی ہے جو جائز کام جائز موقع پر اور نیک نیت سے کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چند دن ہوئے مجھے یہاں ایک صحافی نے پوچھا کہ ہم نہ تو اسلام کی تعلیم جانتے ہیں نہ اس کی تفصیلات کا پتا ہے۔ تم کہتے ہو کہ اسلام ہی دنیا کے امن کی ضمانت ہے اور آجکل تو بالکل اس کے خلاف نظر آتا ہے۔ یہ کس طرح ضمانت ہے۔ میں نے کہا کہ تم نے سارے دنیاوی حربے استعمال

کر لئے ہیں لیکن امن قائم نہیں کر سکے۔ مسلمان بھی اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے اس لئے وہ بھی فساد کی حالت میں سے گزر رہے ہیں۔ اگر حقیقی امن قائم کرنا ہے پھر تو پھر اسلام کی تعلیم کہتی ہے کہ انتہائی اعلیٰ معیار کے انصاف پر قائم ہو جاؤ اور انصاف پر قائم ہونے کا ایک معیار قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ‌ ۚ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا‌ فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا‌ ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا (النساء 136) ’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔‘‘

پس یہ وہ معیار ہے جو ذاتی مفادات سے بالا ہو کر عدل و انصاف کرواتا ہے کہ صرف اپنے مفادات نہ دیکھو بلکہ حق بات کے لئے اگر اپنوں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے تو پرواہ نہ کرو۔ یہ ایک اصولی بات ہے جسے صرف انفرادی اور گھریلو سطح تک ہی محدود نہیں سمجھا جانا چاہئے بلکہ انسانیت کے وسیع تر مفادات کیلئے یہ اصول ہے اور اس کا پھیلاؤ ہونا چاہئے۔ ملکوں اور حکومتوں تک بھی اس کا پھیلاؤ ہونا چاہئے۔ یہاں کیا ہوتا ہے؟ اس وقت دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ وہ لوگ جو انصاف کے نام پر بڑے بڑے لیکچر دیتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں کہ اپنے مفادات کیلئے سب کام ہو رہے ہیں۔ ایک بڑی طاقت حکومت کی مدد کرتی ہے تو دوسری طاقت حکومت مخالف گروہوں کی مدد کرتی ہے تا کہ علاقے میں اپنی برتری قائم رہے۔ مثلاً سعودی عرب کو مختلف ممالک کی طرف سے کئی بلین ڈالرز کا اسلحہ بیچا گیا۔ اور یہ بھی پتا ہے کہ وہ یمن کے خلاف، ایک چھوٹے سے ملک کے خلاف صرف ان کو تباہ کرنے کیلئے استعمال ہو رہا ہے۔ پس یہاں مسلمان بھی باوجود اسلام کا دعویٰ کرنے کے خواہشات کی پیروی کے لئے عدل سے دور ہٹ رہے ہیں اور غیر مسلم طاقتیں بھی اپنے مفادات اور خواہشات کی تسکین کے لئے عدل سے دور جا رہی ہیں، انصاف سے دور جا رہی ہیں اور بدامنی پیدا کر رہی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا میں فساد کی حالت ہے۔ جن کو انصاف کی کرسی پر بٹھایا گیا ہے وہی انصاف کی دھجیاں اڑا رہے ہیں تو پھر مذہب کو اور خاص طور پر اسلام کو کیوں الزام دیتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی موقع ملے میں اکثر ان لوگوں کو کہتا ہوں کہ اگر تم انصاف کرو تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اسلام تو انصاف اور عدل کی اتنی تلقین کرتا ہے کہ اس جیسے معیار تو کہیں دیکھے ہی نہیں جا سکتے۔ اس وقت اسلامی تعلیم کے ہر پہلو کو تو بیان نہیں کیا جا سکتا تاہم میں قرآن کریم کی بعض آیات اس وقت پیش کروں گا جن میں اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کے معیار قائم کرنے، بے چینیاں دور کرنے، امن قائم کرنے کے معیار مقرر فرمائے ہیں اور یہی وہ تعلیم ہے جو دنیا کے امن کی ضمانت ہے۔ سورۃ مائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ‌ ۖ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا‌ ؕ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى‌ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ (المائدۃ:9) ’’کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔‘‘

یہ ہے وہ انتہاؤں کو پہنچا ہوا معیار۔ دشمنوں کی بات تو ایک طرف رہی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتیں تو اپنے معاہدوں کا بھی پاس نہیں کرتیں۔ ایک طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتی ہیں تو دوسری طرف اگر مفادات حاصل نہ ہوں تو نقصانات پہنچانے کیلئے منصوبہ بندی کرتی ہیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ملکی مفادات بہرحال پہلے ہیں اور ضروری ہیں۔ بیشک اس میں کوئی شک نہیں کہ ملکی مفادات مقدم ہونے چاہئیں لیکن پھر عدل کا تقاضا یہ ہے کہ جو بات ہے کھل کر دوسرے کو بتائی جائے اور واضح کیا جائے کہ اب ہمارا معاہدے پر قائم رہنا ممکن نہیں۔ یہ عدل ہے نہ کہ ظاہری دوستی کا نام ہو اور چھپ کے حملے بھی ہو رہے ہوں۔ نقصان پہنچانے کے منصوبے بھی کئے جا رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ عہد ایک امانت ہے اور اس کو پورا کرنا بھی ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم اس زمانے میں خوش قسمت ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ جنہوں نے ہماری صحیح رہنمائی کی ہے، جنہوں نے ہمیں بتایا کہ فسادوں کی بنیاد مذہب اور اس کی تعلیمات نہیں بلکہ فسادوں کی بنیاد مذہب اور خدا تعالیٰ سے دوری ہے۔ دینی مفادات کے حصول کیلئے، دینی تعلیمات کے حصول کیلئے اپنے مفادات سے بالاتر ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ اپنے مفادات کے حصول کیلئے عدل و انصاف سے ہٹی ہوئی حرکتیں کرو۔ اگر یہ کرو گے تو پھر تباہی ہے۔ چنانچہ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کیلئے ہو اور چاہئے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے۔‘‘

پھر ذرا تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے عدل کے بارے میں جو بغیر سچائی پر پورا قدم مارنے کے حاصل نہیں ہو سکتی فرمایا ہے۔ یعنی اگر صحیح طرح تم سچائی پر نہیں چلو گے تو عدل حاصل نہیں ہو سکتا۔ فرمایا کہ لَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا‌ ؕ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى یعنی دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو انصاف کرنے سے نہ روکے۔ فرمایا کہ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔

فرماتے ہیں کہ ’’آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستاویں، دکھ دیویں اور خونریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں جیسا کہ مکہ والے کافروں نے کیا تھا اور پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا۔ ان جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی قائم کیا ہے۔ اور انصاف اور راستی کے لئے وصیت کی ہے۔

فرماتے ہیں کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے۔ یہ تو ٹھیک بات ہے کوئی دشمن ہو اس سے آدمی کہیں موقع ملے تو اخلاق سے پیش آ جائے یا ظاہری اخلاق سے پیش آ جائے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل ہے اور فقط جواں مردوں کا کام ہے۔ اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردہ میں دھوکہ دے کر اس کے حقوق دبا لیتا ہے۔ مثلاً اگر زمیندار ہے تو چالاکی سے اس کا نام کاغذات بندوبست میں نہیں لکھواتا اور یوں اتنی محبت کہ اس پر قربان ہوا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا ہے۔ یہ نہیں کہ تم محبت کرو بلکہ اس کا ذکر کیا ہے کہ تمہاری محبت کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔ سچائی اور انصاف کو پیچھے نہیں چھوڑے گا تو وہی سچی محبت ہے۔ چھوٹے پیمانے پر دنیا دار انسان اپنے دائرے میں عدل سے دور جا کر یہ حرکتیں کرتا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ بڑے پیمانے پر حکومتیں یہ حرکتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ اپنی مخالف قوموں کو اس قدر دبایا جاتا ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ ویسے ملکوں سے ظاہری تعلقات بھی ہوتے ہیں۔ اگر تعلقات خراب ہو جائیں تو ان پر معاشی پابندیاں، اقتصادی پابندیاں لگا کر عوام پر اس کی وجہ سے ظلموں کی انتہا کی جاتی ہے۔ بچے بھوکے مرتے ہیں۔ کسی بھی قوم پر اگر اقتصادی پابندی لگائیں گے تو اس قوم کے بچے بھوکے مریں گے۔ اس قوم کے لوگ بیروزگار ہوں گے۔ ہسپتالوں میں علاج کی سہولتیں یا کم ہو جائیں گی یا بہت مہنگی ہو جائیں گی۔ مریض مرنے شروع ہو جائیں گے۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا یہ تھا اور یہ ہے کہ اگر کسی حکومت کو ظلم سے روکنا ہے تو حکومت کے خلاف کارروائی کی جائے جس کا پھر قرآن کریم نے حل بتایا ہے۔ اگر کوئی حکومت ظلم کر رہی ہے یا بین الاقوامی قوانین کو توڑ رہی ہے یا ہمسایوں کو تنگ کر رہی ہے، ان پہ حملے کر رہی ہے اور معاہدات کو توڑ رہی ہے تو اس کے خلاف کس طرح کارروائی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا‌ ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰٮهُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ‌ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ (الحجرات:10) اور اگر مؤمنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ظلموں سے ہاتھ روکنے کا یہ طریقہ ہے نہ یہ کہ بڑی حکومتیں صرف اپنی برتری حاصل کرنے کے لئے معاشی پابندیاں لگا دیں۔ یہ طاقتور قوموں کے مظالم ہی تھے جن کی وجہ سے لیگ آف نیشن ناکام ہوئی تھی اور دوسری جنگ عظیم لڑی گئی اور یہی حرکتیں اب UNO بڑی حکومتوں کے دباؤ پر کر رہی ہے اور UNO کی ناکامی بھی شروع ہو چکی ہے اور اب خود بھی UNO کے بعض سابق عہدیدار لکھنے لگ گئے ہیں کہ بے انصافی کی وجہ سے UNO اپنے مقصد میں ناکام ہو چکی ہے اور اس کے ثبوت ہم دیکھتے ہیں۔ دنیا کی حالت ہمارے سامنے ہے۔ روس کی فوجیں شام میں موجود ہیں اور عالمی جنگ کے خطرے بڑھتے چلے جا رہے ہیں بلکہ دو دن ہوئے لندن کے ایک مشہور اخبار ٹائمز نے غالباً editorial میں یہ بھی لکھا تھا کہ عالمی جنگ اور ایٹمی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس آیت میں بیشک مومنوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ظلم کے ہاتھ کو کس طرح روکنا ہے لیکن اصولی طور پر یہ ہدایت تمام قوموں کے لئے رہنما ہے کہ صلح کرواتے وقت اپنے فوائد اور مفادات کو سامنے نہ رکھا کرو بلکہ اصل مسئلہ کا فیصلہ کرواؤ۔ شاید UN نے جب سے قائم ہوئی ہے ایک آدھ معاملہ میں اس کی مثال قائم کی ہو کہ عدل سے اور انصاف سے کام لیا ہو اور فیصلہ کیا ہو لیکن عموماً یو۔ این بھی بڑی حکومت کے ہاتھوں میں کھلونا ہی بنی رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر دیرپا امن قائم کرنا ہے تو انصاف کے یہ اصول قائم کرنے ہوں گے ورنہ لکھنے والے یہ لکھنا بھی شروع ہو گئے ہیں اور میں عرصے سے اس بات کی طرف توجہ بھی دلا رہا ہوں کہ عالمی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے اور اس کے نتیجہ میں دنیا تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے اور اگر وہ جنگ ہوئی جس کا غالب امکان ہے کہ ایٹمی جنگ ہو گی تو پھر اللہ تعالیٰ پناہ دے۔ ہم اپاہج بچوں کی المناک نسل پیچھے چھوڑ کر جائیں گے۔ پس مذہب اور خاص طور پر اسلام تو یہ بتا کر ہوشیار کر رہا ہے کہ ہوش میں آؤ ورنہ یہ فتنہ و فساد تمہیں تباہ کر دیں گے۔ لوگوں سے کیا سلوک ہونا چاہئے اور دنیا کو انصاف سے بڑھ کر کیا دینے اور کیسا سلوک کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا میں مکمل انصاف قائم ہو۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ’’آپ کے اعمال کے متعلق یہ آیت جامع قرآن شریف میں ہے‘‘ کچھ حصہ پڑھ رہا ہوں اس آیت کا کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِيۡتَآئِ ذِى الۡقُرۡبٰى (النحل:91) یعنی خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ انصاف کرو اور عدل پر قائم ہو جاؤ اور اگر اس سے زیادہ کامل بننا چاہو تو پھر احسان کرو یعنی ایسے لوگوں سے سلوک اور نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی اور اگر اس سے بھی زیادہ کامل بننا چاہو تو محض ذاتی ہمدردی سے اور محض طبعی جوش سے بغیر نیت کسی شکریہ ممنون منت کرنے کے بنی نوع سے نیکی کرو۔ یعنی بغیر اس نیت کے کہ کوئی ہمارا شکریہ ادا کرے، ہمارا شکرگزار ہو تب بھی ان سے نیکی کرو۔ فرمایا ’’جیسا کہ ماں اپنے بچہ سے فقط اپنے طبعی جوش سے نیکی کرتی ہے‘‘ ایسی نیکی ہونی چاہئے‘‘ اور فرمایا کہ خدا تمہیں اس سے منع کرتا ہے کہ کوئی زیادتی کرو یا احسان جتلاؤ یا سچی ہمدردی کرنے والے کے کافر نعمت بنو اور اسی آیت کی تشریح میں ایک اور مقام میں فرماتا ہے وَيُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسۡكِيۡنًا وَّيَتِيۡمًا وَّاَسِيۡرًا‏ ۔ اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ لِـوَجۡهِ اللّٰهِ لَا نُرِيۡدُ مِنۡكُمۡ جَزَآءً وَّلَا شُكُوۡرًا (الدھر:9،10) یعنی کامل راستباز جب غریبوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں تو محض خدا کی محبت سے دیتے ہیں نہ کسی غرض سے دیتے ہیں اور وہ انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ یہ خدمت خاص خدا کیلئے ہے۔ اس کا ہم کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا شکر کرو۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں یا کہہ سکتے ہیں کہ اگر اسلام کی ایسی ہی اعلیٰ تعلیم ہے اور امن قائم کرنے اور عدل کے قائم کرنے کے اتنے اعلیٰ معیار ہیں تو پھر اسلام میں جنگیں کیوں لڑی گئیں یا اتنا فتنہ و فساد کیوں ہو رہا ہے؟ میں تو پہلے ہی اس بارے کہہ چکا ہوں کہ آجکل کے جو حالات ہیں وہ فتنہ و فساد مسلمان ملکوں میں اسلئے ہے کہ اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں ہے۔ اسکا بھی جواب میں پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں ’بعض لوگ‘ یعنی غیر مسلموں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ’بعض لوگ جن کو حق کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے۔‘ ایسے مخالفین جو مسلمانوں کے مخالف ہیں یا اعتراض کرنا چاہتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا کہ ’بعض لوگ جن کو حق کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے جب ایسی تعلیم سنتے ہیں تو اور کچھ نہیں تو یہی اعتراض کر دیتے ہیں کہ اسلام میں اگر ہمدردی کی تعلیم ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لڑائیاں کیوں کرتے وہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگ کئے وہ تیرہ برس تک خطرناک دکھ اور تکالیف پر

تکالیف اٹھانے کے بعد کئے اور وہ بھی صرف مدافعت کے طور پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک ان کے ہاتھ سے تکالیف اٹھاتے رہے۔‘ یعنی مخالفین اور دشمنوں کے ہاتھ سے۔ ’ان کے عزیز دوست اور یاروں کو سخت عذاب دیا جاتا رہا اور جور و ظلم کا کوئی بھی ایسا پہلو نہ رہا کہ مخالفوں نے ان کیلئے نہ برتا ہو یہاں تک کہ کئی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ان کے ہاتھ سے شہید بھی ہوگئے۔ اور ان کے ہر وقت کے ایسے شدید ظلموں سے تنگ آ کر بحکم الٰہی شہر ہی چھوڑنا پڑا۔ جب مدینہ منورہ کو تشریف لے گئے اور وہاں بھی ان ظالموں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ جب ان کے ظلموں اور شرارتوں کی بات انتہا تک پہنچ گئی تو خدا تعالیٰ نے مظلوم قوم کو اس مظلومانہ حالت میں مقابلہ کا حکم دیا اور وہ بھی اس لئے کہ شریر اپنی شرارت سے باز آ جاویں اور ان کی شرارت سے مخلوقِ خدا کو بچایا جاوے اور ایک حق پرست قوم اور دینِ حق کے لئے ایک راہ کھل جائے۔‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر اسلام میں جنگوں کی اجازت ہوئی تو کسی ظلم کے لئے نہیں۔ اگر آج کوئی مسلمان لیڈر یا لوگ اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ غلط ہے۔ ظلموں کیلئے کہیں جنگ کی اجازت نہیں ہے بلکہ ظلم کو ختم کرنے کیلئے ہے۔ آجکل بھی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ظلم کو ختم کرنے کے نام پر جنگیں ہوتی ہیں اور ان کو بڑا پسند کیا جاتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ عراق میں ظلم کو ختم کرنے کیلئے جنگ کی گئی تھی۔ اب کہتے ہیں کہ جنگ تو اسی لئے کی گئی تھی لیکن ہمیں غلطی لگی تھی اور ہم سے غلط کام ہوگیا۔ پھر لیبیا میں کہتے ہیں کہ ظلم کو ختم کرنے کیلئے جنگ لڑی گئی۔ اب کہتے ہیں یہ بھی غلطی تھی۔ اب شام میں جنگ لڑی جا رہی ہے تو اب دیکھتے ہیں اس کے ختم ہونے پر کیا جواب دیتے ہیں؟ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ حکومت صحیح ہوگی یا دوسرے صحیح ہیں لیکن اس ظلم کو ختم کرنے کا جو بھی طریق کار اختیار کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ لیکن بہر حال یہ ظاہر ہوگیا کہ جو کام ظلم کے ختم کرنے کیلئے کیا گیا تھا وہ اصل ظلم سے بڑھ کر ظلم ثابت ہوا۔ اسلام نے اگر کبھی جنگ کی اجازت دی تو تمام انسانیت کے حقوق قائم کرنے کیلئے دی۔ پہلی اجازت جو اللہ تعالیٰ نے جنگ کی دی وہ ان الفاظ میں دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُ (الحج:40) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے ہیں اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

پس تیرہ سال کے ظلموں کے بعد بھی جب دشمن باز نہیں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری جگہ مدینہ کی طرف جب ہجرت کر لی تو وہاں جا کر بھی ایک بڑی فوج اپنے بڑے ساز و سامان کے ساتھ حملہ آور ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب بہت ہوگیا۔ اب تم مسلمانوں کو بھی جنگ کا جواب، ظلم کا جواب جنگ سے دینے کی اجازت ہے تا کہ ظلم ختم ہو۔ تلوار کا جواب تلوار سے دینے کی اجازت ہے۔ ابھی تم تھوڑے ہو اور دشمن طاقتور ہے لیکن خدا تعالیٰ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم تھوڑے ہو اور تم شاید ظاہری سامان کے حساب سے طاقت نہیں رکھتے کہ دشمن سے لڑو لیکن اللہ تعالیٰ سب قدرتوں کا مالک ہے وہ تمہاری مدد کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے مدد کی۔ لیکن اس اجازت کے بعد بھی کھلی چھٹی نہیں دے دی بلکہ وجہ بھی بتا دی کہ جنگ اس وقت تک ہوگی جب تک یہ وجہ قائم ہے کہ جب تک تم پر ظلم ہو رہا ہے اور پھر یہ بھی کہ جنگ کر کے صرف تم نے اپنے حقوق قائم نہیں کرنے بلکہ دوسروں کے حقوق بھی قائم کرنے ہیں، غیر مسلموں کے حقوق بھی قائم کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ بِغَیۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ؕ وَ لَوۡ لَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعۡضَہُمۡ بِبَعۡضٍ لَّہُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذۡکَرُ فِیۡہَا اسۡمُ اللّٰہِ کَثِیۡرًا ؕ وَ لَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ (الحج:41) کہ وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر، لڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آزادیٔ حقوق کے لئے جنگ کرنے کی اجازت دی گئی۔ آزادیٔ مذہب کو قائم کرنے کے لئے جنگ کی اجازت دی گئی۔ اور وہ بھی اس صورت میں جب دشمن حملہ کرے تو اس کا جواب دو۔ عیسائیوں کی گرجوں کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا۔ اسی آیت میں یہودیوں کے معابد کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا، راہب خانوں کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا اور مساجد کی حفاظت کے لئے بھی کہا گیا۔ صرف یہ نہیں کہا گیا کہ مسلمان اپنی مسجدوں کی حفاظت کریں بلکہ ہر عبادت گاہ جو کسی بھی مذہب کی ہے اس کی حفاظت کریں۔ یہ نہیں کہ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے ہیں اور ملکوں پر فوجیں چڑھا دو۔ پس اسلام کی یہ خوبصورتی ہے اور اس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس طرح فرمائی ہے کہ ’’چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانے میں تھوڑے تھے اس لئے ان کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوتا ہے جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرت جماعت میں عزت میں مرتبت میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا۔‘

لوگ کیوں حملے کرتے ہیں؟ وہ سمجھتے ہیں بڑے دولت مند ہیں۔ ہم بڑی امیر قوم ہیں۔ ہم بڑی طاقت والے ہیں۔ ہمارے پاس مال بہت زیادہ ہے۔ ہم نے بڑی ترقی کر لی ہے۔ ہمارے بڑے کارخانے ہیں۔ ہمارے دنیا میں کاروبار سب سے زیادہ ہیں۔ ہمارے بنک بہت بڑے بڑے ہیں جنہوں نے دنیا کی معیشت پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ ہماری تعداد بہت زیادہ ہے ہمارا عزت اور مقام بہت زیادہ ہے۔ فرمایا یہ ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو برتر خیال کرتے ہیں۔ اُس وقت ایسے لوگ تھے جو کافر تھے۔ اس لئے انہوں نے صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آسمانی پودہ زمین پر قائم ہو یعنی اسلام پھیلے‘ بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا۔ ہر کوشش کر رہے تھے کس طرح ان کو نقصان پہنچایا جائے اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جائیں اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے۔ سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعب ناک صورت میں بیٹھ گیا تھا نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔‘ (یہ شرارتیں کر رہے ہیں شر پھیلا رہے ہیں فساد پیدا کر رہے ہیں ان کا مقابلہ نہ کرو۔) ’چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا تھا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گذر جائے اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں میں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں اور میں خدائے قادر ہوں ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا اور اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن شریف میں اب تک موجود ہے یہ ہے کہ اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُ۔ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ بِغَیۡرِ حَقٍّ۔ یعنی خدا نے ان مظلوم لوگوں کی جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے فریاد سن لی اور ان کو مقابلہ کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے جو مظلوم کی مدد کرے۔ مگر یہ حکم مختص الزمان والوقت تھا (اس وقت کے لئے مختص تھا ایک محدود اس زمانے کے لئے تھا جب یہ ظلم ہو رہے تھے) ہمیشہ کے لئے نہیں تھا بلکہ اس زمانہ کے متعلق تھا جبکہ اسلام میں داخل ہونے والے بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح کئے جاتے تھے۔‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آج اگر مسلمان بھی جہاد کے نام پر حملے کر رہے ہیں تو خودکش حملے کر رہے ہیں۔ یہ سب ظلم ہیں۔ اسلام اس کی قطعاً کوئی اجازت نہیں دیتا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یعنی ’اگر خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہ ہوتی کہ بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرتا (یعنی کہ ختم کرتا) تو ظلم کی نوبت یہاں تک پہنچتی کہ گوشہ گزینوں کے خلوت خانے ڈھائے جاتے اور عیسائیوں کے گرجے مسمار کئے جاتے اور یہودیوں کے معبد نابود کئے جاتے اور مسلمانوں کی مسجدیں جہاں کثرت سے ذکر خدا ہوتا ہے منہدم کی جاتیں۔‘

اگر ظلم اس حد تک نہ پہنچتا اگر ظلم کو روکا نہ جاتا تو پھر یہی ہونا تھا کہ اس ظلم کی وجہ سے عیسائیوں کے گرجے بھی گرائے جاتے یہودیوں کے معبد بھی گرائے جاتے مسجدیں بھی گرائی جاتیں۔

فرمایا کہ ’مسلمانوں کی مسجدیں جہاں کثرت سے ذکر خدا ہوتا ہے منہدم کی جاتیں۔ اس جگہ خدا تعالیٰ یہ ظاہر فرماتا ہے کہ ان تمام عبادت خانوں کا میں ہی حامی ہوں اور اسلام کا فرض ہے کہ اگر مثلاً کسی عیسائی ملک پر قبضہ کرے تو ان کے عبادت خانوں سے کچھ تعرض نہ کرے (ان کو نہ چھیڑو) اور منع کر دے کہ ان کے گرجے مسمار نہ کئے جائیں (گرجے گرائے نہ جائیں) اور یہی ہدایت احادیث نبویہ سے مفہوم ہوتی ہے کیونکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جبکہ کوئی اسلامی سپہ سالار کسی قوم کے مقابلہ کے لئے مامور ہوتا تھا تو اس کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے عبادت خانوں اور فقرا کے خلوت خانوں سے تعرض نہ کرے۔ (ان کو نہ چھیڑے) اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کس قدر تعصب کے طریقوں سے دور ہے کہ وہ عیسائیوں کے گرجاؤں اور یہودیوں کے معبدوں کا ایسا ہی حامی ہے جیسا کہ مساجد کا حامی ہے ہاں البتہ اس خدا نے ہاں البتہ اس خدا نے جو اسلام کا بانی ہے یہ نہیں چاہا کہ اسلام دشمنوں کے حملوں سے فنا ہو جائے بلکہ اس نے دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے اور حفاظت خود اختیاری کے طور پر مقابلہ کرنے کا اذن دیا ہے۔ دفاعی جنگ کی اجازت ہے اور حفاظت کے لئے اجازت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اسلام کی جنگوں کی اجازت کی یہ خوبصورتی ہے۔ لیکن اس اجازت میں بھی جو اصول و ضوابط اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں وہ بھی ایک سنہرا لائحہ عمل ہے۔ مذہبی آزادی کے قائم رکھنے کے لئے مزید فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ وَ قٰتِلُوۡہُمۡ حَتّٰی لَا تَکُوۡنَ فِتۡنَۃٌ وَّ یَکُوۡنَ الدِّیۡنُ لِلّٰہِ ؕ فَاِنِ انۡتَہَوۡا فَلَا عُدۡوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ (البقرة:194) اور ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اختیار کرنا اللہ کی خاطر ہو جائے۔ پس اگر وہ باز آ جائیں تو زیادتی کرنے والے ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی۔ یعنی وہ زیادتی کرنے والے باز آ جائیں تو پھر زیادتی نہیں کرنی۔ یعنی مذہبی آزادی کی اجازت ہے۔ جو بھی دین کو اختیار کرنا چاہتا ہے وہ اختیار کرنے کی اس کو اجازت ہے۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ’یعنی عرب کے ان مشرکوں کو قتل کرو یہاں تک کہ بغاوت باقی نہ رہ جاوے اور دین یعنی حکومت اللہ تعالیٰ کی ہو جائے۔ اس سے کہاں جبر نکلتا ہے اس سے تو صرف اس قدر پایا جاتا ہے کہ اس حد تک لڑو کہ ان کا زور ٹوٹ جائے اور شرارت اور فساد اٹھ جائے اور بعض لوگ جیسے خفیہ طور پر اسلام لائے ہوئے ہیں ظاہر بھی اسلامی احکام ادا کر سکیں۔‘ بعض ان ظالموں

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

’’یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کے خوف کی وجہ سے اسلام کا اظہار نہیں کر سکتے تھے تو اس لئے ان کے ظلموں کو روکو تا کہ ان میں دینی آزادی قائم ہو جائے۔ اگر کوئی مسلمان ہونا چاہتا ہے تو ہو جائے۔ 'اگر اللہ جل شانہ کا ایمان بالجبر منشاء ہوتا تو پھر جزیہ اور صلح اور معاہدات کیوں جائز رکھے جاتے۔' (قرآن کریم میں غیر مسلموں کے لئے جزیہ کے جو حکم ہیں، جنگوں میں صلح کے معاہدات کے لئے جو حکم ہیں ان کو کیوں رکھا جاتا؟)' اور کیا وجہ تھی کہ یہود اور عیسائیوں کے لئے یہ اجازت دی جاتی کہ وہ جزیہ دے کر امن میں آ جائیں۔' یعنی جو مسلمان حکومتوں کے under آتے تھے اور مسلمانوں کے زیرِ سایہ تھے وہ امن کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ۔ وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ (النحل:127) اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کیلئے یہ بہتر ہے۔ زیادتی پر صبر اور بات چیت کے ذریعہ سے مسئلہ کا حل کرنے کا حکم ہے لیکن اگر دشمن اپنی انتہا پر پہنچ گیا ہے تو پھر اس اصول کو مدّنظر رکھو کہ سزا اصلاح کے لئے دو، ظلم کیلئے نہیں۔ سختی کا جواب سختی سے اصلاح کے لئے دو لیکن جب معاملہ ختم ہو جائے تو پھر اپنا زیر نگیں کر کے پھر sanctions لگا کر ان پر ظلم نہ کرو۔ کیونکہ ظلم کے نتیجہ میں پھر بدامنی پیدا ہوگی، frustration پیدا ہو گی، بے چینیاں پیدا ہوں گی اور پھر ایک فساد برپا ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ (البقرۃ:191) اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ایک مؤمن کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ جب ہم اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں تو وہ اسی محبت کا اظہار ہے جو ایک مؤمن کو اللہ تعالیٰ سے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میری محبت چاہتے ہو تو حد سے زیادہ نہ بڑھو کیونکہ زیادتی سے پھر ظلم بچے دینے شروع کر دیتا ہے۔ ایک زیادتی کے بعد دوسری زیادتی شروع ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر اگلا بھی مقابلہ کرتا ہے اور دنیا کا امن برباد ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی مختلف جگہوں پر وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ 'یعنی خدا کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ لڑو جو لڑنے میں سبقت کرتے ہیں اور تم پر چڑھ چڑھ کر آتے ہیں مگر ان پر زیادتی نہ کرو اور تحقیقاً یاد رکھو کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔'

پھر آپ نے فرمایا 'اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ جو لوگ تمہیں قتل کرنے کے لئے آتے ہیں ان کا دفع شر کے لئے مقابلہ تو کرو مگر کچھ زیادتی نہ کرو۔'

پھر فرماتے ہیں کہ 'خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جس طرح اور جن آلات سے کفار لوگ تم پر حملہ کرتے ہیں انہی طریقوں اور آلات سے تم ان لوگوں کا مقابلہ کرو۔'

اب ظاہر ہے کہ اُن لوگوں کے اسلام پر حملے تلوار سے تھے۔ جو حملے آجکل اسلام پر ہیں وہ تلوار سے نہیں بلکہ قلم سے ہیں۔ اس زمانے میں جہاد کی باتیں کرتے ہیں تو اسلام کو ختم کرنے کیلئے اسلام پر تلوار سے حملہ نہیں ہو رہا۔ بلکہ دوسرے ذرائع سے ہو رہا ہے۔ لٹریچر ہے، دوسرے ذریعہ ہیں، میڈیا ہے۔ لہٰذا ضرور ہے کہ ان کا جواب قلم سے دیا جائے یا جو طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں اس طریقے سے دیا جائے۔ اگر تلوار سے دیا جاوے گا تو یہ اعتداء ہوگا۔ یہ ناجائز ہوگا۔ یہ زیادتی ہوگی جس سے خدا تعالیٰ کی صریح ممانعت قرآن شریف میں موجود ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ اسلام کے احکامات کی خوبصورتی ہے۔ یہ بہت ساری باتوں میں سے چند باتیں ہیں جو میں نے بیان کی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اسلام کی عدل اور انصاف اور دنیا میں امن قائم کرنے اور قائم رکھنے اور جنگوں کی اجازت اور ان کو روکنے کے مقصد اور جنگوں کے اصول و ضوابط کی جو تفاصیل ہمیں قرآن کریم نے بتائی ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر عمل سے ثابت ہوتی ہیں۔ جب دشمن شرارتیں کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فوج جو دشمن کی سرکوبی کے لئے بھیجتے تھے تو اسے یہ ہدایت فرما دیتے تھے کہ راہبوں کو، عورتوں کو، بچوں کو اور پادریوں کو اور ہر اس شخص کو کچھ نہیں کہنا جو تمہارے ساتھ براہ راست جنگ نہیں کر رہا۔ کوئی درخت نہیں کاٹنا۔ قیدیوں سے نرمی کا سلوک کرنا ہے اور یہی عمل خلفائے راشدین سے ثابت ہے۔ لیکن آج کل جب بمبارمنٹ ہوتی ہے تو بلا امتیاز ہسپتالوں میں مریضوں کو بھی مارا جا رہا ہوتا ہے، عمارتوں کے نیچے بچوں کو مارا جا رہا ہوتا ہے۔ کوئی کسی طرف سے ظلم ہو رہا ہے کوئی کسی طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ اب جو گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ ہے ان کھنڈرات میں سے بعض دفعہ چھوٹے چھوٹے دو دو تین تین مہینے کے بچے نکل رہے ہوتے ہیں۔ یہ ظلم کی انتہا ہو رہی ہے لیکن اسلام اس بات سے منع کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جسے ہمیں آجکل دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہاں صحافی نے مجھے سوال کیا تھا کہ کس طرح کینیڈین قوم کو پتا چلے کہ اسلام شدت پسند مذہب نہیں ہے اور کس طرح پتا چلے کہ آج دنیا کی اس بھیانک صورتحال کا حل اسلام میں ہے تو یہ کام یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کا ہے کہ دنیا کو بتائیں کہ اسلام تو محبت، پیار اور بھائی چارہ سکھاتا ہے اور اگر اسلام کے نام پر کوئی ظلم ہوتا ہے تو وہ اس کی تعلیم کے خلاف چل کر ہو رہا ہے۔ آج اگر دنیا کے بچاؤ کے لئے کوئی حل ہے تو اسلام کے پاس ہے۔ نہ ہی اسلام سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہے، نہ ہی اس خیال کو دل میں جگہ دینے کی ضرورت ہے کہ مذہب فتنہ وفساد کی وجہ ہے یا دنیا کا امن و سکون مذہب کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے۔ کسی مذہب نے فساد کی اجازت نہیں دی۔ آج اگر دنیا امن چاہتی ہے، اپنی بقاء چاہتی ہے اپنے بچوں کو اپاہج ہونے سے بچانا چاہتی ہے اور معذور پیدا ہونے سے بچانا چاہتی ہے تو اسلام احمدیت ہی اس کا حل ہے اور اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق جوڑنے میں ہی دنیا کی بقاء ہے۔ ہم نے ان کو بتانا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حق ہے۔ تم خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو تو تمہاری بقا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو بہت کوشش کی ضرورت ہے۔ بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ لیکن کوششیں بھی اس وقت کامیاب ہوتی ہیں، دعائیں بھی اس وقت قبول ہوتی ہیں جب ہمارے عمل بھی اس کے مطابق ہوں۔ پس ہر احمدی کو اپنے گھروں میں بھی انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے کام کی جگہوں پر بھی انصاف اور عدل قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے محلے اور شہر میں بھی اعلیٰ معیار انصاف اور عدل کے قائم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا دیکھے کہ یہ ہیں وہ لوگ جو دنیا کے حقیقی نجات دہندہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیروکار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو پتا لگے کہ یہی ہمارے حقیقی خیر خواہ ہیں اور دنیا کے امن کا مستقبل اب انہی لوگوں سے وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی آپ کو توفیق دے۔

حضور انور کا خطاب ایک بجکر 45 منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حاضری بھی سن لیں۔ امیر صاحب نے اس وقت جو figure دیا ہے وہ پچیس ہزار نو سو ساٹھ ہے۔ تیرہ ہزار دو سو اکاون مرد، بارہ ہزار سات سو نو عورتیں اور اس وقت یہاں بتیس ممالک کی نمائندگی ہو رہی ہے اور بیرون کینیڈا سے آئے ہوئے مہمانوں کی تعداد چار ہزار تین سو انیس ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسہ مبارک کرے اور آپ لوگوں نے جو کچھ یہاں سنا اور دیکھا اور سیکھا اس کو اللہ تعالیٰ آپ کے دل اور دماغ میں قائم بھی رکھے اور عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور خیریت سے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے گھروں میں واپس بھی لے کر جائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد ازاں مختلف گروپس نے باری باری دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ اور اپنی عقیدت اور فدائیت کا اظہار کیا۔ افریقن لوگوں نے اپنے مخصوص انداز میں '' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰه '' کا ورد کیا اور ان کے ساتھ سارے ہال نے بیک زبان ہو کر کلمہ طیبہ کو دہرایا۔ بعد ازاں خدام الاحمدیہ کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد عرب احباب نے دعائیہ نظم پیش کی اور خلیفہ وقت سے اپنی فدائیت اور محبت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد بنگالی احباب نے بنگلہ زبان میں ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد اطفال الاحمدیہ کے گروپ نے نظم پیش کی۔ آخر پر طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اِنِّی مَعَكَ یا مسرور کے الفاظ پر مشتمل ترانہ پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

آج جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں شامل حکومتی سرکردہ حکام اور دیگر مہمانوں کے لئے ظہرانہ (Lunch) کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کے اختتامی اجلاس میں شامل ہونے والے مہمانوں میں نودیپ بینز صاحب منسٹر سائنس و اقتصادیات، ڈیرل بریڈلی میئر بیلیز، سُرُ اینڈ رولیز لی وفاقی حکومت کے WHIP، جان ٹوری میئر آف ٹورانٹو، محمد فیاض ممبر قانون ساز اسمبلی صوبہ سسکا چوان، جگمیت سنگھ ڈپٹی لیڈر NDP پارٹی، جوڈی سُگرو ممبر آف پارلیمنٹ بلیک کریک، راب کیفر میئر براڈفورڈ، سونیا سدھو ممبر آف پارلیمنٹ بریمپٹن ساؤتھ، سورایا ممبر آف پارلیمنٹ مارکھم، شیرن ویبسٹر ایڈوائزر ٹو ایجوکیشن منسٹر جمیکا، اور اس کے علاوہ بعض اداروں کے ڈائریکٹرز، پرنسپلز، وکلاء، پروفیسرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ تقریب ظہرانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 459 تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس تقریب ظہرانہ میں شرکت فرمائی اور جملہ مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا تناول کیا۔ بعد ازاں بہت سے مہمانوں نے فرداً فرداً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا اور گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

انٹرنیشنل سینٹر کے اِیوینٹ مینیجر نے جماعت کینیڈا کے پچاس سال مکمل ہونے پر ایک کیک تیار کیا ہوا تھا اور اس کے اُوپر جماعت کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی کے بارہ میں لکھا گیا تھا۔

انتظامیہ کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کیک کے مختلف حصے کئے۔ بعد ازاں ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے پولیس کے اسکارٹ میں روانہ ہو کر چار بجے پیس ویلج تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شرع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 21 فیملیز کے علاوہ 31 مرد حضرات اور 11 خواتین نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 204 رافراد نے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا کی مقامی جماعتوں کے علاوہ پاکستان اور امریکہ سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات 9 بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مبلغ انچارج کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے 14 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ آخر پر

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور کے خطاب کے بعد مہمانوں کے تاثرات

جلسہ سالانہ کینیڈا پر جو مہمان تشریف لائے، انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب اور جلسہ سالانہ کینیڈا کے بارہ میں اپنے خیالات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ ان میں سے چند تاثرات یہاں پیش ہیں۔

☆ ریڈیو سدابہار کے میزبان راجہ اشرف صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان یا ہاتھ سے کسی دوسرے مسلمان کو نقصان نہ پہنچے۔ دیکھیں آج مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ سعودی عرب کو دیکھیں وہ دوسرے مسلمان ممالک کے ساتھ کیا کر رہا ہے؟ یہ کون سا اسلام ہے؟ اللہ نے تو یہ فرمایا ہے کہ لوگوں کے درمیان صلح کراؤ۔ اس میں اس کی ساری مخلوق شامل ہے۔ اللہ کو تو اپنی مخلوق پیاری ہے اس لئے اللہ کو تو وہی پسند آئے گا جو اچھا کام کرے گا۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفہ نے وہی تعلیمات بیان کیں جو قرآن نے فرمایا ہے اور جو اسلام بتاتا ہے۔

☆ ویژن آف پاکستان ٹی وی اینڈ اسلام ٹوڈے کے نمائندہ بشیر خان صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آخری پیغام جو خلیفۃ المسیح نے آج 26 ہزار سے زائد مسلمانوں کو دیا ہے وہ یہ ہے کہ امن کو پھیلانے اور امن قائم کرنے کی ذمہ داری ہم سب کی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے محبت اور عزت کے ساتھ رہنے کی تلقین کی۔ اس طرح ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے امن ہوگا۔

☆ بریمپٹن سے آئے ہوئے ایک مہمان Medd Dabnat صاحب نے کہا: جلسہ بہت اچھا رہا اور اس میں سب کو بتایا گیا ہے کہ امن پھیلاؤ۔

☆ ایک مہمان Shatab Dabnat صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اس امن کے پیغام کو پھیلانا نہایت ضروری ہے اور آج اس طرح کے راہنما کی دُنیا کو اس وقت خاص ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان Vindar Singh صاحب نے کہا: میرے لئے آج خلیفۃ المسیح کی تقریر بہت حیران کن تھی۔ میرے پاس اپنے جذبات کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔ نہایت بلند پایہ تقریر تھی اور آج مجھے جہاد کا صحیح مفہوم سمجھ آیا ہے۔

☆ میپل سے آئے ہوئے ایک مہمان چارمن ہولنس صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میری رائے میں آج امن اور رواداری کا پیغام بہت واضح تھا کہ ہم، لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف اور نرمی سے پیش آئیں اور انہیں کوئی تکلیف نہ دیں۔

☆ ایک ممبر آف پارلیمنٹ Judy Sgro صاحبہ نے جلسہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب سن کر کہا: خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب عین حالات کے مطابق تھا۔ خلیفہ نے تمام لوگوں کے سپرد ایک کام کیا ہے کہ وہ ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا پیغام ساری دنیا میں پھیلائیں اور اس سے بڑھ کر یہ بھی کہ مسلمان اور غیر مسلم اپنے تعلقات محبت کے ساتھ استوار کریں اور سب عدل اور انصاف سے کام لیں، کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو تیسری جنگِ عظیم ہوگی اور یہ بات بہت واضح نظر آرہی ہے۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب میں ہم سب کیلئے ایک اہم پیغام تھا۔ عوام الناس اور سیاست دان دونوں کو مل کر کام کرنا ہوگا جس سے دنیا میں امن اور سلامتی قائم ہوگی۔ ہم میں سے ہر ایک مسلمان اور غیر مسلم کو دوسروں تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ انتہاء پسند گروپوں کے اعمال کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ انتہاء پسند لوگ ہی ہیں جو اپنے مقاصد کیلئے دوسروں کو بدنام کر رہے ہیں۔

☆ وان شہر کے ڈپٹی میئر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت دلچسپ تھا۔ مجھے بہت پسند آیا۔ خلیفہ نے بتایا کہ جنگوں کا سبب مذہب نہیں ہے۔ مذہب تو صرف امن اور محبت کی تعلیم دیتا ہے نہ کہ جنگ کی۔ انہوں نے ہمیں بہت پُرحکمت نصیحت فرمائی ہے کہ اگر ہم محتاط نہ ہوئے تو تیسری جنگ عظیم کا خطرہ ہے، جو ایک ایٹمی جنگ ہوگی۔

☆ ایک چرچ ’’7 ڈے ایونجلسٹ‘‘ سے تعلق رکھنے والے مہمان آئن میکڈونلڈ صاحب نے کہا: آج میرا دل بہت خوش ہے کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں امن وسلامتی کے بارہ میں بتایا۔ اب ضروری ہے کہ لوگ جماعت احمدیہ کو پہچانیں۔ جو جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو۔ مسلمان وہ نہیں ہیں جو میڈیا لوگوں کو بتاتا ہے، اسلام کی حقیقی تعلیم تو بڑی پُرامن ہے۔

☆ ایک فوٹو گرافر اور گرافک ڈیزائنر رابعہ خان صاحبہ نے اپنے خیالات میں کہا: آج تک میں نے جتنی بھی تقاریر سنی ہیں، ان میں سے یہ سب سے بہترین تقریر ہے۔ خلیفہ نے محبت اور عدل و انصاف کے بارہ میں نہایت پُراثر انداز میں سمجھایا ہے۔ آج میرے ساتھ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ تقریر سن کر سب سمجھ میں آرہا تھا اور سیدھا دل میں اُتر رہا تھا۔

☆ میئر آف بیلیز سٹی ’’ڈیرل بریڈلی‘‘ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں خلیفہ کا خطاب نہایت پرزور تھا۔ مجھ پر اس خطاب نے گہرا اثر کیا ہے اور جس طرح انہوں نے بین الاقوامی معاملات پر روشنی ڈالی اس سے مجھے معلوم ہوا کہ خلیفۃ المسیح نہ صرف احمدیوں کیلئے ہدایت کا باعث ہیں بلکہ تمام دنیا کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے جو باتیں اپنے خطاب میں بیان فرمائیں ہیں مَیں انہیں کبھی بھول نہیں پاؤں گا۔

☆ بریمپٹن سٹی کونسلر ’’گرپریت ڈِھلوں‘‘ صاحب نے اپنے تاثرات میں کہا: خلیفہ صاحب کی صحبت میں بیٹھنا نہ صرف مسلمانوں کے لئے ایک خاصیت رکھتا ہے بلکہ سکھوں، عیسائیوں اور ہندوؤں اور ہر ایک مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے لئے خاص ہوتا ہے۔ اس طرح کے وجود کے قریب ہونا جو کہ ہمارے معاشرے میں اتنی زیادہ اچھائی اور تمام دنیا میں اتنی زیادہ خیر پھیلا رہا ہے میری زندگی کا ایک خاص موقع ہے۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر نہایت اعلیٰ تھی۔ صرف ان کو دیکھ کر ہی دل کو بشاشت محسوس ہوتی ہے۔ ان کی باتیں تو انسان کو تبدیل کر دیتی ہیں۔

☆ جرمن کونسلیٹ Peter Fahrenholtz نے حضور انور کی تقریر پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: مَیں نے آج تک اسلامی تعلیمات کے متعلق ایسا جامع خطاب نہیں سنا۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ حضوانور کا vision نہایت مثبت ہے۔ انہوں نے حقیقی اسلام کو بیان فرمایا جو کہ امن، عدل اور محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ خلیفہ کے ہر لفظ میں ایک حقیقت نظر آرہی تھی۔ کاش کہ دنیا کا میڈیا جتنا وقت عراق کے بغدادی اور isis کے پراپیگنڈہ کو دیتا ہے اگر امن کے اس سفیر کو دے تو دنیا میں حقیقی امن اور سلامتی قائم ہوسکتی ہے۔ موصوف نے کہا: خلیفہ کے ہر فقرہ میں سچائی جھلک رہی تھی اور دنیا میں امن کے قیام کیلئے ایک درد تھا جو کہ مَیں نے خود ان کے قریب بیٹھ کر محسوس کیا ہے۔ مَیں بے شک ایک سینئر ڈپلومیٹ ہوں اور دنیا بھر کے لیڈروں اور شخصیات سے ملا ہوں مگر ایسے عظیم وجود سے مجھے پہلی مرتبہ ملنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور مَیں ان کے اس پیغام کو جہاں تک ممکن ہوا آگے پھیلاؤں گا۔

☆ جنگ اخبار کے ایک کالم نویس آصف جاوید صاحب جو اقلیتوں کے حقوق کے بارہ میں لکھتے ہیں وہ حضور انور سے ملے اور کہنے لگے: مجھے یقین ہے کہ آپ کو پاکستان میں آپ کا کھویا ہوا وقار اور مقام واپس مل جائے گا۔ آپ میرے ساتھ وعدہ کریں کہ جب آپ کو یہ مقام مل جائے تو آپ ہم سب کے ساتھ عدل وانصاف کریں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ’’یہی تو مَیں نے کہا ہے کہ عدل وانصاف ہونا چاہئے۔‘‘ حضور انور کے استفسار فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ مَیں کراچی کا بدقسمت مہاجر ہوں۔ اس پر حضور انور نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ ’’پھر تو ہم برابر ہوئے اس فرق کے ساتھ کہ حکومت نے ہمارے خلاف قانون بنایا ہوا ہے۔‘‘ اس پر موصوف نے دوبارہ عرض کیا کہ آپ وعدہ کریں کہ جب آپ اقتدار میں ہوں گے تو ہم مہاجرین، سندھی، بلوچوں سے بھی انصاف کریں گے۔ موصوف نے کہا: جماعت احمدیہ جیسی جماعت دُنیا میں کہیں نہیں ہے اور آج جس طرح مَیں نے محسوس کیا ہے اس کیلئے الفاظ نہیں ہیں۔ مَیں بہت خوش ہوں۔

☆ Sir Andrew Leslie صاحب جو کہ وفاقی حکومت کے Whip ہیں اور فیڈرل منسٹر ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے فخر ہے کہ مَیں نے 35 سال کینیڈین آرمی کی وردی پہنی ہے۔ اس دوران مَیں دنیا کے بہت سے خطرناک علاقوں میں گیا۔ جہاں پر بھی گیا وہاں جماعت احمدیہ کے لوگوں نے بڑی محبت، لگن اور خدمت کا سلوک کیا۔ مَیں اپنی دل کی گہرائیوں سے آپ کا ممنون ہوں۔ آپ لوگ نہ صرف کینیڈا کے بہترین شہری ہیں بلکہ ساری دُنیا کے بہترین شہری ہیں۔ آپ سب پر خاص فضل ہے کہ ایسا شخص آپ کا امام ہے جو نہایت باوقار، باحکمت اور نفیس انسان ہے۔

☆ منسٹر آف سائنس اینڈ فنانس نَو دِیپ بینس صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج مجھے خلیفہ کا قرب حاصل کرنے کا بہت بڑا اعزاز ملا ہے۔ آج یہاں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور سیاستدان موجود ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی ایک اہمیت ہے۔ نہ صرف ان سب لوگوں کی نظر میں بلکہ سارے ملک میں آپ کی قدر ہے۔ آپ کی جماعت نے یہاں گزشتہ پچاس سالوں میں بہت ترقی کی ہے۔ آپ بہت ساری مساجد تعمیر کر رہے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کا مستقبل بہت روشن نظر آرہا ہے۔ موصوف نے کہا: اب تک کینیڈا میں 30 ہزار سے زائد پناہ گزین آچکے ہیں۔ اس ضمن میں جماعت احمدیہ نے بہت مدد کی ہے۔ بہت سارے شام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھروں میں لائے اور دوسروں کے رہنے کا انتظام کیا۔ مَیں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ لوگوں نے کینیڈا کا ساتھ دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اچھے اور ذمہ دار شہری ہیں۔

ایک مہمان جان ٹوری جو کہ میئر آف ٹورانٹو ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کی آمد ہمارے لئے ایک خاص موقع ہے کہ ہم اپنی روحانیت میں ترقی کریں اور جماعت احمدیہ کینیڈا میں تاریخی ترقیات کو منائیں۔ مَیں جلسہ سالانہ کے موقع پر خلیفۃ المسیح کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے کینیڈا میں پچاس سالہ قیام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خلیفۃ المسیح دنیا بھر میں امن اور سلامتی کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اس کا بھی میں نہایت ممنون ہوں۔ ہمیں چاہئے کہ خلیفۃ المسیح کی تمام باتوں کو اپنے دلوں میں خاص جگہ دیں۔ خاص طور پر جو آپ نے کل فرمایا تھا کہ سب انسانوں سے حسن سلوک کریں قطع نظر اس کے کہ ان کا مذہب کیا ہے۔ یہ بات ہمیں یاد رکھنی ہوگی۔ آپ نے ہمیں سکھایا ہے کہ امن کو دنیا میں قائم کرنے میں ہم سب کا ایک کردار اور ذمہ داری ہے۔ ان سب باتوں کو تمام کینیڈین پسند کرتے ہیں۔ ایک اور بات جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ جماعت کا نوجوانوں کو تعلیم دینا اور ان کو صحیح راستے پر رکھنا ہے۔ جماعت سکول اور تعلیمی اداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خوب محنت کرتی ہے تا کہ نوجوان کسی قسم کی مشکل میں نہ پڑیں۔ مجھے نہایت فخر ہے کہ آپ کا جلسہ یہاں ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ ایک ایسی جماعت ہیں جسکی پہچان انسانیت کی ہمدردی اور حقوق ادا کرنا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ کو مذہب کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں مشکلات کا سامنا ہے لیکن مَیں تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا میں آپکو محبت بھری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

☆ Marulim Iafrate بیان کرتی ہیں: جلسہ سالانہ میں شمولیت کا یہ میرا 9واں سال تھا۔ پچھلے جلسوں کے مقابلہ میں یہ سب سے اچھا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطاب کو سننے کے لئے بے تابی سے انتظار تھا۔ مَیں نے ہر ایک کو دوسرے سے ادب سے پیش آتے ہوئے دیکھا اور اس جلسہ کی اہمیت کا بھی سب کو احساس تھا۔ سیکورٹی کا نظام بہت اعلیٰ تھا۔ ساؤنڈ سسٹم بہت اچھا کام کر رہا تھا اور ویڈیو مانیٹرز بھی اعلیٰ قسم کے تھے۔ ترجمہ کے لئے ہیڈ سیٹ کے استعمال کو دیکھ کر میں بہت خوش ہوئی کیونکہ ان کے بغیر ہمارا جلسہ میں آنے کا مقصد پورا نہ ہوتا یعنی کینیڈین لوگوں کا حضور کا خطاب سننا۔ ہمیشہ کی طرح آپ مہمانوں سے بہت ادب اور احترام سے پیش آتے ہیں، اگرچہ ہم سب اس کے حقدار نہیں ہیں، ہم اس کے بہت مشکور ہیں۔ ہزاروں احمدیوں کو امن اور محبت کے حق میں سرشار دیکھ کر بہت اثر ہوا اور یہ منظر یورپ اور عرب میں negativity کے برعکس تھا۔ حاضرینِ جلسہ کے اتحاد کو دیکھ کر مجھے اطمینان محسوس ہوا۔

☆ ناجوا امین صاحبہ اسسٹنٹ منسٹر آف ٹرانسپورٹیشن اونٹاریو: جب میں پریمیئر کے ساتھ عورتوں کی طرف گئی تو بہت اچھا لگا۔ سب نے کھلے دل سے ہمارا استقبال کیا اور

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَکَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

محبت سے پیش آئے۔ جو عورتیں پریمیئر کا دورہ کروا رہی تھیں ،وہ سب ہی نہایت مؤدب اور خوش اخلاق تھیں۔

☆ ڈیب شولٹے ممبر آف پارلیمنٹ کنگ وان: ہمیشہ کی طرح ہی مَیں آج بھی بہت متاثر ہوا ہوں۔ جلسہ پر اتنے سارے رضا کار نظر آتے ہیں جو کہ اس جلسہ کو نہایت منظم طریق سے چلا رہے ہیں لیکن خلیفہ صاحب کا یہاں موجود ہونا ہمارے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ میرے اندازے کے مطابق آج یہاں 25ہزار سے زائد لوگ جمع ہیں اور اس لحاظ سے جلسہ کا منظم طریق پر چلنا رضا کاروں کی اَن تھک محنت کا نتیجہ ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہوتی ہے جو آپ کی کمیونٹی اس علاقہ میں کام کر رہی ہے۔ ہمارا ہسپتال جو انشاء اللہ پیس ولیج کے پاس ہی بنایا جارہا ہے آپ کی کمیونٹی نے شروع ہی سے اس میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں اس بات کا شکر ادا کر ہی نہیں سکتا کہ جس طرح آپ لوگوں نے شامی پناہ گزینوں کی ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعے ان کی ہر قسم کی مدد کی۔ ان کی رہائش کے علاوہ ہر قسم کی ضروریات کا پوری طرح خیال رکھا۔ نہ صرف یہاں بلکہ تمام دنیا میں ہیومینٹی فرسٹ انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہی ہے۔ میرے خیال میں آپ کی کمیونٹی نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتی ہے اُن کو بچپن سے ہی ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ ان کی سوچ اور عمل کا حصہ بنا دیتی ہے۔ پس یہ پورے کینیڈا کے لئے ایک مثال ہے۔

☆ گارنَٹ جینَس ممبر آف پارلیمنٹ شیروُڈ البرٹا۔ ڈپٹی منسٹر آف ہیومن رائٹس اور رِلیجن: باوجود اتنی بڑی تعداد کے یہ جلسہ ہر لحاظ سے نہایت کامیابی سے منعقد کیا گیا۔ میری ملاقات تقریباً ایک ماہ قبل خلیفہ صاحب سے لندن میں ہوئی تھی اور ان کی یہاں شمولیت نے اس جلسہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ان کی رہنمائی میں آپ کی جماعت کینیڈین معاشرہ میں خوب خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ انسانیت کی خدمت اور مذہبی رواداری آج ایسے مسائل ہیں جو ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ میں نے اس ضمن میں بہت کام کیا ہے۔ پاکستان میں جو آپ کو تکالیف کا سامنا ہے ان سے میں اچھی طرح واقف ہوں آپ کو معلوم ہے کہ کینیڈا میں ہم انسانیت کی خدمت اور ہر قسم کی آزادی کے قائل ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہم کینیڈین پوری دنیا کیلئے نمونہ بننا چاہتے ہیں خاص طور پر پاکستان جیسے ملک میں جو ناانصافی اور ظلم ہے اس کو دور کرنے کیلئے ہمیں بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔ خلیفہ صاحب سے ملاقات کا ایک بہت عمدہ تجربہ تھا۔ صرف آٹھ گھنٹے لندن میں رہا اور جماعت نے مجھے بہت ساری سیاست سے متعلقہ کتب دیں جس کے لئے میں بہت شکر گزار ہوں۔ خلیفہ صاحب سے مل کر اور بات کر کے بہت اچھا لگا۔

امرجیت سوہنی۔ منسٹر آف اِنفراسٹرکچر کینیڈا: السلام وعلیکم۔ اس جلسہ میں شامل ہونا میرے لئے باعثِ عزت ہے۔ میں البرٹا میں آپ کے بہت سے پروگرامز میں شامل ہوا ہوں۔ وہاں بھی آپ کی کافی مضبوط کمیونٹی ہے۔ میرے خیال کے مطابق جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی منظم اور مضبوط کمیونٹی ہے جو عدل و انصاف اور سلامتی کو فروغ دیتی ہے۔

☆ پیٹرک براؤن۔ لیڈر آف پرووینشل پارٹی: میں جلسہ پر کئی سالوں سے آرہا ہوں اور آپ کی جماعت کا اتنا منظم جلسہ دیکھ کر ہر بار دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس بار خلیفہ صاحب کے آنے سے جلسہ کی رونق دوبالا ہوگئی ہے۔ احمدیہ جماعت کے ساتھ ساتھ ٹورانٹو کے لئے بھی یہ فخر ہے کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔ جماعت احمدیہ نے کینیڈین معاشرے میں ہر طرح سے خدمات سرانجام دی ہیں۔ میرا جماعت کے ساتھ پُرانا تعلق ہے اور میں نے پاکستان جا کر شہدا کی فیملیوں کے ساتھ ملاقاتیں بھی کی ہیں۔ اس سب سے مجھے اس بات کا احساس ہوا ہے کہ کینیڈا جیسا ملک کس حد تک مذہبی آزادی اور رواداری کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ اپنے آپ کو اس ملک میں ہمیشہ خوش آمدید سمجھیں۔

☆ لیڈر این ڈی پی پارٹی۔ انڈریا ہورواٹ: میں جب بھی جلسہ پر آتی ہوں تو خوب فائدہ اُٹھاتی ہوں۔ خاص کر اس بات کی کہ خلیفہ صاحب کا انگریزی میں براہِ راست ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ان کی سب باتیں سننے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ نیز قرآن کریم کو خوبصورت قرأت سے بھی سننے کا موقع ملتا ہے۔ جلسہ پر بہت لوگ آئے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ لوگ کس روحانی معیار کے ہیں اور اس جلسہ سے کیا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ جماعت کے بارہ میں جب میں نے پہلی مرتبہ سنا تھا تو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے الفاظ سے تعارف ہوا تھا۔ یہ صرف الفاظ ہی نہیں ہیں بلکہ جماعت کی بے شمار خدمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسلم جماعت اونٹاریو کو ایک بہتر جگہ بنا رہی ہے۔ بعض اوقات لوگ بھول جاتے ہیں کہ کینیڈا جیسے ملک میں ان کو کتنی آزادی اور حقوق حاصل ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ ہمیشہ ان باتوں کو یاد رکھتی ہے۔

☆ ہرندر ملہی، ایم پی پی بریمپٹن سپرنگ ڈیل: کینیڈین پارلیمنٹ کیلئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ انہیں خلیفہ صاحب کو خوش آمدید کہنے کا موقع ملے گا۔ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ کے ہمارے اوپر پچھلے بیس سالوں سے کتنے احسانات ہیں۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ ہمارے حلقہ بریمپٹن میں جماعت ایک مسجد تعمیر کر رہی ہے۔

☆ شیرن ویبسٹر، کنگسٹن جمیکا، سینئر ایڈوائزر ٹو ایجوکیشن جمیکا: مجھے نہایت خوشی ہے کہ میں آج یہاں جلسہ پر آیا ہوں اور خلیفہ صاحب کا خطاب سنا ہے۔ اس پیغام کو میں اپنے ساتھ جمیکا واپس لے جاؤں گا۔ یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ آپ لوگ خواتین کو اپنی زندگیوں میں بہت سی اہم ذمہ داریاں دیتے ہیں۔ عمیر خان جو ہمارے ملک کے جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں ان کو میں نے آج صبح ٹی وی پر دیکھا جب کہ میں جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ لیکن ان کو دیکھ کر مجھے آج بھی یہاں آنے کا خیال آیا اور میں بہت خوش ہوا ہوں کہ میں نے یہ ایک اچھا فیصلہ کیا یہاں آکر۔ جماعت احمدیہ کا نظام نہایت منظم ہے ان کا پیغام امن و سلامتی کا ہے۔ یہ باتین میرے دل میں خاص جگہ رکھتی ہیں۔ آج مختلف معززین کے جماعت کے بارہ میں تاثرات سن کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کو کتنی مقبولیت حاصل ہے۔

☆ کرسٹی ڈنکن، منسٹر سائنس: جماعت احمدیہ کینیڈا جو خدمات کر رہی ہے ان کا میں شکر گزار ہوں۔ جماعت احمدیہ میری فیملی کی طرح ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ ان کے خلیفہ صاحب آج یہاں پر موجود ہیں۔

نیتھن فلپ سکوئر ٹورانٹو میں جماعت احمدیہ کینیڈا کا پچاس سالہ جشن منا کر بہت خوشی ہوئی۔ جماعت احمدیہ ہر مشکل وقت میں کینیڈا کا ساتھ دیتی ہے۔ چاہے وہ فورٹ میکمیری میں لگنے والی آگ کا افسوس ناک واقعہ ہو یا خدام الاحمدیہ کا ایک ملین پاؤنڈ زفوڈ غریبوں کے لئے جمع کرنا ہو۔ اس کے علاوہ خون کے عطیات کے کیمپس اور ہسپتال کی تعمیر کے اخراجات کی مدد وغیرہ بھی جماعت کرتی رہتی ہے۔ میں دلی طور پر امیر صاحب کینیڈا کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

☆ لاوٗرا البنیس، منسٹر آف امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ فار پرووِنس آف انٹاریو: اس جگہ پر آنا میرے لئے بہت خاص بات ہے۔ یہ ایک خاص تہوار ہے جو پچاس سالہ جشن منعقد کیا جارہا ہے کینیڈا مین اور چالیسواں جلسہ ہے۔ ہمارے درمیان خلیفہ صاحب موجود ہیں۔ پچھلی مرتبہ 2012 میں تشریف لائے تھے۔ میرے لئے یہاں پر آنا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو بہت خدمت کرنے والی ہے اور اس کی ایک مثال ہمیں فورٹ میکمری کے واقعہ کے دوران جماعت کی طرف سے بھرپور تعاون میں نظر آتی ہے۔ اسی طرح شامی پناہ گزینوں کے آنے پر جو اہم کردار جماعت احمدیہ نے اونٹاریو اور جی ٹی اے میں ادا کیا۔ ہم اس لحاظ سے بہت عزت کرتے ہیں کیونکہ یہ باتیں کینیڈین قدروں کے عین مطابق ہیں جیسا کہ آپ کا نعرہ ہے۔ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔‘‘

☆ سوین سپان۔ ایم پی لبرل پارٹی مسی ساگا لیک شور: یہ میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ ایک مرتبہ پھر میں جماعت کے جلسہ پر آئی ہوں۔ دوبارہ جماعت احمدیہ کے احباب سے ملاقات ہوئی اور زبردست جلسہ دیکھنے کو ملا۔ جلسہ میں انتظامی، کلچرل اور عدل ظاہری طور پر نظر آتا ہے۔ ہمارے اور آٹوا کے لئے یہ خوشی کا موقع ہے۔ جماعت احمدیہ ہمارے معاشرے کا اہم ترین حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ جو امن، اتحاد کا پیغام پیش کرتی ہے وہ ہمارے معاشرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ خلیفہ صاحب کا کینیڈا میں آنا نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے بلکہ تمام ملک کے لئے خاص بات ہے۔ ہمارا مستقبل کافی روشن ہے اگر ہم مل کر کام کریں جیسا کہ اس جلسہ پر جماعت احمدیہ نے کر کے دکھایا ہے۔

☆ اندرانا دوہارس۔ ایم پی پی ایسوسی ایٹ منسٹر ایجوکیشن: جماعت احمدیہ کے افراد میرے ساتھ جوش و جذبہ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ جلسے میں جیسے ہی خلیفہ صاحب تشریف لائے اس وقت خاص طور پر روحانی ماحول قائم ہوگیا تھا۔ خلیفہ صاحب کی موجودگی میں میرے لئے اسٹیج پر آنا بڑے اعزاز کی بات تھی جس کو میں بھی نہیں بھلا سکتی۔ جماعت احمدیہ کا شکریہ کہ یہ لوگ اتنی محنت سے اچھے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔

☆ اینڈریو لیزلی، فیڈرل گورنمنٹ وِپ: جماعت احمدیہ کے افراد بہت جذبے کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس پیمانے پر جلسہ منعقد کرنا ٹورانٹو جیسے شہر میں آسان نہیں ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ تمام کام رضا کارانہ طور پر ہو رہے ہیں۔ ہم شدت سے خلیفہ صاحب کا آٹواہ میں آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

☆ یاسمین رِتنسی، ایم پی ڈان ویلی ایسٹ: میں 2004ء سے جماعت احمدیہ کو جانتی ہوں۔ میری ذاتی ملاقات خلیفہ صاحب سے ہو چکی ہے۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کرتی ہوں۔ جماعت احمدیہ اسلام کی تعلیمات صحیح رنگ میں پیش کرتی ہے۔ خلیفہ صاحب کا عورتوں سے خطاب بہت اچھا لگا۔ خاص طور پر یہ بات کہ ایک ماں پورے خاندان کے لئے بطور بنیاد ہوتی ہے اور تمام معاشرے کو مضبوط بناتی ہے۔

☆ فرینسسکو سوربارا، ایم. پی وان: جماعت احمدیہ سے مل کر ہمیشہ اچھا لگتا ہے۔ بہت سارے طریقوں پر جماعت احمدیہ لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ جیسا کہ ہسپتال بنانا، غربا کو کھانا کھلانا، شامی پناہ گزین کی رہائش کا انتظام کرنا وغیرہ

☆ سلمہ زاہد، ایم پی سکاربرو سینٹر: جماعت احمدیہ نے کینیڈا میں بلکہ تمام دنیا میں بہت سی خدمات کی ہیں۔ پناہ گزین کی بات ہو یا فورٹ میکمیری کا حادثہ۔ جماعت احمدیہ ہمیشہ مدد کرنے میں پہل کرتی ہے۔

☆ نودیپ بینز، منسٹر آف انوویشن سائنس اینڈ اکونامک ڈیولپمنٹ: جلسہ پر لوگ جو اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہیں اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں نظر آتی ہے۔ جسٹن ٹروڈو کی طرف سے میں یہاں آیا ہوں۔ خلیفہ صاحب کو ان کا خاص سلام پہنچاتا ہوں۔ جماعت احمدیہ ہر مرتبہ تعاون میں اوّل ہوتی ہے۔

☆ جون ٹیری، میئر ٹورانٹو: جماعت احمدیہ سے میرا تعلق تیس سال سے ہے۔ انتہائی منظم جماعت ہے۔ کینیڈا میں کافی مساجد تعمیر کی ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ اہمیت ان کے جذبہ اور خدمتِ انسانیت میں نظر آتی ہے۔ نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ خلیفہ صاحب کے وجود میں ایک خاص کشش ہے جو کہ ہر کوئی محسوس کرتا ہے۔ جو کچھ بھی انہوں نے فرمایا ہے وہ کینیڈین ویلیوز کے مطابق ہے۔ اسلام کو بہت غلط سمجھا گیا ہے۔ اسلئے ان جلسوں کی وجہ سے اسلام کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

☆ راب کیفر، میئر آف بریڈفورڈ: جماعت احمدیہ کا بریڈفورڈ شہر کے ساتھ کافی گہرا تعلق ہے۔ نوجوان اپنا سالانہ اجتماع یہاں منعقد کرتے ہیں۔ میں اس اجتماع میں شامل ہوا ہوں اور ان کے انتظام کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔ جو پیغام خلیفہ صاحب نے دیا ہے اس کا ہم سب کو شکر ادا کرنا چاہئے۔ یہ بہترین پیغام ہے تمام دنیا کے امن کے لئے۔

☆ راج سندھو، کاؤنسلر آف بریڈفورڈ: پچھلے آٹھ سالوں سے جلسے میں شریک ہو رہا ہوں۔ رضا کاروں کی خدمت اور انتظامیہ کی محنت دیکھ کر ہمیشہ حیران ہوتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کو میں اپنے شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ جلد ہی بریڈفورڈ میں اپنا جلسہ منعقد کریں گے۔ بریڈفورڈ میں خلیفہ صاحب کی آمد کا انتظار ہے۔

☆ راج گریوال MP، بریمپٹن ایسٹ: الیکشن کے وقت مختلف گھروں میں لیف لیٹس دے رہے تھے۔ تب جماعت احمدیہ کے احباب ہمیں اپنے گھروں میں چائے کیلئے بلا لیتے تھے۔ پس مجھے اس جماعت کے ساتھ خاص پیار کا تعلق ہے۔ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام عین کینیڈین ویلیوز کے مطابق ہے۔ یہی کینیڈا کا مغز ہے۔

☆ کمل کھیر پارلیمنٹری سیکرٹری بریمپٹن ویسٹ: جماعت احمدیہ کو میں کئی سالوں سے جانتی ہوں۔ جماعت احمدیہ سے ہی کینیڈا مکمل ہوتا ہے۔ خلیفہ صاحب کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہونا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔

☆ بوب ڈلنی، ایم پی پی۔ مسی ساگا سٹریٹ میں

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وِلّے: سالانہ کیلنڈر مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد نہیں ہوتا۔ اس جلسے میں میں سولھویں مرتبہ شامل ہوا ہوں۔ خلیفہ صاحب کی آمد کی وجہ سے بہت لوگ جمع ہو گئے اس کے باوجود انتظام بہترین رہا۔ پارکنگ، ٹریفک اور سیکورٹی کی چیکنگ، تمام امور باوقار اور ایک منظم طریق کے ساتھ ہوتے رہے۔ یہی جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔ خلیفہ صاحب بالکل پوپ کی مانند ہیں۔ اگر کوئی مسلمان نہ بھی ہو پھر بھی ایسے وجود کے ساتھ ایک جگہ اکٹھا ہو کر خاص اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سب توجہ کرتے ہیں۔ کینیڈا بہت ہی خوش قسمت ہے کہ خلیفہ صاحب لمبے عرصے کے لئے آئے ہیں۔

☆سمیر دوسل، پریزیڈنٹ آف دِی کینیڈا پاکستان بزنس کاؤنسل: اس جلسہ میں کئی سالوں سے شریک ہو رہا ہوں۔ یہ تمام دنیا کو امن و سلامتی پر اکٹھا کرنے کا اچھا طریقہ ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ کینیڈا میں رہتے ہوئے اپنے تمام خیالات کا آسانی سے اظہار کر سکتے ہیں۔

☆سونیا سدھو، ایم پی بریمپٹن ساؤتھ: میں خلیفہ صاحب کے خطاب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ تمام باتیں ان کی خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر ہم سب امن سے رہیں پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ آپس میں فساد ہو۔ یہ ایک بہترین پیغام ہے۔ اکثر احمدی احباب میرے حلقے میں ہر قسم کی مدد کرتے ہیں۔ میرا تعلق امرتسر سے ہے۔ اس لحاظ سے میرا جماعت احمدیہ سے ایک خاص تعلق ہے۔

بنگلہ دیشی مہمانوں کے تاثرات

امریکہ سے جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر 91 افراد پر مشتمل بنگلہ دیش کے احمدی احباب کا وفد آیا تھا۔ یہ سب امریکہ کے مختلف علاقوں میں مقیم ہیں۔ ان میں سے 8 غیر احمدی زیر تبلیغ احباب بھی تھے۔ بعض غیر از جماعت نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

☆غازی شہید الرحمن صاحب بتاتے ہیں کہ: تمام زندگی یہ ملاؤں سے جھگڑتے رہے اور جو اسلام ان کو پیش کیا گیا اس نے ان کو سُنی مسجدوں سے دور رکھا۔ ان کی بیوی ایک نیک عورت ہیں۔ بیوی نے انہیں تاکید کی کہ آپ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر جائیں۔ اس جلسے پر آکر انہوں نے جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت محبت اور عزت دیکھی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے ساتھ میں اسلام کی طرف دوبارہ لوٹا ہوں۔ جلسہ کے آخری دن وہ سب لوگوں سے الگ ایک کرسی پر بیٹھے تھے اور ہجوم کی وجہ سے کھانے پر جانا پسند نہیں کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک خادم ان کے پاس آیا، انہیں کھانا اور پانی لا کر دیا۔ اس کا بھی انتظار کیا کہ وہ کھانا ختم کریں تا کہ وہ خادم ان کے کھانے کا ڈبہ پھینک سکے۔ اس واقعہ نے انہیں بہت متاثر کیا۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ جلسہ نے ان پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اور انشاءاللہ وہ جماعت میں جلد داخل ہوں گے۔

☆تمنّا تزرین صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ: وہ اپنی ذہنی طور پر معذور بیٹی کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کرنے آئی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ اس چھوٹی بچی کے سر پر شفقت سے پھیرا۔ حضور انور سے ملنے کے بعد اس بچی میں ایک خاص تبدیلی ظاہر ہوئی ہے۔ جب ان کی بیٹی واپس پہنچی تو اپنی فیملی کے افراد سے پہلی مرتبہ بولنا شروع کر دیا۔ یہ بات سب کے لئے حیران کن تھی۔ تمنا صاحبہ نے کہا ہے کہ اب وہ بیعت کی شرائط پڑھ رہی ہیں۔ صرف یہ بات ان کو بیعت کرنے سے روک رہی ہے کہ وہ یہ شرائط پوری نہیں کر سکیں گی۔

☆زبیر حسین صاحب کہتے ہیں کہ: وہ جلسہ سالانہ امریکہ میں بھی شامل ہوئے تھے۔ لیکن کینیڈا کے جلسہ پر آ کر مجھے زیادہ خوشی محسوس ہوئی کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ اس بات پر تجسس رکھتے تھے کہ ایک جماعت کے انٹرنیشنل لیڈر کیسی طبیعت کے مالک ہوں گے۔ حضور انور کو دیکھ کر ان کی حیرانی کی حد نہ رہی کہ حضور انور اس قدر عاجز انسان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''وہ ایک سادہ طبیعت کے انسان ہیں لیکن ان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایک بڑے لیڈر ہیں۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ حضور انور اپنے تمام افعال میں اللہ تعالیٰ کو اوّلیت دیتے ہیں۔

☆فیصل احسن صاحب کہتے ہیں کہ: حضور انور سے ملاقات کر کے انہیں بہترین روحانی تجربہ ہوا۔ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ حضور انور نے تصویر کے دوران ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ اب وہ مقامی احمدی مسجد میں باقاعدگی سے جائیں گے۔

☆شاہدہ امان صاحبہ بتاتی ہیں کہ: جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی اور حضور انور نے ان کو تصویر کے لئے پاس بلایا تو ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ حضور انور کی تقاریر سے بہت متاثر ہوئیں کیونکہ یہ اردو سمجھتی ہیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا ماحول بہت ہی روحانیت سے پُر تھا اور عمدہ تقاریر تھیں۔

سیریا کے احمدی احباب کے تاثرات

جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر سیریا سے وہ احمدی احباب جو حال ہی میں کینیڈا تشریف لائے اور پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے ان کے تاثرات۔

☆مکرم حسین عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ: جلسہ سالانہ میں گزارے ہوئے لمحات میری زندگی کے خوبصورت ترین لمحات ہیں۔ میں ٹی وی پر مختلف جلسہ سالانہ دیکھا کرتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ خدایا کبھی مجھے بھی حضور انور کے ساتھ ایسے جلسے میں شرکت کی توفیق عطا فرما۔ لیکن میں سوچ نہیں سکتا تھا کہ میری دعا اتنی جلدی قبول ہو جائے گی اور خدا تعالیٰ مجھے اس سے بہت زیادہ عطا کرے گا جتنا میں نے مانگا تھا۔ میں جلسہ سالانہ کے اسٹیج کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ میری آنکھیں حضور انور کے چہرہ پر مرکوز تھیں۔ اور ایسے میں ان مشکل ایام کی ان اذیت ناک لمحوں کی داستان میری آنکھوں کے سامنے آ رہی تھی جو کہ میں نے سخت حالات میں شام اور ترکی میں گزارے۔ اور اس وقت میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا اور میں نے کہا کہ ایک وہ اذیت ناک دن تھے اور ایک یہ دن ہیں۔ میں حضور انور کے سامنے بیٹھا ہوں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور حضور انور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

☆مکرمہ ریم مصطفیٰ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ: جلسہ اتنی بڑی تعداد کے باوجود بہت زیادہ باترتیب اور منظم تھا۔ مجھے سب سے زیادہ اس روحانیت کا احساس ہوا جو لوگوں کے چہروں پر نظر آ رہی تھی۔ ہم ان تمام لوگوں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس جلسہ کے کامیاب انعقا، تقاریر کے ترجمہ اور دیگر کاموں میں حصہ ڈالا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری روحانیت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

☆مکرمہ سلمہ الجبولی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ سالانہ کے نظم وضبط اور انتظام کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جماعت ایک جسم کی طرح متحد اور ایک دوسرے کے تعاون سے عبارت ہے۔ ہم ٹرانسپورٹ کے شعبہ کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمیں جلسہ پر لانے اور گھر واپس چھوڑنے کا احسن رنگ میں انتظام کیا۔ جلسہ میں مختلف ممالک، مختلف اقوام اور مختلف رنگوں کے افراد مل کر صرف ایک ہدف کیلئے کام کر رہے تھے اور وہ یہ کہ اسلام اور امن کا پیغام دنیا تک پہنچایا جائے۔

☆ایک سیرین احمدی دوست احمد درویش صاحب لکھتے ہیں کہ یہ میرا پہلا جلسہ تھا۔ میں نے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اب میں اس اسلام میں داخل ہوا ہوں جو سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ حضور انور کو دیکھ کر میرے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور میں بچوں کی طرح رونے لگتا ہوں۔ مجھے زندگی میں پہلی بار یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرا دل اور عقل میرے اختیار میں نہیں ہے۔ اس موقع پر میری زندگی میں سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور انور کی اقتداء میں میری نماز خشوع وخضوع اور تضرع سے معمور ہو گئی ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ مجھے اس زمین پر سب سے اتقیٰ انسان کے پیچھے نماز ادا کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔ میں ایک کینیڈین مہمان کو بھی لے کر آیا تھا۔ Gord Simpson نامی یہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ آیا تھا۔ یہ شخص پہلے عیسائی تھا لیکن اب ملحد ہو گیا ہے۔ جلسہ میں شرکت کے بعد اس نے کہا کہ میں نے زندگی میں کبھی محبت، بھائی چارہ اور امن وسلام کے بارہ میں اس طرح کا مخلصانہ اور سچا کلام پہلے کبھی نہیں سنا اور مجھے اس طرح کے اسلام کے بارہ میں جان کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

☆ایک سیرین دوست فراس الشعلان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلی بار جماعت کے کسی جلسہ میں شرکت کی ہے۔ اتنے لوگوں کو دیکھ کر میں حیران وششدر رہ گیا، پھر یہ لوگ صرف کینیڈا سے ہی نہیں بلکہ مختلف ملکوں اور علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ نیز یہ کسی ایک قوم سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ مختلف رنگوں اور قوموں سے انکا تعلق تھا۔ اسی طرح جلسہ میں نئی ٹیکنالوجی کا استعمال اور اسکے اعلیٰ انتظامات اور حاضرین کا مختلف امور میں انتظامیہ کی ہدایات کا پاس کرنا اور اطاعت کا مظاہرہ کرنا نہایت ایمان افروز تھا۔ اور جو چیز میرے لئے سب سے بڑی خوشی کا باعث ٹھہری وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا دیدار اور آپ کے خطابات سے تینوں دن مستفیض ہونا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ حضور انور کے خطابات اور آپ کا کلام زخموں پر مرہم رکھنے والا تھا اور اس زمانے کی ضرورت کے عین مطابق تھا۔ حضور انور نے کس طرح گہرائی میں جا کر ان امور کے بارہ میں بات کی جن کی آج کے معاشرہ میں ہمیں ضرورت ہے۔ مثلاً عورتوں کو خطاب فرماتے ہوئے حضور انور نے جو یہ فرمایا کہ بچوں کی تربیت کی بنیادی ذمہ داری عورت کی ہے اور اسے چاہئے کہ وہ اولاد کو اعلیٰ اخلاق سکھانے اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی محبت کا بیج بونے کی کوشش کرے

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11/ مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/ مارچ 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works
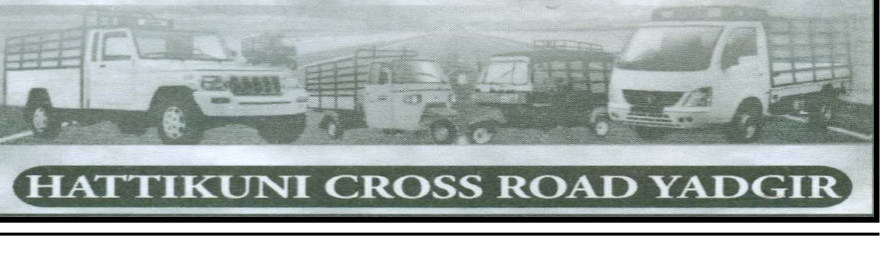
HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

اور بچیوں کو باوقار اور باحجاب لباس پہننے کی عادت ڈالے اور اس بارہ میں خود اپنا نمونہ پیش کرے تو اسکا اجر و ثواب جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے اجر او ثواب کے برابر ہوگا۔ اسی طرح حضور نے عورت کے شرعی لباس کی حدود کا بھی ذکر فرمایا جو غیر معمولی طور پر مفید تھا۔

☆ اکرم الجبولی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اہل خانہ اور بچوں کے ساتھ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ باوجود اس کے کہ ہم احمدی ہیں اور ہمیں کسی قدر اس جلسہ کا اندازہ تھا لیکن جب ہم جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ہمیں روحانیت، خشوع اور خوشی کا ایک عجیب احساس ہوا۔ اسکی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ سالہا سال سے ہم اس دن کیلئے خواب دیکھ رہے تھے اور یہ خواب اس جلسہ میں پورا ہوگیا جب حضور انور کو اپنے سانے دیکھا۔ آپ تو نور علی نور ہیں۔ ہمارے بچے بھی بہت پُرجوش اور جذباتی ہو گئے اور آگے بڑھ بڑھ کر حضور انور کو دیکھنے کیلئے مشتاق تھے۔

☆ احمد جبر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے جلسہ میں حضور انور کو پہلی بار دیکھا تو ایک لمحہ کیلئے محسوس ہوا کہ شاید یہ کوئی خواب ہے کیونکہ وہ محبوب جسے ہم صرف ٹی وی پر دیکھتے تھے اب ہم اور وہ ایک ہی مجلس میں تھے اور مجھے ایسے لگا جیسے ہم سب جلسہ کے شرکاء یک جان ہیں۔

☆ سیرین احمدی محمد الحاج عبد اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے تین دن ایسے تھے جن کو زندگی بھر نہیں بھلایا جاسکتا۔ دنیا کی سب سے اعلیٰ جماعت کے ہزاروں افراد کینیڈا میں اس دور میں بہترین انسان کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔ جلسہ کے انتظامات، استقبال، ہر ضروری چیز کی فراوانی حتی کہ بچوں کی اچھل کود کو بھی مدنظر رکھ کر مختلف انتظامات کرنا غیر معمولی تھا۔ جلسہ نہایت مناسب مقام پر ہوا۔ جلسہ کا ماحول محبت اور اخوت کے جذبات سے پر تھا۔ ہزاروں افراد کو بلانا اور ان کے نقل وحمل اور کھانے کا انتظام کرنا بذات خود ایک غیر معمولی امر ہے۔ حضور انور کے خطابات اور جلسہ کے دیگر خطابات اور انکا ترجمہ بہت اچھا تھا۔ میں نے ایک صحافی ٹیم اور ایک مسلمان فیملی کو دعوت دی تھی وہ سب جلسہ کے حسن انتظام کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور انہوں نے خصوصی طور پر حضور انور کے آخری دن کے خطاب کو بہت پسند کیا۔ احمدیوں کی اپنے امام کیلئے محبت ان مہمانوں کیلئے حیران کن امر تھا۔

☆ مکرم عبد القادر عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلی بار دیکھا کہ جلسہ کا کتنا بڑا کام ہوتا ہے اور کیسے ہر کارکن اپنے شعبہ میں شہد کی مکھی کی طرح بغیر کسی شور اور مشکلات پیدا کئے کام کرتا جاتا ہے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ اسے خدمت کا موقع دیا جائے۔ خصوصاً جب انہیں پتہ چلتا کہ میں عربی ہوں تو میرے ساتھ غیر معمولی اہتمام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ یہ خلافت کی برکات اور حضور انور کی دعاؤں کی برکت ہے۔

میڈیا کوریج

آج کے دن بھی جلسہ سالانہ کے حوالہ سے اخبارات نے کوریج دی۔

جلسہ سالانہ میڈیا نیوز رپورٹ (9؍اکتوبر 2016)

☆ آن لائن اخبار دی نیوز مسی ساگا جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 30 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 9؍اکتوبر 2016 کی اشاعت میں لکھا:

احمدیہ خلیفہ کی انتہا پسند نام نہاد علما پر تنقید

خلیفہ احمدیت نے بتایا کہ مسلمانوں کے انتہا پسند نام نہاد علما اسلام کی حقیقی تعلیم سے منہ پھیر کر لوگوں کو وعظ کرتے ہیں۔ اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں کہ خودکش حملے کئے جائیں، لوگوں کا بے جا قتل کیا جائے اور دیگر وحشیانہ سلوک لوگوں سے کیا جائے۔ اگر مسلمان اسلام کی سچی تعلیم پر عمل کریں گے تمام مسائل کا آپ ہی خاتمہ ہوجائے گا۔ ان مسائل کا پہلا حل یہ ہے کہ نام نہاد علما کے خلاف سخت اقدام اور کارروائی کی جائے۔ افسوس کی بات ہے کہ چند لوگوں کے بدفعل کو اسلام کی تعلیم کہا جاتا ہے۔ اس کو حل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اسلام کی سچی تعلیم کی تبلیغ کی جائے۔

☆ آن لائن اخبار دی ٹائمز کالنسٹ جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 ہزار ہے، اس نے اپنی 9؍اکتوبر 2016 کی اشاعت میں لکھا:

ٹورانٹو کے بڑے مسلم جلسہ میں سیرین پناہ گزینوں کی شرکت

کئی صد سرین پناہ گزین نے پہلی مرتبہ مذہبی آزادی کا فائدہ لیتے ہوئے مسی ساگا میں ایک جلسہ میں شرکت کی۔ دور دراز علاقوں سے ان کی آمد ہوئی، یہاں تک کہ کیلگری سے بھی ایک فیملی جلسہ پر آئی۔ ایک رفیوجی نے بتایا کہ یہ سب تو ہم ٹی وی پر دیکھتے تھے۔ اس جلسہ میں خود شامل ہو کر ممکن نہیں کہ میں اپنی خوشی کا اظہار کر سکوں۔ ان صاحب نے مزید کہا کہ جو ملٹی کلچر اور مذہبی رواداری انہوں نے یہاں تجربہ کی ہے، ایک لمبا عرصہ سے انہیں یہ شام میں نہیں ملی۔

جماعت احمدیہ کے نمائندہ، صفوان چوہدری صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ پر پاکستان میں طرح طرح کی سختیاں کی جاتی ہیں فقط اسلئے کہ قرآن کریم کی عام مسلمانوں سے ہٹ کر تاویل کرتے ہیں۔ شام میں بھی احمدیوں پر اس وجہ سے ظلم کئے جاتے ہیں۔ اس پہلو سے شام سے آنے والوں کیلئے یہ جلسہ خاص اہمیت رکھتا ہے اور ان کیلئے یہ مذہب کی آزادی منانے کا ایک خاص موقعہ ہے۔

☆ روزنامہ دی گلوب اینڈ میل جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 3,46,000 ہزار ہے، نے جو خبر شائع کی، یہی خبر اور بہت سے اخباروں میں بھی شائع ہوئی۔ جن کے نام یہ ہیں: سی ٹی وی نیوز، سکوامشن چیف، سی پی 24، میٹرو نیوز، ٹورانٹوسن، کینیڈا اسٹینڈرڈ، بے ٹوڈے، ان سائڈ ٹورانٹو، کیمبرج ٹائمز، دی گارڈین، دی ریکارڈ، بریمپٹن گارڈین، نیوز مینیٹوبا، نیاگرادِس وِیک، پیری ساؤنڈ، مائی کاوارتھا، وِنِن پیگ فری پریس، کنگسٹن ریجن، آور پرتھ، اورنجول، مسکوکا ریجن، ہیملٹن نیوز، ان سائڈ ہالٹن، گیلف مرکیوری، یارک ریجن، ان تمام اخباروں کے پڑھنے والوں کی تعداد ایک محتاط اندازہ کے مطابق 15 لاکھ 10 ہزار ہے۔

☆ یارک ریجن نے اپنی 9؍اکتوبر 2016 کی اشاعت میں لکھا:

سیرین رفیوجی فیملی کینیڈا میں آزادی کی شکر گزار

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کینیڈا میں Thanks Giving Weekend منایا جارہا ہے۔ لیکن اس سیرین فیملی نے انوکھے طریق سے اسکو منایا۔ ٹرکی کے گوشت کی جگہ بٹر چکن تھا اور پمکن پائی کی بجائے میٹھی کھیر تھی۔ اس سیرین فیملی نے کینیڈا کے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کی۔ الحاج عبد اللہ کی شکر گزاری کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ بتاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں خلیفہ کا مقام بحیثیت پوپ کے ہے اور ہم کبھی تصور نہیں کر سکتے تھے کہ آپ شام تشریف لائیں گے۔ لیکن کینیڈا کے ملک میں اُن سے ملاقات ہوگی، چونکہ یہ ایسا ملک ہے جو انسانی حقوق اور مذہب کی آزادی کا خاص خیال رکھتا ہے۔

30؍اپریل 2013 کو الحاج عبد اللہ کے شام میں حالات کا ذکر اور ان کا ترکی سے بذریعہ ہیومنٹی فرسٹ کینیڈا میں آنا اور احمدی اور غیر از جماعت لوگوں نے ان کی مدد کی اور اب وہ کینیڈا میں مطمئن ہیں اور جب اتوار کو حضور نے اختتامی دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو اپنے بچوں کی بجائے والدین کی خیریت کیلئے دعا نکلی جو ابھی بھی شام میں ہیں۔

☆ آن لائن اخبار لنکا ویب Lanka web جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 9؍اکتوبر 2016 کی اشاعت میں لکھا:

ایک دن ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے

7؍اکتوبر 2016 کو جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے پریس کانفرنس میں شمولیت اختیار کی۔ اس موقعہ پر حضور سے دنیا بھر میں امن اور دہشت گردی کے خاتمہ کے ضمن میں سوال کیا گیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اس سال جماعت احمدیہ کینیڈا، کینیڈا میں 50 سال پورے ہونے کا جشن منارہی ہے اور جماعت احمدیہ کینیڈا نے مجھ سے درخواست کی کہ میں بھی اس میں شامل ہوں۔ امن قائم کرنے کے موضوع پر بات کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا اسلام ہر شکل وصورت میں دہشت گردی اور انتہا پسندی سے منع کرتا ہے، اسلئے خودکش حملوں، سرقلم کرنا اور معصوم لوگوں کی جانیں لینا اسلامی تعلیمات کے مخالف ہیں۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم تمام اکناف عالم میں پھیلا رہے ہیں۔

حضور انور نے محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کہ متعلق کئے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: ''اس پیغام کی اہمیت اور ضرورت دنیا کے آج کل کے حالات میں واضح ہے کیونکہ فسق وفجور دنیا کہ اکثر حصوں میں پھیل چکا ہے۔ لہٰذا یہ پیغام نہ صرف مسلمانوں کیلئے ہے بلکہ دنیا کہ تمام لوگوں کیلئے ہے۔ آج کل کے معاشرے میں ہمیں ہمدردی، رحم دلی کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے کی ضرورت ہے۔''

دوران گفتگو حضور انور نے انتہاء پسند علماء کے متعلق فرمایا کہ ''ان علماء نے اسلامی تعلیمات میں بگاڑ پیدا کردیا ہے۔''

جب حضور انور سے کینیڈا کے متعلق سوال کیا گیا تو حضور نے فرمایا ''میں اس بات سے خوش ہوں کہ کینیڈا کے معاشرے کی بنیاد مختلف تہذیب وتمدن پر ہے جس میں مذہبی آزادی اور اس کے اظہار کی اجازت ہے اور جب بھی مجھے کینیڈا آنے کا موقع ملتا ہے، مجھے خوشی ہوتی ہے۔''

دہشتگردی اور انتہا پسندی روک تھام کے سلسلہ میں جو کردار جماعت احمدیہ ادا کررہی ہے اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا ''ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے یعنی ہم کوئی ظاہری اقدامات نہیں کر سکتے۔ جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہ کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی تبلیغ کریں۔ پس یہ ایک دھیما (slow process) سلسلہ ہے اور ہم امید کرتے ہیں، جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، ایک دن انشاء اللہ ہم لوگوں کے دل جیت لینگے اور پھر یہ ظلم وستم ختم ہو جائیگا۔ ہم خوب ہمت سے کام لیتے ہیں۔ ہم اپنا کام ترک نہیں کریں گے۔''

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

''خدا کی قسم''

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

[redacted]
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

جماعتی رپورٹیں

ہفتہ قرآن کریم

جماعت احمدیہ چنٹہ کنٹہ ضلع محبوب نگر میں مورخہ 6 تا 12 ستمبر 2016 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء اجلاسات منعقد ہوئے۔ جن میں قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اسی طرح مورخہ 6 تا 11 اکتوبر 2016 چنتہ کنٹہ میں تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں خدام، اطفال، ناصرات نے حصہ لیا۔ طلباء کو قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن مجید ناظرہ، احادیث نبویؐ اور دینی معلومات کے اسباق پڑھائے گئے۔ مورخہ 11 اکتوبر کو جلسہ یوم والدین منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد تربیت اولاد کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طیب خان، مبلغ انچارج، چنتہ کنٹہ)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ پٹنہ

مجلس انصار اللہ پٹنہ (بہار) نے مورخہ 2 اکتوبر 2016 کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا افتتاحی تقریب زیر صدارت مکرم شاہ ناصر احمد صاحب امیر ضلع پٹنہ منعقد ہوئی۔ مکرم کے ناصر احمد صاحب نائب ناظر بیت المال آمد نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شاہ محمود احمد صاحب نے کی، نظم خاکسار نے پڑھی۔ بعد ازاں انصار کے مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔ بعدہ مکرم کے ناصر احمد صاحب نے مسجد کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی جماعت سے توقعات کے موضوع پر تقریر کی۔ تقسیم انعامات اور دعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم احمد، مبلغ انچارج پٹنہ)

یوم تبلیغ

جماعت احمدیہ ارنا کلم کی 6 جماعتوں میں مورخہ 9 اکتوبر 2016 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ پلورتھی میں جلسہ یوم تبلیغ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم امیر صاحب ضلع ارنا کلم نے کی۔ خاکسار نے اسلام میں عصر حاضر کے مسائل کے حل کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(سلطان نصیر، مبلغ سلسلہ، ارنا کلم)

جماعت احمدیہ گلبرگہ کی تمام جماعتوں میں مورخہ 25 ستمبر 2016 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ صبح 8 بجے اجتماعی دعا کے بعد افراد جماعت نے وفود کی شکل میں نکل کر تبلیغ کی اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ نماز مغرب کے بعد ایک تبلیغی وتربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مختلف تبلیغی وتربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حمید الدین خان، مبلغ انچارج گلبرگہ)

جماعت احمدیہ اجگر پاڑہ میں مورخہ 25 ستمبر 2016 کو یوم تبلیغ منعقد کیا گیا۔ صبح نو بجے اجتماعی دعا کے بعد احباب جماعت نے وفد کی صورت میں اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کی اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔
(قاضی طارق احمد، مبلغ سلسلہ، اجگر پاڑہ)

جماعت احمدیہ یادگیر اور اس کے مضافات میں مورخہ 25 ستمبر 2016 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ مورخہ 2 اکتوبر 2016 کو بعد نماز مغرب مسجد حسن یادگیر میں مکرم امیر صاحب یادگیر کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد اور آپ پر ایمان لانے کی ضرورت کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی طرح مورخہ 25 ستمبر کو جماعت احمدیہ کوڑلگی میں بھی جلسہ یوم تبلیغ منعقد کیا گیا۔ (سمیر احمد، مبلغ انچارج یادگیر)

گاندھی دھام ضلع کچھ میں تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ گاندھی دھام، ضلع کچھ میں مورخہ 25 اکتوبر تا 10 نومبر 2016 ایک تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں کثرت کے ساتھ اطفال وناصرات اور خدام وانصار شامل ہوئے۔ بچوں کو نصاب وقف نو پڑھایا گیا۔ روزانہ تین وقت کلاسیں لی جاتی رہیں۔ ایک مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی۔ اس کیمپ کی خبر اخبار 'دِویا بھاسکر' نے مورخہ 17 نومبر کو شائع کی۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔
(نوید الفتح، مبلغ انچارج کچھ، گجرات)

شعبہ نور الاسلام کی جانب سے بک سٹالز، لیف لیٹس کی تقسیم اور یوم تبلیغ کی مختصر رپورٹ

مورخہ 30 ستمبر تا 9 اکتوبر 2016 کوٹوٹی کورین، تامل ناڈو میں بُک فیئر کا انعقاد ہوا جس میں شعبہ نور الاسلام کی جانب سے ٹوٹی کورین جماعت کے تعاون سے بک سٹال لگایا گیا۔ ایک ہزار سے زائد لوگوں نے سٹال کو وزٹ کیا اور 700 سے زائد احباب سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ تمام زائرین کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ اسی طرح پٹیالہ یونیورسٹی، پنجاب میں نیشنل بُک ٹرسٹ کی طرف سے بُک فیئر کا انعقاد ہوا جس میں شعبہ نور الاسلام نے اسلام اور امن عالم کی تفہیم پر بک سٹال لگایا جو سب کی توجہ کا مرکز رہا۔ الحمد للہ 4000 سے زائد لوگوں نے سٹال کا وزٹ کیا اور 700 سے زائد افراد سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ مورخہ 6 اکتوبر تا 10 اکتوبر پونہ میں بمقام سوار گیٹ بُک فیئر کا انعقاد ہوا جس میں شعبہ ہذا نے جماعت پونہ کے تعاون سے سٹال لگایا۔ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ وانصار اللہ بھارت 2016 کے موقعہ پر بھی شعبہ ہذا کی طرف سے سٹال لگایا گیا۔

جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 25 ستمبر کو یوم تبلیغ منایا گیا جس میں مختلف عناوین پر 500 سے زاید لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے 6 منسٹرز اور M.L.A کو پاتھ وے ٹو پیس، لائف آف محمد ﷺ اور تیلگو میں لیف لیٹس وغیرہ پر مشتمل لٹریچر دیا گیا۔ جماعتی لیف لیٹ بعنوان Loyalty and love for one's nation کو شعبہ ہذا کی طرف سے مختلف میل آئی ڈی پر بھیجا گیا جس میں ہندوستان کے مختلف طبقہ ہائے فکر کے دانشور، انجینئرز، ڈاکٹرز اور سماجی کارکنان وغیرہ شامل ہیں۔ کیرالہ اور تامل ناڈو میں 100 غیر احمدی احباب کو تبلیغ کی گئی۔

مورخہ یکم تا 10 اکتوبر 2016 کو شعبہ نور الاسلام کے مبلغ مکرم سہیل احمد صاحب نے صوبہ دہلی کا دورہ کیا۔ موصوف نے 20 دانشوروں سے ملاقات کر کے جماعت کا تعارف کروایا اور انہیں جماعتی لٹریچر پیش کیا۔

(انچارج شعبہ نور الاسلام)

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
.... a desired destination for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے یہ دَورہ بابرکت رہا، جماعتی پروگراموں کے لحاظ سے بھی، اور غیروں کے ساتھ پروگراموں کے لحاظ سے بھی

کینیڈا کی جماعت بھی دنیا کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص و وفا میں آگے قدم بڑھانے والی جماعتوں میں سے ہے

کینیڈا کے بابرکت سفر کی مصروفیات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 نومبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ سب جانتے ہیں گذشتہ دنوں میں کینیڈا کے دورے پر تھا تقریباً چھ ہفتے کا پروگرام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے یہ دورہ بابرکت رہا۔ جماعتی پروگراموں کے لحاظ سے بھی، اور غیروں کے ساتھ پروگراموں کے لحاظ سے بھی۔ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے بعد وہاں کے جلسہ کے تعلق سے لوگوں کے تاثرات اور انتظامی باتیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر کا ذکر تو مَیں نے وہیں اگلے خطبہ میں کر دیا تھا، جلسہ سے اگلے خطبہ میں۔ آج باقی مصروفیات کا کچھ ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی جماعت بھی دنیا کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص و وفا میں آگے قدم بڑھانے والی جماعتوں میں سے ہے۔ خاص طور پر پریس اور میڈیا کے حوالے سے نوجوانوں نے بہت کام کیا ہے۔ وسیع پیمانے پر تعارف کی کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی کوششوں کو پھل بھی لگایا۔ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اُن لوگوں نے تو انگلی لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بے انتہا برکت ڈالی۔ کام کرنے والے خود اعتراف کرتے ہیں کہ ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر ہمیں رسپانس ملی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں تین نئی مساجد بنائی ہیں لیکن دو کا ایسا فنکشن تھا جس میں غیروں کو بلایا گیا تھا۔ پارلیمنٹ میں بھی ایک فنکشن ہوا۔ York یونیورسٹی میں بھی ایڈریس کیا۔ ٹورنٹو میں پیس سمپوزیم ہوا، کیلگری میں پیس سمپوزیم ہوا جن میں غیروں کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ لوگوں نے اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی کا اعتراف کیا۔ پہلے میں مختصراً ٹورانٹو میں میڈیا کوریج کا ذکر کرتا ہوں۔ ٹورانٹو میں تین انٹرویوز ہوئے جن میں ایک گلوبل نیوز ٹورانٹو کا تھا۔ یہ انٹرویو نشر کیا گیا اور تقریباً تین لاکھ افراد نے دیکھا۔ اسی طرح دوسرا انٹرویو سی بی سی کا تھا جو ان کا نیشنل نیوز چینل ہے۔ تقریباً آدھے گھنٹے کا یہ پروگرام نیشنل ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔ اس سے دس ملین کینیڈین افراد تک پیغام پہنچا۔ اسی طرح گلوب اینڈ میل ایک نیشنل اخبار ہے جس میں بڑی تفصیلی خبریں شائع ہوئیں اور یوٹیوب چینل پر بھی آیا اس کے ذریعہ سے بھی ایک ملین افراد تک خبر پہنچی۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں اگلے پروگرام کا ذکر کرتا ہوں جو جلسہ کے بعد پہلا پروگرام ہوا اوٹاوا میں جو ان کا کیپیٹل ہے وہاں پارلیمنٹ میں۔ مختلف سارا دن تقریباً پروگرام رہا وہاں۔ مصروفیات رہیں، لوگوں سے ملنا جلنا رہا۔ وزیر اعظم سے علیحدہ ملاقات بھی ہوئی پھر ان کے کچھ وزراء کے ساتھ ملاقات ہوئی، اور ان کا جو تعاون ہمیشہ جماعت کے ساتھ رہا ہے اس کا شکریہ بھی مَیں نے ادا کیا۔

پارلیمنٹ ہاؤس کے ایک ہال میں جو تقریب تھی اس میں وہاں کینیڈین گورنمنٹ کے 6 وزیر، 57 نیشنل ممبران پارلیمنٹ، 11 مختلف ممالک کے ایمبیسیڈرز، اور امریکہ کی ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری اور لیبیا کی ایمبیسی کے نمائندگان شامل ہوئے۔ صوبہ اونٹاریو کے منسٹر بھی موجود تھے۔ تیس سے زائد اہم شخصیات پروگرام میں شامل ہوئیں جس میں چیف آف سٹاف اور منسٹرز شامل تھے پھر evangelical fellowship کے ڈائریکٹر تھے کینیڈین ریڈ کراس کے چیف کمیونیکیشن آفیسر شامل تھے۔ آر سی ایم پی۔ کے اسسٹنٹ کمشنر شامل تھے۔ یونیورسٹی آف اوٹاوا اور کارلٹن یونیورسٹی کے پروفیسر شامل تھے۔ بعض dean اور وائس پریذیڈنٹ بھی تھے۔ کینیڈین کونسل فار مسلم کے ڈائریکٹر شامل تھے۔ یو۔ ایس گورنمنٹ کے نمائندگان اور بعض think tank کے ممبر شامل تھے۔ گویا وہاں ان لوگوں کی جو اپنے آپ کو دنیا کے معاملات چلانے والا سمجھتے ہیں ایک اچھی gathering تھی۔ وہاں اسلام کی تعلیم بیان کرنے کا موقع ملا اور اسی طرح جوان کا کردار ہے اور دوعملی دکھاتے ہیں یہ لوگ اس کو بھی میں نے واضح کیا کہ صرف مسلمانوں پر الزام نہ دو بلکہ تمہارے اپنے جو کام ہیں ان کی طرف بھی دیکھو اور تم لوگوں کی وجہ سے بعض دفعہ بعض دنیا میں فساد پیدا ہوئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اس خطاب کے جو تاثرات تھے وہ پیش کرتا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ جوڈی سیگرو نے کہا کہ امام جماعت کا یہ خطاب ان نصائح سے پُر تھا کہ ہم کس طرح تیسری جنگ عظیم سے بچ سکتے ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ یہ پیغام جو اس وقت دیا گیا یہ ساری دنیا تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ کیون وان نے کہا کہ مختصر الفاظ میں بہت سے عناوین پر روشنی ڈالی۔ میں خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوں کہ امام جماعت نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کے بہت سے حوالہ جات پیش کئے۔

اسرائیلی سفیر بھی وہاں موجود تھے یہ کہتے ہیں کہ امن کیلئے اہم پیغام تھا۔ آج اسلام کے بارے میں میری سوچ بدل گئی ہے اور اس کی قدردانی بھی بڑھ گئی ہے۔ اس خطاب کو شائع کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہئے اور اگر لوگ اس پیغام کی پیروی کریں تو دنیا کے گمبھیر سے گمبھیر مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔ مجھے اس خطاب میں برداشت کا پہلو بہت پسند آیا اور یہ کہ تمام لوگوں کے حقوق ادا کئے جانے چاہئیں چاہے وہ مسلمان ہوں یا یہودی ہوں سب کے حقوق ادا ہونے چاہئیں۔

ممبر پارلیمنٹ ''نکولا ڈی اوریو'' نے اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بڑی اچھی تقریر تھی جس میں تمام دنیاوی مسائل کو اختصار کے ساتھ پیش کیا۔ آپ نے مذہب کے پس منظر میں دنیا کے مسائل پر روشنی بھی ڈالی۔ جماعت احمدیہ ایک زبردست جماعت ہے اور مذہبی تنظیموں کے لئے ایک مثال ہے۔ ہمیں اس طرف متوجہ کیا کہ مذہبی معاملات میں برداشت ہونی چاہئے۔ شاید ہی میں نے اس سے بہتر کوئی ایڈریس سنا ہو۔ انہوں نے تمام مسائل پر جن کا سامنا تمام دنیا کو ہے روشنی ڈالی۔

جرمن سفیر ورنر وینٹ نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ نے مستقبل کی تصویر کشی کی ہے ہم سب بھی ایسا ہی پرامن مستقبل چاہتے ہیں ان کے خطاب سے ہمیں پتا چلا کہ اسلام پرامن مذہب ہے اور ہم سب یورپ میں آنے والوں کے ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں۔ اس تقریر کا سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہم سب کو دنیا کی بہتری کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ عوام الناس کو انفرادی طور پر اپنی زندگیاں گذارنے کی اجازت ہو۔

پارلیمنٹ ہِل کی میڈیا کوریج جو ہوئی ایک تو پہلے خود وزیر اعظم صاحب نے اپنے ٹویٹ اکاؤنٹ پر لکھا کہ مجھے آج اوٹاوا میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا مسرور احمد سے مل کر خوشی ہوئی اور ساتھ تصویر بھی دی انہوں نے اور پھر یہ ٹویٹ چلتی رہی۔ اخباروں کے ذریعہ سے اور مختلف ذرائع سے فنکشن کی خبر تقریباً ساڑھے چار ملین افراد تک پہنچی۔

اسی طرح ٹورنٹو میں ایوان طاہر میں ایک پیس سمپوزیم تھا جس میں 614 غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان شامل ہوئے جن میں مختلف علاقوں کے میئرز کونسلرز اخبارات کے صحافی ڈاکٹرز پروفیسرز ٹیچرز وکلاء اور زندگی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

presbyterian church کے پادری کہتے ہیں کہ آج امام جماعت کے خطاب سے مجھے بڑا اثر ہوا کیونکہ یہ پیغام امن محبت اور امید کا پیغام تھا جس کا رنگ ونسل شرق وغرب یا کسی خاص وقت یا جگہ سے تعلق نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے تھا۔ اس خطاب کی اہمیت یہ بھی ہے کہ دنیا میں بہت سی غلط فہمیاں اور خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے لیکن آج کے پیغام میں یہ بات واضح تھی کہ ہمارے درمیان مشترک چیزیں زیادہ ہیں اور اختلاف کی باتیں کم۔ یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے جسے لوگوں کو سننے کی ضرورت ہے۔

ایک مہمان گریگ کینیڈی جن کی بہن نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے کہتے ہیں کہ میں آج اپنی بہن کے ساتھ آیا ہوں کیونکہ اس نے ماضی قریب میں اسلام قبول کیا ہے اور ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ جماعت احمدیہ کی کیا تعلیمات ہیں اور امام جماعت کا پیغام سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ میری بہن اتنی محبت کرنے والے اور ساتھ دینے والے اور لوگوں کی خدمت کرنے والے لوگوں میں شامل ہوئی ہے جو باتیں میں نے آج سیکھی ہیں میں ان سے بہت خوش ہوں۔

ایک صاحب جو پارلیمنٹ میں تھے نائل ایسوسی ایشن کے صدر ہیں محمد الحلاواجی کہتے ہیں کہ جب میں نے پارلیمنٹ میں امام جماعت کا خطاب سنا تو مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ پارلیمنٹ میں اس طریق پر کوئی مسلمان رہنما اس طرح خطاب کرسکتا ہے۔ کوئی خوف کی کوئی جھلک نظر نہیں آئی اور نہایت نڈر طریق پر اپنی تقریر کی اور لوگوں کو یقین ہو گیا کہ یہی اسلام کا صحیح اور سچا پیغام ہے جو جنگیں ہو رہی ہیں ان کے پیچھے کچھ لوگ ہیں جو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تیسرا فنکشن یارک یونیورسٹی میں ہوا یارک یونیورسٹی کا شمار کینیڈا کی بڑی یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ اس میں گیارہ فیکلٹیز ہیں مین کیمپس میں ترپن ہزار سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس یونیورسٹی میں اساتذہ کی تعداد سات ہزار کے قریب ہے۔ اس یونیورسٹی سے اب تک تین لاکھ کے قریب طلباء تعلیم سے فارغ ہو چکے ہیں۔ کینیڈا کی تیسری بڑی یونیورسٹی ہے۔ ایک طالبہ شیرل کریس کہتی ہیں کہ بہت اچھا موقع تھا جس میں ہم سب کو اسلام کی بعض حقیقی تعلیمات کا پتا لگا۔ اب مجھے اسلام کا کچھ علم حاصل ہو گیا ہے۔

پھر سسکاٹون ہم گئے تھے وہاں بھی کچھ پریس کانفرنسیں ہوئیں جماعتی پروگرام بھی تھے ریڈیو اور پریس کے ذریعہ سے مجموعی طور پر 1.78 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ پھر مسجد محمود رجائنا کا افتتاح تھا۔ وہاں بھی مسجد کے حوالے سے ایک ہوٹل میں رِسپشن تھی جس میں دوسو مہمان شامل ہوئے اس میں سسکاٹون صوبہ کے وزیر اعلیٰ نائب وزیر اعلیٰ رجائنا سٹی کے میئر، منسٹر برائے پبلک سیفٹی، اپوزیشن کے ڈپٹی ہاؤس لیڈر، قریبی شہروں کے موجودہ اور سابق میئرز، یونیورسٹی آف سسکاچوان کے صدر اور نائب صدر، یونیورسٹی آف رجائنا کے رِلیجس سٹڈیز کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ پروفیسرز، پادری پولیس چیف اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

مذاہب عالم کے ایک پروفیسر صاحب رجائنا کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایڈریس سننے کے بعد کہتے ہیں کہ نہایت پُرمعارف اور دلکش خطاب تھا ان تمام خطابات میں سے نمایاں تھا جو میں نے مذاہب عالم کے پروفیسر کے طور پر سنے ہیں۔

سسکاچوان کے لیڈر آف اپوزیشن Trent Wotherspoon کہتے ہیں کہ آج کا اجتماع ایک خوبصورت اجتماع تھا۔ امام جماعت احمدیہ کا پیغام طاقتور اور ضروری پیغام تھا جس نے ہمارے مذاہب میں قدرے مشترک باتوں کی نشاندہی کی۔ امام جماعت احمدیہ کا پیغام کہ ہم دوسروں کے لئے وہی پسند کریں جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں ہم سب کے لئے اہم ہے۔ امام جماعت نے ان اقدار کی نشاندہی کی جس پر ہم سب کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اقدار نہ صرف ہمارے شہر رجائنا یا ہمارے صوبے سسکاچوان کو مضبوط کرنے کے لئے بلکہ ہمارے ملک اور ہماری دنیا کو مضبوط کرنے کے لئے ہے۔

پھر رجائنا میں مسجد کے افتتاح کے بعد میڈیا کوریج ہوئی۔ مختلف ٹی وی اور اخباروں کے ساتھ پریس کانفرنس بھی ہوئی اور انفرادی انٹرویوز بھی ہوئے۔ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے تقریباً چھ سات پریس کے مختلف میڈیا کے لوگ تھے اخباروں اور ٹی وی کے۔ اس طرح رجائنا کی مسجد کے افتتاح کی وجہ سے اور پریس کانفرنس کے نتیجہ میں 1.97 ملین لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اسی طرح لائڈ منسٹر مسجد بیت الامان کا افتتاح ہوا۔ یہ ایک چھوٹی سی جگہ ہے۔ 49 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی وہاں کی ریسپشن میں جس میں سسکاچوان کی اسمبلی کے ممبر اور سابق ممبران پارلیمنٹ نئے منتخب شدہ میئر قریبی علاقوں کے میئرز ڈپٹی میئرز کونسلر پروفیسرز ٹیچرز صحافی اور دیگر شعبہ ہائے

زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

سابق منسٹر برائے امیگریشن اینڈ ڈیفنس Jason Kenney انکے ہمارے پرانے تعلقات ہیں جماعت سے اور مجھ سے بھی ذاتی طور پر ان کا کافی تعلق ہے۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن بہت بڑھ چڑھ کر کام کرتی ہے اور اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ کہتے ہیں آج کے خطاب میں امام جماعت احمدیہ نے ان تمام منفی تصورات کا جواب دیا جو لوگوں کے دلوں میں اسلام اور مسجد کے بارے میں آسکتے ہیں۔

تقریب میں شامل ایک مہمان جان گور ملے کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہوتا ہے تو جماعت احمدیہ ہی سب سے پہلے آپس کے تعلقات بڑھانے اور مختلف مذاہب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے یہ پیغام بھی دیا کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے یہ اسلام کی تعلیم ہے۔

حضور انور نے فرمایا: 11 نومبر کو جمعہ کے بعد پیس سمپوزیم تھا۔ اس میں تقریباً 644 مہمانوں نے شرکت کی اور ان مہمانوں میں کینیڈا کے سابق وزیر اعظم جو ابھی چند مہینے پہلے ہٹے ہیں وزارت عظمیٰ سے نئے وزیر اعظم آئے ہیں یہ بھی شامل ہوئے۔ البرٹا کے منسٹر برائے ہیومن سروسز شامل ہوئے۔ کیلگری کے سابق اور موجودہ میئر شامل ہوئے۔ سابق وزیر Jason Kenney جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے وہ بھی وہاں آئے۔ یونیورسٹی آف کیلگری کے ڈین اور وائس چانسلر بھی آئے۔ بعض قریبی علاقوں کے میئرز اور ڈپٹی میئرز بھی آئے۔ ریڈ ڈیئر کالج کے پریذیڈنٹ، legislative assembly کے ممبران اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے اور چھ سو سے اوپر کی حاضری تھی۔

کینیڈا کے سابق وزیر اعظم Stephen Harper نے کہا کہ میں نے امام جماعت احمدیہ کو متعدد مقامات پر خطاب کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ اسلام کا پرامن پیغام دنیا تک پہنچایا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان پیغام ہے جو ان کی جماعت کے تمام ممبران کا عکس بھی ہے۔ امام جماعت کے ریمارکس بہت ہی ضروری اور اہم ہیں اور ہر ایک کو ان کو سننے کی ضرورت ہے۔ امام جماعت نے تمام مسائل پر خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے موضوع پر نہایت پر حکمت روشنی ڈالی۔ میں ان تمام لوگوں کو اس بات کی تلقین کروں گا کہ اگر انہوں نے امام جماعت کا خطاب نہیں سنا تو وہ ضرور اسے سنیں۔

پھر کیلے صاحبہ ایک خاتون ہیں کہتی ہیں کہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کس قدر اہم پروگرام میں شرکت کرنے جا رہی ہوں۔ کہتی ہیں میں تو صرف اپنے ایک دوست کو خوش کرنے آئی تھی جس نے مجھے دعوت دی تھی کہ ضرور شامل ہونا۔ لیکن میں بہت ہی خوش ہوں کہ میں آ گئی۔ میں نے کبھی ایسا پروگرام نہیں دیکھا جس میں ہر طرف مثبت سوچ ہو۔ جماعت احمدیہ کے امام کا پیغام بہت ہی اعلیٰ ہے۔ مجھ جیسے کم علم کو بھی یہ بات اچھی طرح سمجھ آ گئی کہ اسلام ایسا مذہب ہے کہ ہر قوم نسل اور مذہب کو خوش آمدید کہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجموعی طور پر کیلگری کی جو انٹرویو اور پریس کانفرنس وغیرہ ہوئی ہیں اس کے ذریعہ سے پانچ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔ کینیڈا کے دورے کے دوران جو مجموعی طور پر میڈیا کی کوریج ہوئی ہے اس میں 32 ٹی وی چینلز نے پانچ زبانوں میں خبریں نشر کیں جن کے ذریعہ چالیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ چھ زبانوں میں مختلف ریڈیو سٹیشنز پر تیس خبریں نشر ہوئیں اور ان کے ذریعہ سے آٹھ لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ 227 اخبارات میں بارہ مختلف زبانوں میں خبریں اور انٹرویو شائع ہوئے جن کے ذریعہ سے 4.8 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ اس طرح مجموعی طور پر ساٹھ ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا ہے الحمدللہ۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس فضل کی ہمیں قدر بھی کرنی چاہئے اور اسے سنبھالنا بھی چاہئے اور خاص طور پر کینیڈا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل مزید بڑھیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے ہر کام میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی نیت ہونی چاہئے۔ توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی نیت ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کی نیت ہونی چاہئے۔ اگر یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت بھی عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اب میں پیس ولیج کے احمدیوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ اپنا احمدی ماحول وہاں پیدا کریں اور قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ صحیح اسلام کا نمونہ آپ قائم کرنیوالے ہوں اور خلافت کے ساتھ جس طرح محبت اور اخلاص کا اظہار وہاں کرتے رہے میری موجودگی میں بعد میں بھی اس میں اضافہ کرنے والے ہوں اور بڑھتے چلے جائیں اور اپنے اصل مقصد کو نہ بھولیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کی عبادت میں ہمیں کبھی سست نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی آپ کو بھی مجھے بھی سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8041: میں درشنا بیگم زوجہ مکرم جوگیا خان صاحب معلم سلسلہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال تاریخ بیعت 1995، موجودہ پتہ: سمین، تحصیل ٹوہانہ، ضلع فتح آباد، ہریانہ، مستقل پتہ: لون، تحصیل نروانہ، ضلع جیند، ہریانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں ایک جوڑی آدھا تولہ، چین 1 تولہ۔ زیور نقرئی: پازیب ایک جوڑی 5 تولہ۔ حق مہر: 500 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر　　الامۃ: درشنا بیگم　　گواہ: جوگیا خان

مسل نمبر 8042: میں بندو بیگم زوجہ مکرم نصیب خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن گرائے، تحصیل ہانسی، ضلع حصار، صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو جوڑی بالیاں آدھا تولہ، ہار 1 تولہ، انگوٹھی آدھا تولہ (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد ناصر　　الامۃ: بندو بیگم　　گواہ: نصیب خان

مسل نمبر 8043: میں فوزیہ کوثر زوجہ مکرم سید طاہر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: بھوڈیا کھیڑا، ضلع فتح آباد، ہریانہ۔ مستقل پتہ: قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: جھمکا آدھا تولہ، تین انگوٹھی، تین کوکے۔ زیور نقرئی: ایک سیٹ، دو جوڑی پایل۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نصیر الدین　　الامۃ: فوزیہ کوثر　　گواہ: طاہر احمد ناصر

مسل نمبر 8044: میں سمرن بانو زوجہ مکرم پرویز احمد صاحب معلم سلسلہ، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 19 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن باس، تحصیل ہانسی، ضلع حصار، صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1رستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی بالی آدھا تولہ، ایک گلے کا ہار آدھا تولہ، ایک جوڑی بالیاں آدھا تولہ، ایک ناک کا کوکا 2 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر　　الامۃ: سمرن بانو　　گواہ: پرویز احمد

مسل نمبر 8045: میں قربان علی ولد مکرم بندہ خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 56 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن ہرڈھانہ، تحصیل اسرانا، ضلع پانی پت، ہریانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8رستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 63x17 گز۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر　　العبد: قربان علی　　گواہ: دلاور خان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ　الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Satnam Singh Property Dealer
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 24 Nov 2016 Issue No. 47

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

آؤلوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے
(درثمین)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جسکی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار
(درثمین)

MONDAY 26TH - TUESDAY 27TH - WEDNESDAY 28TH DECEMBER 2016

122nd JALSA SALANA
ANNUAL CONVENTION QADIAN

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا
۱۲۲ واں
جلسہ سالانہ
(آغاز جلسہ پر 125 واں سال)
خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا ایک نشان

تحقیق حق اور تعلیم اسلام وصداقت احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ

At:
Mohallah Ahmadiyya
Qadian.

بمقام
محلّہ احمدیہ قادیان
سوموار 26 - منگل 27 - بدھ 28 دسمبر 2016ء

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔
(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ ۳۴۱، ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

PROGRAM

Besides the faith inspiring concluding address of Hazrat Mirza Masroor Ahmad Khalifatul Masih V[aba] The Supreme Head of the world wide Ahmadiyya Muslim Jamaat which is filled with deep insights and profound understanding will be telecast live on Wednesday afternoon 28 Dec. 2016, there will also be discourses by erudite scholars of Jamaat on the following topics.

1. The Existence of God – (The concept of Oneness of God in World Religions).
2. The life and character of The Holy Prophet[SA] (from the perspective of Dispensation of justice & equity)
3. The life and character of The Promised Messiah[AS] (His passionate devotion to The Holy prophet[SA])
4. The Truthfulness of The Promised Messiah[AS] (In The light of sighs of divine support)
5. The life of The blessed companions[RA] (Hadhrat Abu Hurairah[RA] and Hadhrat Shaikh Yaqoob Ali Irfani sahib[RA])
6. Dawatilalallah (calling unto The way of Allah) and The Responsibilities of Jamaat Ahmadiyya.
7. The Unity of The Muslims and The Establishment of Global Peace are subject to The Khilafat established in The footstep of Prophethood
8. Upholding the honour of The Religious Founders is The only guarantor of global peace (in The light of The message of peace) (Speech in Punjabi)
9. The significance of The institution of Wasiyyat and its blessings (in The light of The faith inspiring incidents described by Hadhrat Amirul Momineen khalifatul Masih V[th] aba.)
10. Obedience to The institution of Khilafat and its blessings
11. Ahmadiyyat –The true Islam – (atrocities perpetrated on The Ahmadiyya Jamaat and The steadfastness and endurance exhibited by its members.)
12. The Ahmadiyya Jamaat and its Services rendered for The Holy Quran.

پروگرام

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حقائق ومعارف سے بھرپور، ایمان افروز اختتامی خطاب کے علاوہ جو 28ر دسمبر بروز بدھ وار بعد دوپہر ہوگا مندرجہ ذیل عنوانات پر علماء کرام کی تقاریر ہوں گی۔

1. ہستی باری تعالیٰ (توحید باری تعالیٰ اور مذاہب عالم)
2. سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (عدل وانصاف کی روشنی میں)
3. سیرت حضرت مسیح موعودؑ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کا جذبہ فدائیت)
4. صداقت حضرت مسیح موعودؑ (تائیدات الٰہیہ کی روشنی میں)
5. سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم (حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)
6. دعوت الی اللہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں
7. مسلمانوں کا اتحاد اور امن عالم کا قیام خلافت علیٰ منہاج نبوت سے وابستہ ہے
8. پیشوایان مذاہب کا احترام ہی امن عالم کی ضمانت ہے (پیغام صلح کی روشنی میں) (بزبان پنجابی)
9. نظام وصیت کی اہمیت اور برکات (حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ایمان افروز واقعات کی روشنی میں)
10. نظام خلافت کی اطاعت اور اسکی برکات
11. احمدیت حقیقی اسلام (جماعت احمدیہ پر مظالم اور افراد جماعت کا صبر واستقلال)
12. جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن

جلسہ سالانہ کا ایک اجلاس جلسہ پیشوایان مذاہب کے طور پر منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ
جلسہ کی تقاریر کا رواں ترجمہ عربی، انگریزی، بنگلہ، ملیالم، تامل، کنڑ، تیلگو وغیرہ زبانوں میں ہوگا۔

ضروری نوٹ: (۱) بیرون ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے (۲) تقاریر کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی (۳) ہمارا جلسہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں

الدّاعی :- ناظر اصلاح وارشاد قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب بھارت پن کوڈ: ۱۴۳۵۱۶

Contact Address : NAZIR ISLAH-O-IRSHAD, QADIAN, GURDASPUR DISTRICT, PUNJAB, PIN-143516
Ph. (O) 01872-500980, Fax. 500977, Mob. 9417730907, 9417485781, 9878047444, Toll Free 180030102131

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad